UNIVERSAL
LIBRARY

To Moulve Kuramut Ali,
Molawallee of the Imambarah of Hooghly.

Brother of Mine,—Your letter reached me together with your pamphlet on the "Origin of the Sciences." It gave me the greatest satisfaction to see this token of your affection and the fruit of your learning. I could not from the weakness of my sight, go through your work from beginning to end at once, but I read it from time to time, and I did not find anything in it which did not astonish me, for the extent of your knowledge and the beauty of your modesty. I found in it gems of historical knowledge, the like of which is not to be found in the works of ancient writers, and philosophical facts of the highest moment as well as discussions on difficult points of Theology. The Mahomedans ought to profit by your book. It would revive the sciences which are based on an enquiry into surrounding existences. Such sciences are neither Christian nor Mahomedan, but belong to man, and are beyond the influence of religious bias or sectarianism. Mention is made in many verses of the Koran of "Men of insight," namely those who observe the creation as it is, without doubt or darkness, and draw from their experience true and philosophical conclusions; for the works of God are like a mirror in which his skill and glory are reflected. In your style of writing, you have achieved the highest end of composition, but had you composed the book in Persian, it would have been better, for the latter language is more common among the Mahomedans than Urdu, and your Persian works are extremely elegant and eloquent. I saw in your treatise a great many points of the Shiete Theology discussed, which I do not approve of, since the object of the work is to establish a philosophical system for all Mahomedans in general. God be your protector.

Your servant,
A. Sprenger.

رساله

بیان ماخذ علوم

تصنیف

فاضل کامل عالم بی بدل سرآمد دانشوران هندوستان

جناب مولوی

سید کرامت علی

الحسینی الجونپوری سلمه الله الرحمان متولی امام بارهٔ

هوگلی

مشعر جواب سوال خیرخواه هندوستان عمیم الامتنان

جناب معلی القاب

آنربل سرچارلس تریویلین

بهادر دام اقباله

یعنی - که عربون نے یونانیون سے اور فرنگستانیون نے عربون سے کتنا فایدهٔ علمی حاصل کیا اور اب مسلمانان هندوستان اهل انگلستان کے اختلاط سے کتنا فایدهٔ علمی حاصل کرسکینگے *

یهه رساله

مطبع مظهر العجایب

مین باهتمام حقیر عبد اللطیف مهتمم مطبع ۱۰ اپریل ۱۸۶۴ع کو چهاپا گیا

ہدیہ خدمت با رفعت جناب مولوی سید شرف الدین حسینی صاحب

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حمد و شکر حکیم مطلق اللہ حق کا کہ پیغمبرونکو بنی آدم کی تعلیم اور ہدایت کے واسطے بھیجا - اور بہت بہت درود و سلام پیغمبرونپر کہ حکماء الٰہی ہیں - خصوصا خاتم پیغمبران پیغمبر آخرالزمان پر اور انکی برگزیدہ اور پاک اولاد پر اور انکے اصحاب اولو الالباب پر *

اما بعد کہتا ہی کرامت علی بن رحمت علی حسینی جونپوری کہ یہہ چھوٹا رسالہ ہی بیان میں ماخذ علمون کے - یعنے آدمیون نے کہان سے علم پایا - اور بیان میں اسکے کہ کتنا فایدۂ علمی حاصل کیا عربون نے یونانیون سے - اور اہل فرنگستان نے کتنا فایدۂ علمی حاصل کیا عربون سے - اور اب مسلمان کتنے فایدہ حاصل کرسکینگے اختلاط سے اہل فرنگستان کے *

اس رسالہ سے اگر ممکن ہو کہ کوئی شخص فایدہ حاصل کرے - لازم ہی کہ دعا کرے واسطے جناب مستطاب مرچارلس ترویلین صاحب بہادر کے - کہ مشوق طلبہ علوم ہیں *

پہلا مقدمہ

مشاہد ھی لڑکون میں کہ ادراک کی آلات کے واسطے جو انکو ملا ھی - کم کم آھستہ آھستہ علمونکو حاصل کرتے ھیں - اور جتنا اصلی حالت سے دور ھوتے ھیں - اوتناھي علم اور صنعتون سے نزدیک ھوتے ھیں - لیکن اس کسب کے واسطے معلم یعنے سکھلانے والا ضرور ھی - سب سے پہلے سکھلانا زبان کا ھی - دیکھو لڑکون کے ساتھہ کتنا بکنا پڑتا ھی جب وہ بات کرنے سیکھتے ھیں - اور بڑي محنتون سے حرفون کو انکے خاص مخرجون سے اور خاص وصفون کے ساتھہ نکالتے ھیں - یہہ بات اور امتحانون سے بھي معلوم ھوئي ھی - چنانچہ اکبر شاہ تیموری نے ایک مکان بنوایا - اور اسمین دور دور سے رنڈي اور مرد سب گونگے بھرے لا کے رکھے - اور لڑکے نوزاد کو اونکو پرورش کے واسطے سونپے - لیکن وہ لڑکے بعد رشد کے قادر کلام پر نہوئے *

اس تمہید سے یہہ غرض نہین کہ انکو قوت صائیتہ نہن - بلکہ اوس قوت صائیتہ سے کچھہ - آن - اون - این - اور مانند اسکے جیسے اور گونگے کرتے ھین وہ بھي کرینگے - بلکہ جیسے - با - ما - ھا - آ - اور قریب اون حرفون کے کچھہ نکال سکینگے - لیکن بہت عرصہ کے بعد اور آپسے اون حرفون کو ملا نسکینگے - اور انکے واسطے کچھہ معنئي مقرر نکر سکینگے - مگر جیسے اشارے * اگر ھم اپني نوع کی افراد کو متفرع ایک شخص سے جانین - تو ضرور پہلا معلم ھمارا ایکھي تھا - مگر بعض یونان کے فیلسوفونکا قول ھی - کہ انواع

و اجناس سب قدیم هین - چنانچه یونان کے فیلسوفون کي تواریخ میں فیلسوف ارسطاطالیس سے منقول هی - که عالم باقي هی بلا زوال - اور سورج کو جس طرح سے هم دیکھتے هین همیشه گھومتا هي - اسی طرح سے قدیمی هي - اور زاد و لد کا اول نہین هی - اور ممکن نہین که کوئي بے ما باپ کے پیدا هووے - اور اسي طرح سے جڑئے هین - نکوئي انڈا اولي هی - نکوئي چڑیا اولي - چڑئے انڈے سے هی - انڈا چڑئے سے - اسي طرح سے سب اجناس و انواع قدیم هین *

مانند اس قول کے ایک حدیث مین هی - که ایک شخص نے همارے پہلے امام سے پوچھا - که آدم کے پہلے کون تھا فرمایا آدم - جب سایل نے اپنے سوال کو کئي دفعه مکرر کیا - تو حضرت نے فرمایا - اگر تو قیامت تک مجھے پوچھتا رهیگا - تو مین یهي کہونگا *

اس سے توهم هوتا هی که آدمي قدیم هی - لیکن اوس امام همام کے اقوال سے کتابین بھري هوئی هین - اور سب کے کان پر هین - که آدم مخلوق هی - اوس سے سب آدمي پیدا هوئے - اور قرآن مجید فصیح عبارت سے پکارتا هي - اور ضروری دین مسلمانونکا هی - که عالم حادث هی - آدم تو ایک جزء هی عالم کا - اس جواب سے مستنبط هوتا هي - که اصلي غرض سایل کی یهه تھي - که آدم کي خلقت کے زمانے کو جانے - اور جاننا زمانے کا طاقت سے باهر هی - جیسا که زید کو بے بتلائے دوسرے کے اپنے زمان ولادت اور ظہر سے آگاهي نہین هوسکتی - تو اوسکي اولاد کو کسطرح آگاهي هوگي - حقیقت یهه هی - که ایسي چیزون کا علم مبدء و معاد

سے نزدیک نہیں کرتا - بلکہ دور کرتا ھی - اور نہ معاش کے کام آتا ھی - لیکن بات فروشونکی روزی کا بڑا سبب ہوا ھي - اس حدیث کے معنی یہہ بھي ھیں - کہ علت غائي اگرچہ وجود میں موخر ھی لیکن تصور میں علت مادي و علت صوري و علت فاعلي سے مقدم ھی - چونکہ عالم کی ایجاد کی علت غائي آدم تھا - تو اس حیثیت سے اوسکو علم باري تعالی میں مقدم جاننا چاھئے - نہ کہ اوسکے علم میں تقدم و تاخر ھی - اسي طرحسے اوس بڑے فیلسوفکا قول بھی اپنے ظاھر معني پر نہوگا - اگر معانی قدیم و بلا زوال ھوں - تو اجناس و انواع معاني ھیں - قدیم و بلا زوال ھونگے - اگر اپنے ظاھر معنے پر ھو تو لازم آوے گا کہ اوسکی سمجھہ بہت ھی پست تھی - اسواسطے کہ ایسے قول پر کوئی دلیل نہیں - محض خیالی ھی - کچھہ مدتونکے دیکھنے سے ایک طرح پر اوسکی ازلیت و ابدیت کسطور سے ثابت ھوگی - اوس قولسے نکلتا ھی - کہ ھرھر فرد اونکا حادث و فانی ھی اور حدوث و فنا ضد ازلی و ابدی ھی ●

قطع نظر اسکے کہ تسلسل باطل ھی - ھم اگر ایک گٹھلی بوویں اور اس سے دس پھل ھوں پھر ھرھر پھل سے دس دس پھل تو کہہ سکینگے کہ ابتدا ان سب پھلکی ایک گٹھلی تھي - اگرچہ ایسے حساب آدمی کی طاقت سے باھر ھیں - پھر بھی لوگ گوت کرتے ھیں - کہ اس کھیت میں کئی من غلہ اور کتنے تخم سے اتنا ھوا - توالد و تناسل و تکاثر بڑی دلیل ھی - کہ ابتدا میں ایکھی شخص تھا گو ھم حساب نہ کے سکیں - علاوہ اوسکے سب ملت والے قائل ھیں - کہ اصل آدمي کی ایکھي ھی - تو ھمکو ضرور ھی کہ کہیں - کہ اوس

اصل اول نے الہام سے سب سیکھہ کے اپنے لڑکونکو سکہلایا ـ اور جتنی قوتین ہم مین ھین متفرع اوسي اصل سے ھین ـ اگر ھم اپني قوتونکو کہ جس کام کے واسطے اصالۃ و بالذات خلق ھوئي ھي صرف کرین تو ھمسے بڑے بڑے کام صادر ھوسکینگے ٭

دوسرا مقدمہ

یہود و عیسائي و مسلمان سب کہتےھین کہ پہلی اصل سے سواے ایک شخص کے جنکو حضرت نوح علیہ السلام اور آدم ثاني اور دوسرا ابو البشر بھي کہتے ھین اور انکے تین بیٹون اور اونکي جورونکي سوا کوئي نہ بچا ـ سب پاني کے طوفانسے تمام ھوگئے سواے عوج بن عوق کے [کہ اتنا لنبا تہا ـ کہ پاني اوسکي چھاتي اور کمر تک نہ پہونچا ـ اوسے حضرت موسیٰ علیہ السلام نے مارا] جتنے آدمي اونکے بعد ھوئے ـ اونہین تینونکي اولاد ھین ـ نام نامي اونکے یہہ ھین ـ حضرت سام ـ حضرت یافث ـ حضرت حام ـ بت پرستون نے خلقت عالم کے زمانے کو بہت لنبا اور دراز لکھا ھی ـ کہ آدمي کے فہم سے باھر ھی ـ محض خیالي زمانے ـ کوئي دلیل اوسپر نہین ـ صرف تقلید ھی ـ یہہ کہ برابر سے سنتے آتے ھین ـ تو جھوٹھي کہاني بھی لوگ سنتے آتے ھین ـ وہ جھوٹھي کہاني کیا سچ ھوسکتي ھی ٭

اگے لوگونمین بڑا چرچا تھا علم نجوم کا ـ اور اب بھي بعضون مین ھی ـ مصریونکا علم نجوم اور کالدانیونکا اور ھندونکا علم نجوم مشہور ھي ـ ان تینونسے ملکے چوتہا ایک علم نجوم نکلا ـ اوسے فارسیونکا علم نجوم کہتےھین ـ اونکے منجمون نے عالم کي خلقت کا اور آدم کی خلقت کا اور طوفان کا

زائچه بنایا - خطا و ایقور کے حکما کے نزدیک آفرینش عالم سے لغایت حال تخمینا آٹھ کرور چھیاسي لاکھه تیس هزار چارسی بتیس برس گذرے هین رقم اوسکي یهه هی [٨٨٦٣٠٤٣٢] *

طوفانکا قول مانند اونکے اقوال کے نہین هی - بلکه اوسپر دلیلین هین گول هونا زمین کا - اور اونچي جگہین پانی و غیره کے صدمه سے نیچے بہه کے آوے - اور نیچي زمین کو کم کم بھرے تو ضرور پانی ساري زمین کو گھیر لیگا - دوسري کاینات حفرية کا هونا - تیسري زمین کو کھود نے سے - اور بعض پہاڑ طبقه طبقه معلوم هوتے هین - اگرچه یهه سب علوم اب تک کمال کو نہین پہونچے - اور حساب بھي اونکا آدمي کی طاقت سے باهر هی مگر طبیعیات مین اتنا هی کافي هی - جیسے آدمي و درخت کي عمر کو دیکهه کے - علامتون اور نشانیونکو پہچانکے تخمینا بتلاسکتے هین - گو زمانه تحقیقي معلوم نهو - سب سے بڑي دلیل پیغمبرونکا فرمانا که حکماء الهي هین - که اونکے اقوال مانند اورونکے واهي تباهی نہین - وه سب محالات عقلیه کے قائل نہین - تو اس مین کچهه شک نہین که طوفان هوا - اور اونہین تینونکي ذریت ساري جہان مین هی - قطع نظر اسکے - اگرهم اپنے هي امتحان کو درست سمجھین - تو دیکھنے سے معلوم هوگا - که سارے جہانکے آدمی تین صنفین آپسمین ممتاز هین - اور باوجود تبائن شکل و شمائل کے - بسبب اوس شناخت کے جو همکو عطا هوئي هی - دیکھنے سے کہه دینگے - که یهه سب بني نوع انسان - اور هماري ذات اور بھائی هین - تو جنہون نے کہا هی - که انسان سب ایکهي کي اولاد نہین محض خیالي هی - بسبب داخل هونے نسبونکے ایک دوسرے مین -

جغرافیا والون نے بہت سا اختلاف کیا ھی ـ اور اختلاف بلاد بھي کچھہ کچھہ موثر ھی *

تیسرا مقدمه

جغرافیا و تواریخ کي کتابون سے معلوم ھی کہ حضرت سام کی اولاد ـ اچھے اچھے ملک اشیا کے ـ اور یونان و روم و مصر کو گھیر لیا ـ سواے مصر کے اور جگہون افریقیہ مین بھي گھس پڑی ـ حضرت حام کي اولاد جنگلون پہاڑون مین اور بعض جزایر مین بھاگتي پھري ـ حضرت یافث کی اولاد شرقي و شمالي اشیا و فرنگستان مین جابسے ـ اور جتنے پیغمبر کہ یہود و عیسائي و مسلمانونکي کتابون مین مذکور ھین وہ سب حضرت سام کي اولاد ھین ـ مسلمانونکی حدیث کی کتابون مین شمار مین پیغمبرونکے ظاھر مین بہت سا اختلاف معلوم ھوتا ھی ـ شیعون کی ایک حدیث مین ھی ـ کہ سوای اورونکے صرف بني اسرائیل کے چار ھزار پیغمبر تھے ـ ایک روایت مین ھی ـ کہ سب پیغمبر تین لاکھہ بیس ھزار تھے ـ تیسرے روایت مین ھی ـ کہ ایک لاکھہ چوالیس ھزار تھے ـ اور اسي قدر انکے وصي تھے ـ مشہور یہہ ھی ـ کہ ایک لاکھہ چوبیس ھزار تھے ـ اور اسی قدر انکے وصي تھے ـ لیکن ایک لاکھہ چوالیس ھزار کي روایت ساتوین باب رسالہ مشاھدات یوحنا سے ملتي ھی ـ کہ ھرھر فرقۂ بني اسرائیل سے بارہ بارہ ھزار تھے ـ اور غیر فرقون سے بہت ـ مگر اوسمین پیغمبر کے لفظ سے مذکور نہین ـ مگر حاصل ایکهي تھي ـ لیکن ان سب پیغمبرونمین کتنے کس قوم سے معلوم نہین ـ اسمین شک نہین کہ حضرت یافث

کي اولاد میں پیغمبر ہوئے ہیں - کہ اون میں دانشمند لوگ پیدا ہوئے ہیں - لیکن حضرت حام کی اولاد میں مجھے تردد ہی کہ کچھہ بو آدمیت کی اون میں نہیں پائي جاتي - شاید اونمیں بھی ہوئے ہوں - ان سب پیغمبروں میں بہت تھوڑے ہونگے - کہ سب جن و انس پر معبوث ہوئے ہوں - بعض اون میں سے ایک قوم یا ایک شہر یا گانون یا ایک خاندان - یا اپنے ھي گھر کے لوگون پر معبوث ہوئے ہیں - بعض اون میں سے اپنے ہی پر معبوث تھے - حضرت ذو القرنین و حضرت لقمان جسے یوناني یا انرنیج زبان میں ایزوب کہتے ہیں - اونکي پیغمبري میں اختلاف ہی - حدیث میں مفضل بن عمر جعفي کی جو توحید میں ہی - ہماری چھٹے امام نے - رد میں اون لوگون کے - جو منکر صانع تعالی و اوسکے احق ہیں - اور خلقت کو ناقص جانتے ہیں - ارسطاطالیس حکیم کے قول کو سند لائے ہیں - کہ اوس نے رد کیا اون پر اور کہا - کہ جو چیز بسبب عارضون کے - کہ رحم میں حادث ہوتا ہی - پیدا ہوتي ہی - منافي عقل کے حکم کے نہیں ہی - چونکہ اکثر امور حکمت کے قانون پر واقع ہوتا ہی - البتہ ایک مدبر حکیم چاہئے فقط - اس حدیث سے اوس حکیم کي بزرگي پائي جاتي ہی - خواہ پیغمبر ہو خواہ نہو - پیغمبر کے معنے مسلمانون کي کتابون میں دیکھہ لو - مسٹر ڈال پادري امریکائي نے [جو قایل خداي یگانہ ہی] مجھسے کہا - کہ جو آدمي سچ کہے وہ پیغمبر ھي - چونکہ حضرت عیسی علیہ السلام بڑے سچے تھے تو وہ پیغمبر تھے - لیکن اوس نے پیغمبري کے وصفون سے جو بہت ہیں ایکھي وصف کو کہ سچائي ھي لیا - اور سب وصفون کو چھوڑ دیا

ظاهر یہہ هی کہ هر پیغمبر سچا هوتا هی لیکن ضرور نهین کہ هر سچا پیغمبر هو *

چوتها مقدمہ

مسلمانون کی تواریخ مین اور حدیثون مین هی کہ حضرت آدم علیہ السلام اور اونکی ذریت کی زبان طوفان کے قبل تک سریانی تهی - شیعون کی حدیث مین هی کہ حضرت نوح و حضرت صالح و حضرت هود و حضرت لوط و حضرت شعیب [پدر زن حضرت موسی] وحضرت خاتم پیغمبران علیهم السلام کی زبان عربی تهی - لیکن لغتون مین لکہتے هین کہ حضرت نوح و حضرت هود و حضرت لوط علیهم السلام کے نام عجمہ هین - یعنے عربی نهین هی - میری سمجهہ مین نهین آتا - اون نامون کی وزن اور مشتقات سب عربی هین تو عجمہ کیون هونے لگے - اور یہہ کہ شهر بابل کے بنانے مین - فالج بن عیبر کے وقت مین خلل پڑا اور زبانین اونکی بدل گئین - مین یہہ سمجهتا هون کہ وہ سب جب وهان سے متفرق هوئے - تینون بزرگون کی اولاد کو تین زبانین کہ جو اصلی تهین ملین - پہلی زبان کہ بنا اوسکی حروف مفردہ پر هی - اور بمنزلہ ابجد کے اور عوام کے واسطے هی - اور جتنی زبانین اوسکے قاعدون کے تحت مین هین اوس کا نام مینے فارسی رکہا هی - دوسری زبان کہ بنا اوس کی دو حرفی پر هی اور جتنی زبانین اوسکے قاعدے کے تحت مین هین - اوسکا نام مینے ترکی رکہا هی - تیسری زبان کہ غالب بنا اوسکی برعایت صنعت قلب سہ حرفی پر هی - اور جتنی زبانین اوسکے

قاعدے کے تحت میں هین اوس کا نام مین نے عربي رکھا هی -
اور ایک حرف تنہا زبان سے نه نکل سکیگا جب تک دوسرے حرف
سے نملایا جارے - اوسکے واسطے خاصة الف و واو و یا هی - اگرچه ان
تینون حرفون کے اور معنے بهی هین - اور دوسرے اور تیسرے معنے
حاصل کرنے کے واسطے اور حرفون سے بهي ملاسکتے هین - اور فارسي
و ترکي مین فقط لفظ کي تفخیم کے واسطے بہت حرف ملائے جاتے
هین - اور حروف نسبت اور نسبت درنسبت اندونون مین خصوصا
فارسي مین بہت هین - اور عربي مین حرف کے بڑهنے سے معنے بڑه
جاتے هین - یہه تینون زبانین الهام سے حضرت آدم علیه السلام اور اونکے
بعد کے پیغمبرونکو عطا هوئي هین - یعنے کلیت و جنسیت و نوعیت
و صنفیت کے واسطے جیسے انسان یا آدمي نوعیت پر دلالت کرتا هی -
اسکي سب فردین ابتداء خلقت سے آخر تک هی - اور جتنے اسماء واعلام
و اسماء اصوات و اصطلاحات کے الفاظ هین لوگون کے بنائے هوئے هین -
اور بنتے جاتے هین - اصل زبانسے کچهه علاقه نهین رکهتے - عبراني کا لقب
حضرت ابراهیم علیه السلام پر پڑا - جب سے اونکو حکم هوا صحرا گردي
و دشت نورد یکا - اسواسطےکه اوسکے معنے نذیر السفر کے هین - اور یہه
که ندي کے عبور کرنے سے اونکا لقب عبري هوا - دور هی - گویا وه زبان
بسبب کثرت سفر اور لوگونکے اختلاط سے پیدا هوئي - جیسے اردو زبان مثلا
اب وه زبان صرف آسماني کتابون مین هی کسي قوم کي بول چال
مین نهین هی - اون آسماني کتابونکے محاورے مین بهی آپس مین بڑا
اختلاف - تورات سے لے کے ملاخیا نبي کے رسالے تک که ایکتیس کتاب
هی - ایک وتیرے اور محاورے پر نهین هي *

پانچوان مقدمہ

حضرت سام کي اولاد مين بهي برے برے بتپرست اور سرکش گذرے هين - يهان تلک کہ بعض اونکے سلاطين اپني تيئين خدا کہتے اور کہلواتے تہے - ليکن يہہ بات تو مين جنکو کچہہ جاہ و مناصب هی اون مين بهي پاتا هون - کہ اپنے واسطے سامان بزرگی و القاب و نصب نامے بزرگي کے تيار کرنے لگتے هين - خصوصا برے برے حکام کا توکچہہ کہنا هي نهين - چين کے تاتاري بادشاہ اپني تئين چاند کي اولاد جانتے هين - مين يہہ سمجتا هون کہ کوئي شخص اون مين اوسکا نام آي دغدي هوگا - ترکي مين آي چاند کو کہتے هين اور دغدي بمعنے زادہ - يعني ماہ زاد - يہہ نام ترکونکا هوتا هی - خوشامديون نے اوسکو حقيقت ٹهہراديا - اسی طرح سے تاتار اور مغل کي بڑی مائونسے - ايک بي‌بي الانقوا نام تهي - اوسنے اوس سے بڑہ کے ظاهر کيا - کہ مين سورج سے حاملہ هون - اور سورج سے لڑکے جنے - اوسي لڑکے کي ذريت سے تاتاريہ و مغوليہ هين - اور مغوليہ کی ذريت سے سلاطين تيموريہ هين - جنهون نے کئی سی برس هندوستان کی سلطنت کی - اونکے علم مين سونے کے تار سے يہہ شعر فارسي لکھا هوا تہا *

ازان بلند بود قدر آستانۂ ما * کہ آفتاب قدم مي نہد بخانۂ ما

عالمگير اورنگ زيب نے کہ کچہہ پڑها لکھا تہا - اوس بدعت کو موقوف کيا - اون سرکش قوم کے نام يہہ هين - عاد - و ثمود - و جرهم اولی - قوم عاد سے عمالقہ هين - اور فراعنہ مصر قوم عمالقہ سے هين - اور کنعان - ان سبکو عرب بايدہ بهي کہتے هين - يعني اونکي

مفصلي خبرين اور آثار کچهه باقي نهين هين - کنعاني کو لکها هی - که کنعان بن سام کي اولاد سے هين - اور کنعانيونکي زبان مشابه عربی زبانکےتهی - اور کنعان کے ملک کو فينيقيه يا فونيقيه - اور غوربهي کهتے هين - اور يهه که کنعان بيٹا حضرت حام کا هی - زمين کي تقسيم کے مخالف هی - اسواسطےکه حامکي اولاد کو افريقيه ملي - اگرچه ان قومونکی خبر مفصلي معلوم نهين - ليکن مجملي خبر اوسي زمانے کي اشعار مين عرب کے اب تک موجود هين - اور عرب اپني تاريخون کو اشعار مين لکهتے تهے - اور مثلون مين درج کرتے تهے - خصوصا لڑائيونکے دنون کو وه اس فن مين اور بهي کئي فنون مين ضرب المثل هين - حافظه اونکا مشهور هی - اور بڑي دليل ان قومونکے هونے کي يهه هی - که اونکا احوال اجمالي قران مجيد مين مذکور هی - اور قران مجيد مين انهين قومونکا احوال مذکور هی - جنکو عرب و يهود خوب جانتےتهے - غير فرقونکا احوال جسکو وه لوگ نهين جانتےتهے اوس مين مذکور نهين هی - اگر ان قومونکا وجود نهوتا - اور وه سب احوال جهوٹها هوتا تو وه سب خصوصا اعراب يعنے باديه نشين انکار کرتے - مگر اونهون نے انکار نکر کے يهي کها - که يهه سب قصے پيشينيونکے هين - اور انکے نام بهي سب عربي هين - ديکهو لغتونکي کتابونکو - اور مشتقات سب دريافت کرين - اگر ايک قوم کا احوال دوسري قوم نجانے تو اس سے يهه لازم نهين آتا که اوس قوم کا وجود هی نهين - يا انکا احوال سب بے اصل هی - جنهون نے کها هی که عرب سب حضرت اسمعيل بن حضرت ابراهيم عليهما السلام کي اولاد هين محض بے دليل هی - عرب حضرت اسمعيل عليه السلام کو ابوالفصاحت

کہتے تھے یعنے فصاحت کا باپ - اور ایسا ھي ھی کہ اب تک حجازیونکي زبان فصاحت مین سب عرب کي زبان سے ممتاز ھی - اور اونکے بیتے قیدار کو ابو العرب کہتے ھین - کہ وہ عرب کے مربي تھے باپ کے مانند نہ اس معنے سے کہ سب عرب اونکي اولاد ھین - بني اسمعیل کو عرب مستعربہ کہتے ھین - یعنے عرب مین داخل ھوئے اور پہلے اوسکے عبرانی تھے - حضرت اسمعیل نے جرھم ثاني کے قبیلہ کی بیتي سے شادي کی - ھو سکتا ھی کہ مصري عورت سے بھي شادي کیا ھو جیسے تورات مین ھی - بني اسمعیل کي بزرگیان ثابت ھین بلکہ اونکے سبب سے سایر عرب کو بھي بزرگیان حاصل ھوئین - دیکھو حضرت موسی علیہ السلام مدت تک اونکے صحرا مین رھے با وجود یکے سب اپنے بھائیونسے لڑے جیسے بني عمون و بني مواب ابناء حضرت لوط علیہ السلام - اور بني قنطورہ کہ حضرت ابراھیم علیہ السلام کي صلب سے تھے - اور بني عیصو کہ عیصو حضرت یعقوب علیہ السلام کے بڑے بھائي تھے - اور توام پیدا ھوئے تھے - سب سے لڑے مگر عرب و بني اسمعیل سے نہین لڑے - اسیطرح سے کوئی پیغمبر یا پادشاہ بني اسرائیل کا عرب و بني اسمعیل سے نہین لڑا - تو اس سے صاف اونکی بزرگي ثابت ھی - یہہ بڑي دلیل ھی حقیت اسلام پر - اور یہان عرب سے سواي عمالقہ و فراعنہ و کنعانیونکے مراد ھی *

چھتوان مقدمہ

سورستان و کنعان کے ملک مین عمالقہ او کنعاني اور دوسري دوسري قوم اور قبیلہ عرب صحاعمہ کہ عرب سالیح قوم قضاعہ بن مالک

بن سبا یا بن مالک بن عمرو بن مرۃ بن زید بن مالک بن حمیر بن سبا سے تھے - اور یمن سے جاکے وھان بسے تھے- وھان بستدین تھین - بني اسرائیل نے جب اون ملکون مین چڑھائي کي - سوري و ذنعاني جو اھل علم و فضل وقوي تھے- اپنے ملکون کو چھوڑ یونان کے ملک مین جا بسے- جو لڑے مارے گئے- جو رھگئے بني اسرائیل کے جزیه گذار ھوئے - عرب ضجاعمه شاید بني اسرائیل کے مدد گار تھے- و ھین رھے- اور ریاست کرتے تھے تابع مین بني اسرائیل اور دوسرے پادشاھون کے - جبکه بني اسرائیل کا زور کم ھو گیا تب بھي تھے - بعد اسکے چھه سی یا چار سی برس قبل ھجرت کے جب که سد مارب ملک یمن کي جس کو ملکه بلقیس یا حضرت سلیمان علیه السلام نے بنایا تھا - بڑی سیل سے جس کو سیل عرم کہتے ھین - وہ سد ٹوٹ گئي وھان کے رھنے والے بھاگے - اون مین سے بني عمرو بن مازن بن ازد بن غوث بن نبت بن مالک بن ادد بن زید بن کہلان بن سبا تھے- اون کو غسان کہتےھین اسواسطے که ایک پاني کا نام شامات مین غسان ھی - وہ پہلے وھان جاکے اترے - بعد اوسکے بني سلیح سے لڑے - اونکے بادشاھونکو قتل کیا - اونکي جگہونکو چھین لیا - تب عرب قضاعه نے اور رومیون نے جو شامات مین رھتے اور حکومت کرتےتھے اونکو مانا اور قبول کیا - وہ غساسنه ملوک روم کے عمال و تابعین سے ھوئے - اون مین ایکتیس بادشاہ گذرے ھین - پہلا اون مین جفنه بن عمرو بن ثعلبه بن عمرو بن مزیقیا تھا - که بني سلیح کو مار نکالا - آخر اونکا جبله بن بن آیہم بن جبله تھا که مسلمان ھوا خلافت مین خلیفه ثاني کے - بعد اسکے بھاگ گیا اور نصراني ھوا - اونھون نے چھه سی یا چار سی برس

یا درمیان اسکی بادشاهي کي - اونکے آثار سے بہت سے برکه اور دیرهیں- اوس میں سے دیر حالي و دیرایوب و دیر هند و صرح غدیر و و حفیر و برکه اوس کا اور دیر ضخم و دیر نبوت اور بہت سے پل و ادرح و قسطل و قصر سویدا و شاید قصر برقع کچهه کچهه اب تک موجود هیں-اوس ملک کا مذهب بہتونکا مذهب صابی تها- وه مذهب میں ایسا سمجهتا هون که اگلے فارسیون کا سا هی- که ستارے اور فرشتون کو مانتے هیں- اور انکي پرستش گاهیں بهي تهیں- اور بہت عیسائیون کا مذهب اور کچهه یہودیون کا مذهب تها قبل اسلام کے - اور کچهه تهوڑے بت پرست تهے - زبانیں اوس ملک کي عربي - سریاني- عبرانی - تهی- خواص میں بیشتر یونانی و کمتر لاطینی بهي کچهه کچهه تهي - اس واسطے که یوناني و لاطینی زبان اونهي حکما کی جو سورستان و کنعان سے گئے بنائی هوئی هی *

ساتوان مقدمه

اصلي یونان کا ملک بہت وسیع نہیں هي - اور بڑا زمین لرزه هوا کرتا هي - سیل پانی کی بہت هولناک وهان هوتی هی - اور بڑے بڑے پہاڑ هیں- اور آگ کا پہاڑهی جسے برکان یا بلکان یا والکان کہتے هیں - اب جہان کہیں آگ کا پہاڑ هو یہی نام هوگیا هی - انہیں سببون سے وه ملک زمین قاره سے جدا هوگیا هی - تاریخ ابن خلکان میں حاء مہمله کے حرف میں ترجمه میں ابو زید حنین کے لکها هی - که یونانی اولاد سے یونان بن یافث بن نوح علیه السلام کے هیں - میں کہتا هون اولاد در اولاد سے هوگا - غرض ابتدا میں وه لوگ وحشي

تھے - اسباب تمدن سے کچھہ واقفیت نرکھتے تھے - یہان تک کہ شادي بیاہ بھی نجانتے تھے - اڑھائی ھزار برس تخمیناً قبل ھجرت کے - کچھہ مسافر وھان جا کے بسے وہ بت پرست تھے اون کا رویّہ و انتظام اچھا نتھا - بعد اوسکے مصر سے اور سورستان سے جبکہ حضرت موسی علیہ السلام نے اون دونون ملکون پر حملہ کیا بھاگکے وھان گئے - تب ایک گروہ یونانی بنی - جب یونانیون پر سختي پڑ ي اور جگھہ نے تنگی کي - سمندر پار ھو چھوٹي اسیا جسے انا طولی بھی کہتے ھین اوسکے کنارے کے جزیرے مین آ بسے - ققروب مصری نے دین و تزوج اون کو سکھلایا - اور محکمہ اریو پاچہ کو قایم کیا - اور بلاد اتیکہ مین شہر اثینا بسایا پہلے اوسکے نام سے ققروبیاکر مشہور تھا - اور دانیوس مصري نے مملکت ارغوس مین فلاحت کو داخل کیا - اسي طرح سے اور فن و ھنر سکھلائے - مسمی قدموس صوری نے - اون کو انگور بونا اور عمل معدن سکھلایا - حروف ھجائیہ تیرہ یا سولہ سواے الف و واو و یا کے - اور اوس سمیت سولہ یا انیس حرف سکھلائے - اور اون حرفون کو یونانیون سے رومیون نے سیکھا - اب وہ حرف سارے فرنگستان کے ھین - لکھنے کا دستور دھني طرف سے بائین طرف کو اور بائین طرف سے دھني طرف کو دونون طور سے قدیم سے تھا - قیاس سے بہت دور ھی - اسمین کچھہ شک نہین کہ کتابت خط عربی و سریانی و عبراني و فارسی و ترکی دھنی طرف سے بائین طرف کو ھي - اور ان سب زبانون کي قدامت مین کچھہ شک نہین - جس طرح بولنے مین پہلا حرف مقدم ھی دوسرے پر - اسي طرح سے دھنا مقدم ھی بائین پر - سینے مین دیکھو ھاتھہ

کا رخ اور سامھنا اوس کا کف دست کي طرف هی - اور یهي احوال
هی اون کا جو اوپر سے لکھه کے آتے هیں - یا بطور دایرہ کے لکھتے
هیں - اگرچه پیچھے طرف کو اولٹے پانو سے چلنا ممکن هی - لیکن
ٹھیک چلنا مونهه کی طرف کا هی - اور بعض صورتیں لکھنے کي
توهو بھي نہیں سکتي -- اور حروف مفردہ کی صورت دلالت کرتي هی
کتابت پر کتابون کے مفردہ هي صورت پر - اور کوئی کشش اون
حرفون میں دھنے سے بائیں کو یا برعکس نہیں - بلکه سب
کششیں اوسکي نیچے اوپر هي - ان جھتون سے میرا قیاس یهي هي
که بائیں سے دھنے کو لکھنا بعد کي ایجاد هي دیکھو عربون کو که
هندسے کی رقمون کو بائیں طرف کے لکھنے والون سے لیا ابتک اوسي
طور سے لکھتے هیں - وہ سب یوناني نے جب خوب اطمینان حاصل
کیا - تب علمون اور صنعتون کي طرف متوجه هوئے - اور بڑے
مشهور هوئے یہان تک که اگر کوئي اون کے احوال کو نجانے - اور
اون کی حکمتون اور صنعتون کو نه پهچانے جاهل گنا جاتا هی -
اونهون نے بڑے بڑے اچنبھے کے بت خانے بنائے هر قسم کی تصویریں
بنائیں - اوس بت خانے کے کاهنون سے اگر کوئی آیندہ کا احوال
پوچھتا - تو وہ مبهم گول گول جواب دیتا - اوس جواب کو بتون کي
طرف منسوب کرتے - جو کوئي ایک نیا کام مفید نکالتا - اوسکو
خدا کهتے - اوس کی صورت کي پرستش کرتے - حکیمون سے صرف
آئین بنواتے - اگر اوس آئین کو پسند نکرتے تو بدلواتے سولون حکیم
که پیشینیون سے هي - معاصر طالیس ملیطی کا - اوس کے آئین
ناقص تھے - تو کهتا اثینائیون کے لئے اس سے بهتر نہیں چاهئے -

جب آئینونکے بدلنے سے تھک گیا تو اون سے رخصت لے کے دس
برس کے واسطے اوس ملک سے نکل گیا - جب کسی حکیم سے خفا ہوتے -
ایک بہانے سے مار ڈالتے تھے - کے بنائے مین اور تحریف کرنے مین
بڑے استاد تھے - اونکی تواریخ کی کتابین جیسے سارے جہان کے
بت پرستون کی ہوتی ہین - خرافات سے بھری ہین - ہردوط مورخ
جو ابتلك ابو المورخ کہا جاتا ہی جسکو حکیم فیثاغورث نے جہنم کی
سیاحت و سیر مین اور ہومیر شاعر کو بسبب جھوٹھہ کہنے کے جہنم
مین بڑے عذاب مین دیکھا - اوس نے اپنی تواریخ بشري مین جو
سب احوال اور ملکون کا لکھا ہی - اور اونکے نام تراشے ہین - سنکے
تعجب ہوتا ہي - شاید انبیاء بنی اسرائیل کے رسالون مین جو یہود
کے جنگ مین ہی - ایسے نام اوسی کتاب سے لیا ہی - یونانی سب
اور اونکي ذریت اور اونکے حکما کی ذریت سب منقرض ہوگئی کوئی
اون مین سے باقی نہین ہی - یونانیون کے بعد رومیون نے نام نکالا ٭

روم کا ملک

روم بن عیصو بن اسحاق بن ابراهیم علیهم السلام سے آباد ہوا -
شاید روم عیصوکي اولاد در اولاد سے ہو - وہ لوگ بھی بنی اسرائیل کی
چڑھائی سے اپنا ملک سورستان چھوڑ وھان آکے بسے - یونانیونکے
بعد اونھون نے سلطنت کي - اونکی سلطنت مین کچھہ حکما خصوصا
اطبا اپنے فن مین کامل ہوئے ہین - انھي کے زمانے مین حضرت عیسی
روح الله علیه السلام خدا کی قدرت سے بن باب کے حضرت مریم
علیها السلام سے پیدا ہوئے - اور مبعوث ہوئے - لاکھون بیمار کو جسکو

آنکھہ بھرکے مہربانی سے دیکھا اچھا ھوگیا - جسنے اونکا کپڑا صدق دلسے چھوا اچھا ھوگیا - جسکی آنکھہ کا نشان تک بھي نتھا بینا ھوگیا - مردون کو بھی خدا کے حکم سے جلایا - جسکا وصف خدا نے اور خاتم پیغمبران پیغمبر آخرالزمان نے کیاھو مین اوسکا وصف کیا لکھون - میری سڑي زبان وقلم سے کیاھوسکتا - اون رومیون نے اپنے شیطاني خیال سے کہ کہین ھماري پادشاھی نچھین لین اونکو بہت دکہہ دیا - دوہی شہادت اونکے ھوئے - حضرت کے حواریونکو اور اونکے اصحاب معلی القاب کو اور اونکے بعد جتنے پیغمبر مبعوث ھوئے سبکو شہیدکیا - اصلي عیسائی کو اتنا شہیدکیا کہ اونکے خون سے ندیان بہادین - بت پرستي مین سب بت پرستون سے بڑچڑھکے نکلے - جب بدین عیسائي مشرف ھوئے تب اورھي قسم کی بت پرستی نکالی - پیشوایان دین کی صورتون کو پرستش کرنے لگے - ابتک یہی احوال ھی*

اٹھوان مقدمہ

یونان کے حکماکی تاریخ مین کہ لوگونمین بہت معتبر ھي چھتیس فیلسوفونکے نام مندرج ھین - پہلے حکیم طالیس ملیطي کہ اوسکو صوري بھي کہتے ھین - اسواسطے کہ اوسکے بزرگوار صورسے آکے ملیطے مین کہ یونان کے ملکونمین سے ھی بسے تھے - وہ بارہ سي برس ھجرتکے پہلے تھا - سبکے آخر مین زیدون فیلسوف کا ذکرھي - مرگیا تخمیناً آٹھہ سي ساٹھہ برس قبل ھجرت کے - اون ناسونکے ضمن مین بعض اور فیلسوفونکے نام بھي ھین - بقراط طبیب کا نام بھی اوسي ضمن مین مذکور ھی - اون فیلسفونکے مذھب کے نام جدے جدے ھین - ایک مذھب اونمین سوفسطانیونکاھی - وہ تابع ھین بیرھون فیلسوفکے کہتے ھین کوئي چیز ھرگز موجود نہین ھی - منکر ھی سب چیزونکے -

بعض اونمین دھري ھین منکر ھین صانع تعالی والہ حق کے - بعضے قایل ھین تناسخ ارواح کے - بعضے منکر ھین اخلاق و آداب کے بلکہ اوسکے دشمن ھین - اونکا لقب کلبی ھي - سواي ایک عبا و عصا و کاسہ یا خرجین کے کسي چیز کو نہ رکھتے تھے - جاڑے گرمی مین اسي طرحسے کاتتے تھے صحراؤنمین درختون کے نیچے جہان پاتے سوتے - بعض عمایدسے سنا کہ اخلاق و آداب تصنع ھي - آدمي کو جھوٹھا بناتا ھي - مگر یہہ عمايد اپنے بالادست سے بہت خضوع وخشوع سے اخلاق و آداب کرتے ھین اور حاجت مین بہت چاپلوسي کرتے اور مرفہ رھتے ھین - برخلاف کلبیونکے کہ پادشاہ وگدا سے اونکی رفتار یکسان تھی - وہ سب فیلسوف کے مذھب ایکدوسرے سے مخالف - اونکے شاگردون نے اپنے اپنے مذھب کی تائید مین اور دوسرے کی ابطال مین اپنی عمر کاٹي - اس فلسفے سے سارے مذھب باطل اور جدلیات پیدا ھوئے - اون فیلسوفون کے احوال سننے سے نفرت ھوتی ھي - وہ سب مسایل کو اشعار مین لکھتے تھے بعدہ جو نثر مین لکھنے لگے تو بہت دقیق عبارت سے کہ سوای حکما کے کسی کی سمجھہ مین نہ آوے - اور لوگونسے چھپاتے تھے چنانچہ تاریخ حکما مین ھی - کہ جب اسکندر اسیامین تھاسنا - کہ حکیم ارسطاطالیس نے اپنی کتابونکو - جو طبیعیات وریاضیات وغیرہ مین تھین - سب عام لوگونکے لئے ظاھر کین - اسکندریہ سنکے بہت رنجیدہ ھوا اور خط مین اپنی رنجش کو ظاھر کیا - ارسطاطالیس پر - تب ارسطاطالیس نے - جواب مین لکھا - کہ مین نے اون کتابونکے معنے کو کسي پر ظاھر نہین کیا - کہ اون کتابونکي عبارت بہت غامض و دقیق ھی - بے بتلائے کوئی نہ سمجھیگا تاریخ ابن خلکان مین ھی - کہ کتاب نفس جو حکیم ارسطاطالیس سے ھی - اوسپر معلم ثانی ابونصر فارابي نے - اپنے خط سے لکھا تھا - کہ اس کتاب کو مینے دوسو مرتبہ

پڑھا اوربھی اوس سے منقول ھے- کہ اوسنے لکھا کہ مین نے پڑھا سماع طبیعی کی کتابکو جو ارسطاطالیس سے ھے چالیس مرتبہ اور دیکھتا ھون کہ مین محتاج ھون کہ پھر سے پڑھون اونسے سنے مین نہین آیا کہ کوئی کتاب باقی ھو- افلاطون الٰھی سے کل بارہ خط مخاطبات مین رہ گئی ھین ۔ ارسطاطالیس کی کتابین اوایل مین مسلمانونکے پاس تھین - ابکا احوال نہین معلوم شاید فرنگستانمین اب بھی ھون - تاریخون مین ھی کہ سقراط حکیم حضرت لقمان کا شاگرد تھا جسے ایزوب کہتے ھین - اور حضرت لقمان پیغمبر ھون یا نھون لیکن اچھون مین تھے - حضرت داؤد علیہ السلام کی خدمت مین رھتے تھے - اونکی تعریف فرقان مجید مین ھے - میرا اعتقاد اون فیلسوفون سے بدنہین- اونکی اچھی اچھی باتین بہت ھین - چونکہ بت پرستون مین رھتے تھے اور اونکے مغلوب تھے- لوگون نے اونکے اقوال وافعال کو نہ سمجھکے اپنی سمجھکے موافق انکو منسوب کیا- اسواسطے کہ جو لوگ اوھام کے غلام ھوتے ھین اونسے بلند مطالب ادا نہین ھوسکتے - اون فیلسفونکی طرف نسبت اس قول کی دی ھی کہ آفتاب جیسا ھم دیکھتے ھین اوتناھی ھی اس سے بڑا نہین ھی- یا آفتاب ضلع مورہ سے کہ ایک ضلع یونان کاھی اوس سے بڑا ھے- اسباتکو جاھل سمجھتا ھی کہ ھر چیز نزدیک سے بڑی معلوم ھوتی ھے دور سے چھوٹی- توکیا گمان ھے بڑے بڑے مہندسون پر کیا وہ جاھلون سے بھی بدتر ھین ھم آفتاب کو طلوع و غروب کے وقت بڑے کرے کے مانند دیکھتے ھین - اور دوپھر کو ایک سطح گول دایرےکے مانند- اوسکو ایک ٹکرے زمین ناھموار کے ساتھہ کیا مشابہت ھے- وہ سب فیلسوف بڑے مہندس تھے - جو کوئی اچھا ھندسہ نجانتا اوسکو شاگردی مین قبول نکرتے- افلاطون الٰھی کے مدرسے کے دروازہ پر لکھا تھا کہ - جو کوئی ھندسہ نجانے مدرسہ

مین داخل نہو - حکماء ھند کہتے ھین زمین سطح بسیط ھی اوسکے وسط مین پہاڑ ھی سب ستارے اوسکے گرد گھومتے ھین - اس سے صاف معلوم ھوتا ھی کہ اونمین علم ھندسہ نہ تھا - لیکن بعض کہتے ھین کہ اونمین ھندسہ تھا اور ھی

نوان مقدمہ

چونکہ جیسا ھم لوگ اسپانیہ کے ملک کو اندلس اور ملک مغرب بھی کہتے ھین - اور وھان کے رھنے والون کو مغاربہ - اسی طرح سے افریقیہ کے ملک کو بھی مغرب کا ملک اور وھان کے رھنے والون کو بھی مغاربہ کہتے ھین - لہذا اشتباہ ھوتا ھی - اسواسطے وھانکا تھوڑا سا احوال لکھنا ضرور ھوا *

اندلس کو لکھا ھی کہ اگلے زمانے مین اوسے اندلش شین معجمہ سے کہتے تھے - اندلس نام ھی طوبال بن یافث بن نوح علیہ السلام کے بیٹے کا اوسکے نام سے بعد طوفان کے وہ ملک آباد ھوا - جیسے اوسکے بھائی سبت بن یافث سے سبتہ جو اوسی ملک کے مقابل افریقیہ مین ھی آباد ھوا - اور اندلس جزیرہ نما ھی جو زمین کہ حاجز ھی تخمینا چالیس میل انگریزی ھوگی - اور اوس زمین حاجز مین بڑا پہاڑ تھا کہ اس پہاڑ کے سبب سے اندلس کے لوگ بڑی زمین مین نجاسکتے تھے - اوس پہاڑ مین بارہ دروازے بند تھے - کہ اگلے یونانیون نے - اون دروازونکو لوھے اور آگ اور سرکہ سے کھولا اوس قوم کا مذھب مجوسیونکا سا تھا - ایک مدت کئی برس وہ قوم وھان رھے - بسبب قحط کے ھلاک ھوئی اور وہ ملک بے آدمی کے ھوگیا - خرابی کے بہت زمانے کے بعد - افریقیہ کے پادشاہ نے ایک بڑی گروہ کو کشتیون پر سوار کر اور ابطریقس نامے کو اون پر سردار کرکے وھان بھیجا - وہ لوگ وھان جاکے بسے اور بڑھے - ایک سو ستاون برس کے عرصہ مین گیارہ

پادشاهون نے وهان پادشاهي کي - اورپایه تخت اونکا طالقه تها
بعد اوسکے روم کے عجمون نے - که پادشاه اونکا اشبان شین معجمه سے یا
اسبان سین مهمله سے یا اوسکا نام اسبهان یا اسپهان باء فارسي سے -
یا مولد اوسکا اسبهان جو ایران کے شهرونمے هي تها - اوس پر لشکر
کشي کی - اور افریقیه والونسے لڑا - اور اونپر غالب هوا - اور نیست
و نابود کردیا - اور اونکے پایه تخت طالقه کو خراب کر جو اوسمین
تها سبکو اوٹها لاکے شهر اشبیلیه کو آباد کیا - اور اپنا پایه تخت بنایا-
پهلے اوسي آشبیلیه کو اشبانیه کهتے تهے - بعد اوسکے آج تک سارے
اندلس کو اشبانیه کهتے هین - لیکن عربونمین آج تک سب ملک
اندلس هي کر مشهور رها - اور اب وهانکے لوگ - ایک اقلیم کو اوس
ملک کي اندلس کهتے هین و بس - کهتے هین اصلی نام اشبان کا
بریان تها - بعضے کهتے هین که اشبان اوسي ملک کا رهنے والا تها -
زراعت سے اوقات بسر کرتا تها - حضرت خضر علیه السلام کے معجزے
سے پادشاه هوا - بعد اوسکے بخت نصر کے ساتهه بیت المقدس گیا -
وهان لاکهه یهود کو قتل کیا - لاکهه یهود کو اسیري مین لایا - اور
بهت مال و اموال جو اوسکے حصه مین پڑا لایا - اسنے بیس برس
پادشاهي کي - اوسکے بعد اوسکي ذریت سے پچپن پادشاه اور
پادشاه هوئے - بعد اوسکے جب حضرت عیسی علیه السلام مبعوث هوئے
ایک اور قوم روم سے جنکو بشتولقات کهتے هین - اور اونکا پادشاه طلوش
بن بیطه تها - رومیون کي طرف سے آئے - اور اوس ملک کو لیا - اور
اون دنون مین رومیون کي سلطنت سارے فرنگستان مین پهیلي هوئي
تهي - اونهون نے شهر مارده کو پایه تخت بنایا - ان مین ستائیس

پادشاہون نے پادشاہي کیا - بعد اوسکے ایک گروہ جسے قوط یا وسقوط کہتے ہین آئي - بعضے کہتے ہین کہ وہ یاجوج بن یافث بن نوح علیہ السلام کی اولاد مین سے ہین - کہتے ہین کہ فرانس کے ملک سے آئے - اون مین تین سی بیالیس برس کے عرصے مین سینتیس پادشاہ گذرے - آخر پادشاہ اون کا رذریق یا لذریق تھا - اون لوگون نے اپني سلطنت کو روم سے علیحدہ کر لی تھی - اور شہر طلیطلہ کو پایہ تخت بنایا تھا - اون مین ایک پادشاہ خشندش نام تھا - کہ شرف دین عیسائی کو قبول کیا - اور دین عیسائي کو اوس ملک مین پھیلایا - کہ وہ دین آج تک اوس ملک مین رایج ہي - اور خشندش پادشاہ بڑا عادل و نیک ذات تھا - اور طلیطلہ شہر مین ایک بیت حکمت بناہوا تھا - کہتے ہین جب فارسیون نے یونان پر چڑھائي کي - تو وہان کے حکیمون نے کہ علم و حکمت کو دوست رکھتے تھے - اپنے ملک کو چھوڑ - اندلس جو خالی تھا - اس مین آکے بسے - مین گمان کرتا ہون - وہی لوگ جو اشبان کے ساتھہ آئے ہونگے - اسواسطے کہ مائدہ حضرت سلیمان علیہ السلام اور نفائس وہی بیت المقدس سے لوٹ کے لایا تھا - کہ مسلمانون نے بیت حکمت مین پایا - اور اوس مائدے کے باب مین اور روایتین بھي ہین - کہ نفیس چیزونکو اپنے معبد گاہونمین چڑھاتے تھے - اوریہہ کہ چھتیس قفل - اوس بیت حکمت پر چھتیس پادشاہون نے لگائے تھے - لذریق جو سینتیسوان پادشاہ تھا اوسنے توڑا - ہوسکتا ہی کہ بعضون نے لگائے - اور بعضون نے نلگائے ہون - بہر صورت اون حکیمون نے حکمت سے دریافت کیا - کہ سواے عرب اور بربر کے کوئي اوس ملک کو نہ لے سکیگا - شہر طلیطلہ مین بیت

حکمت بنایا - اور بربري اور اندلسي آپسمین قدیم سے دشمني رکھتے هین - مگر بربریون کو اندلس کے ملک سے زیادہ حاجت رهتي هی به نسبت اندلسیون کے - اسواسطے که بربریون کا مایحتاج سب اوسي ملک مین هی - بعضے مورخون نے لکها هی که ملک اندلس خلیفه ثالث کے عهد مین فتح هوا - بعضون نے لکها هی - که عبد الملک بن مروان کي خلافت مین وه ملک فتح هوا - لیکن اکثر مورخون نے کها هی که ولید بن عبد الملک کي خلافت مین فتح هوا - مین گمان کرتا هون - که هو سکتا هی - اسواسطے که عربونمین تها ملکونکا پهرنا - اور کشتي راني کرنا - دیکهو سورستاني کیسے کشتي ران تهے - که راس مراه کو جسے کیپ گوتهوب کهتے هین - جو افریقیه مین هی - اونهون نے پیدا کیا - اور کسي ملک مین مسلمانونکا لشکر نهین گیا - که قبل اوسکے وهان کچهه عرب نرهتے هون - خصوصا اوایل اسلام مین خود دوڑتے تهے ملک گیري کے نام سے - اور بربري که قدیم سے دشمن اندلس کے تهے - خلیفهٔ ثالث کے حکم سے یا اپني هي خوشي سے - لڑائي کرکے یا بے لڑائي - وهان جاکے گهسے هون - اور یهي سبب هی که مورخونکو معلوم نهین هوا - هر دین مین دعوت کرنا هی - دیکهو حضرت عیسی علیه السلام نے اپنے اصحاب کو حکم دیا - جاؤ ملکونمین اور دعوت کرو - چنانچه اونهون نے ویساهی کیا - اسي طرحسے خاتم پیغمبران پیغمبر آخرالزمان نے - تاکید سے فرمایا - جوکوئي جومجهسے سنتا هی اوسکو غائب کو پهنچادے - تو اس سبب سے اونکے اصحاب نے التزام کیا اس بات کا - خصوصا ان حضرت کي رحلت کے بعد - جو مدینه مین کچهه هرج مرج پیدا هوا - بهت سے کچهه

ملک گیری کے خیال سے کچھہ محض حدیثونکے پہنچانے کے واسطے اقصاي بلاد میں نکل گئے - جو ہو اوس ملک کي فتح ہونے کے اسباب بہت سے تھے - کہتے ہیں کہ لذریق کے پہلے اغطشہ نام پادشاہ تھا - رہ تین لڑکے صغیر چھوڑ کے مرگیا - لذریق کہ اوسکا سپہ سالار تھا - تغلب سے اوس ملک کا پادشاہ ہوا - اغطشہ کے تینون چھوٹے لڑکونکو بیدخل کیا - اوسکي پادشاہی سبتہ میں جو افریقیہ کے ملکونسے ہی بھي تھی - اوسکي طرفسے یلیان نام عیسائي سبتہ کا والی تھا - لذریق شاہ نے اوسکي بیٹی سے کچھہ برا کام کیا تھا - اس سبب سے یلیان کے دلمین بڑا کینہ تھا - لذریق سے اور لوگ بھي ناخوش تھے - کہ وہ خاندان سلطنت سے نتھا - اور اوسکے دلمین بھی ڈر تھا - بسبب کھولنے بیت حکمت کے - کہ وہان اوسنے دیکھا تھا - عرب و بربري کی تصویرونکو اور وہان لکھا تھا - کہ یہي لوگ اس ملک کو فتح کرینگے - ان سببونسے یلیان والی سبتہ مسلمانونکو ترغیب دینے لگا کہ اندلس پر چڑھائی کرین - اور خود بھي شریک ہوا مسلمانونکے - اور اون دنونمین - عبد اللہ بن مروان بھائی عبد الملک کا عامل افریقیہ تھا - ارسے اوسکے بھتیجے - ولید بن عبد الملک نے - کہ خلیفہ تھا سنہ ۸۷ ہجري میں لکھا - کہ موسی بن نصیر کو افریقیہ و غیرہ کي طرف روانہ کرے *

موسی بن نصیر

بعضون نے کہا ہی کہ نصیر موسی کا باپ پیدا ہوا سنہ ۱۹ ہجري مین بعہد خلیفۂ ثانی - اور معاویہ بن ابي سفیان کا مقرب تھا - اور اوسکے نگہبانونکا سردار تھا بعضون نے کہا ہی کہ نصیر

ایراني تها - حصه مین پڑا تیا خالد بن ولید کے عین التمر مین - اور خدمت کي اوسنے عبد العزیز بن مروان کي - اور عبد العزیز نے اوسکو آزاد کیا - بعضے کہتے هین که قبیله بکر سے تها - بعضون کے نزدیک قبیله لخم سے - یا اونکے موالی سے تها - یا بربري تها - یا وادي قری کا جو سرحد حجاز مین هی رهنے والا تها - اور اوسکا بیٹا موسی وهین مرگیا - موسی کي کنیت ابو عبد الرحمن تهي - طارق جسنے اندلس کی بڑي فتح کی - جسکے نام سے جبل طارق مشهور هی - جسے اهل فرنگ جبرالٹر کہتے هین اوسکے باپ کا نام - زیاد بیٹا عبد الله کا - یا طارق کے باپ کا نام عمرو تها - بعضون نےکہا هی افریقیه کا یا فارس کے همدان شہر کا - یا قوم صدف سے یا قوم صدف کا غلام تها یا بربری تها - غرض موسی بن نصیر کا غلام نتها - بلکه اوسکی خدمت مین تها *

ابو زرعه طریف غلامون مین سے بربر کے تها - یا بیٹا مالک معافري کا تها - بعضون نے کہا هی ابو زرعه شیخون مین برابره کے تها - غرض پہلے موسی بن نصیر نے سنه ۹۱ هجریمین طریف کو چارسي یا هزار آدمیون کے ساتهه بهیجا - تب وه آیا جزیره خضرا مین - جس کو جزیره طریف بهي کہتے هین - اور بہت غنیمت وهان سے لایا - بعد اوسکے ابو زرعه - شیخ بربری وهان گیا - پهر تو ایلیان والی سبته نے بڑی تحریک کي - تب تو موسی بن نصیر نے طارق کو سات هزار یا باره هزار یا زاید بربري کے ساتهه روانه کیا - عرب اونمین بہت هي کم تهے - سب بربري تهے سنه ۹۲ هجریمین اوسکے بعد موسی بهي گیا - اوسنے بہت لڑائیان کین - اور سب ملک لے کے اور فرنگستان کے ملک میں گهس پڑا یہان تک که پہونچا بڑي ایک زمین مین وهان

پایا ایک بڑا بت کھڑا کیا ہوا زمین مین اوسپر کھدا تھا عربي مین - اي بني اسمعیل - آخر تک پہونچے - پس پھرجاو - تو اس سبب بہت ڈر گئے - اور بعد مشورے کے پھر آئے - طارق سے لیکے یوسف بن عبد الرحمن فہری تک - یعنے پانچوین شوال سنه ۹۲ هجري سے لیکے جب یوسف بن عبد الرحمن فهري نے عبد الرحمن بن معاویهٔ مروانی سے شکست کھائی - کہ وہ دسوین ذی الحجه الحرام سنه ۱۳۸ هجري تھا پینتالیس برس دو مهینے پانچ دن مین - بیس شخصون نے وهان حکومت کي - وہ سب امیر کے لقب سے معروف تھے طارق و موسی نے اپنے واسطے کوئي پایه تخت مقرر نهین کیا - بعد اوسکے عبد العزیز بن موسی نے - اشبیلیه‌کو پایه تخت بنایا بعد اوسکے اورون نے قرطبه کو که پرانے شهرون سے تھا پایه تخت بنایا - بعد اوسکے جب بني عباس کا تسلط هوا - اور دولت خلفاء بنی امیه کي نیست و نابود هوگئي - عبد الرحمن بن معاویه بن هشام بن عبد الملک بن مروان - که اوسے عبد الرحمن داخل بهي کهتے هین - مشرق کے ملکون سے بهاگ کے افریقیه مین آیا - وهان سے اندلس مین آیا اور قرطبه کو پایه تخت بنایا - اور صمیل بن حاتم بن شمر بن ذي الجوش کو اپنا وزیر مقرر کیا - یهه صمیل پوتا اوسي شمر بن ذي الجوشن کا هي - که حضرت امام حسین علیه السلام کو شهید کیا تها - غرض یهه عبد الرحمن داخل ابتدا مین خطبه خلیفه منصور دوانیقی کے نام پڑھتا تها - بعد تسلط تام کے موقوف کردیا - اور علاء بن مغیث یحصبی سے که خلیفه منصور دوانیقي کے داعیون مین سے تها لڑا اور هزارون کو اون مین سے قتل کیا - اور اپنی تئین امیر کے لقب

سے مشہور کیا - اور بعد اوسکے اوسکی اولاد بھي جو پادشاہ ھوئي امیر کہلاتی تھی - جب کہ خلافت خلفاء بنی عباس کی ضعیف ھوگئی - خلیفہ مقتدر عباسی کے عہد میں تین سی برس بعد - عبد الرحمن الناصر - کہ اوسکي آٹھوین پشت مین تھا اپني تئين امیرالمومنین و خلیفہ کہلوایا - عبد الرحمن داخل مرگیا سنہ ۱۷۲ ھجری مین - اور اوسنے دو گرجونکے بیچ قرطبہ مین مسجد کي بنیاد ڈالي - اور اسي ھزار اشرفی اوسمین خرچ کیا - قبل اتمام اوس مسجد کے وہ مرگیا - جب کہ عبد الرحمن داخل کا امر مضبوط نہین ھوا تھا - فرویلہ بن ادنفوس کہ پادشاہ تھا - مسلمانون کي سرحدون پر آیا - اور لے لیا - شہر لُگ اور پرتقال و سمورہ و شلمنقہ و قشتالہ و شقوبیہ کو - بعد اوسکے منصور بن ابی عامر نے - آخر دولت مین اون سبکو جلالقہ کے ھاتھہ سے چھین لیا - اور عبد الرحمن داخل کا پروتا - عبد الرحمن اوسط کہ مرگیا سنہ ۲۳۸ یا ۲۳۹ ھجری مین - فلسفے کو داخل کیا اندلس مین اور سکہ مارا - قبل اوسکے وھان دار الضرب نتھا - اور بہت رونق و بہا دي اندلس کو - بعد اوسکے عبدالرحمن الناصر لدین اللہ کہ اپني تئين خلیفہ کہلوایا - اور عبدالرحمن داخل کو لیکے وہ آٹھوان تھا - مرگیا سنہ ۳۵۰ ھجري مین - بعد اوس کے اوس کا بیٹا حکم المستنصر خلیفہ ھوا مرگیا سنہ ۳۶۶ ھجری مین بعد اوس کے اوس کا بیٹا ھشام المؤید باللہ کہ ولي عہد تھا - نو برس کے سن مین خلیفہ ھوا - اور نام کے واسطے خلیفہ تھا - مسلط ھوگیا تھا منصور بن ابي عامر عامری - بعد اسکے حکم معزول وقید کیا گیا سنہ ۳۹۹ ھجري مین - اور عامریون کا تسلط جاتا رھا - اور یہہ اوایل ملوک الطوائف ھین - بعد اوسکے سات برسکے

عرصه مین - پانچ اور خلیفه هوئے - اور آپس مین لڑ بهڑ کے تمام
هوئے - آخر سنه ۴۰۶ هجري مین - بعد اوسکے دولت علویه حسنیه
سنه ۴۰۷ هجري مین قائم هوئي - اور تین خلیفه اونمین هوئے -
وه آپسهي مین لڑکے تمام هوئے سنه ۴۱۳ هجري مین - اور بعد
بهي لڑتے بهڑتے - که بالکل سنه ۴۶۰ هجري مین تمام هوگئے- ایک قلم
اونکي دولت تمام هوگئي - اور سنه ۴۱۴ هجري مین پهر امویه مین
سے ایک شخص خلیفه هوا - ایک مهینا بیس دن رها - اور اوسکے بعد
دو اور هوئے- اور بالکل نام و نشان امویه کا سنه ۴۲۸ هجري مین مٹ گیا-
اور نیست و نابود هوگیا - بعد اسکے شدت سے ملوک الطوایف هوئے -
اور سب ملوک الطوایف باج گذار هوگئے عیسائیونکے - اوس ملوک
الطوائف سے سب سے بڑے بنوعباد تهے - اونکا بزرگ معتمد بن عباد
تها - که عاجز هوکے گیا یوسف بن تاشفین لمتوني کے پاس که وه
والي مراکش کا تها - اور اوسے لایا - یوسف بن تاشفین نے - بهت
لڑائیون کے بعد ضبط کیا ملک کو - اور پکڑ کے لے گیا معتمد بن
عباد کو مراکش مین سنه ۴۸۴ هجري مین - اور معتمد مرگیا سنه
۴۸۸ هجري مین - اور معتمد کے سوا چهه پادشاه اورتهے ملوک
طوایف سے - اورهر ایک عیسا ئیون کو خراج دیتا که اونکي مدد کرین
بعد اوسکے لمتو نیون سے مراکش مین لڑے موحدین - جنکا سردار
عبدالمومن تها بعد فتح مراکش کے اندلس مین آیا - اور سب عیسائیون
کو نکال دیا - عبد المومن کے بعد اوسکا بیٹا یوسف - و یوسف کے
بعد یوسف کا بیٹا - یعقوب المنصور الطایر الصیت بعد اوسکے اوسکا
بیٹا الناصر الوالي سنه ۶۰۹ هجري مین اندلس مین آیا- اور یعقوب

منصور نے بحق قرابت ملک کو عربون پر تقسیم کردیا تھا - اور اونکا نام سادات رکھا - یعنے بزرگ اور جب ناصر والي کي دولت ضعیف هوگئي - تب وہ سب سادات که اونکا بڑا تها - محمد بن یوسف بن هود جذامي - عیسائیون و غیرہ سے ملکے موحدین کو نکال دیا سنه ۶۲۸ هجري مین -- و مشهور تر بني هود سے المقتدر بالله اور اوسکا بیٹا یوسف الموتمن تها - یوسف الموتمن بڑا ریاضي دان تها - اوس سے کتاب استکمال و مناظر هی - اورعیسائیونکي تحریک سے محمد بن یوسف بن نصر جو معروف ابن احمر کرکے تها - اوسکے نام سے خطبه پڑھا - اور ابتداء هود عباسیون کے نام خطبه پڑھتےتهے - اوربرابر لڑائیان عیسائیون سے هوتي رهین - غرض سنه ۸۹۰ هجري مین سب عرب اوس ملک سے نکالے گئے - اور یهه کام پورا هوا فرینندشاه - اور اوسکي ملکه ایزابیله سے - عرب جو مارے گئے مارے گئے - جو بچے بهاگے افریقیه مین - اوس ملک مین اب عرب نهین - اگر هونگے تو دین مین عیسائیونکے هونگے- اور سنه ۹۱ هجري سے لیکےلغایت سنه ۸۹۰ هجري تک - اون عربونسے برابر لڑائیان رهین - اون لڑائیونکا احوال سنکے طبیعت پریشان هوتي هی - اور وهانکے عربونکي چال چلن پوشاک وغیره سب اهل فرنگستان کی طرح تهي - کتاب تعریبات شافیه مین که جغرافیا مین هی - رفاعه بدوی رافع طهطاوی نے لکها هی که بلاد غرناطه جدیده مین که اسپانیه مین هي - زبان کیتو جو بعض سودان افریقیه کي زبان هي مستعمل هی - اور ملک پرتقال و ملک اسپانیه مین زبان غوران مستعمل هی - که وہ بهي زبان بعض سودان افریقیه کي هی - مین کهتا هون که اون زبانون مین کچهه عربي بهي داخل

هوگي - اسواسطے که عرب کي قوم سیکڑون برس وهان رهے - اور عربون نے وهان کوئی مدرسه نهین بنوایا - درس و تدریس مسجدون مین هوا کرتا تها - سوای علوم دینیه اور علوم ادبیه کے - اور بهت کم اصول فقه کے - کسی دوسرے علم کا چرچا وهان نتها - اور علم طب بهی بقدر ضرورت کے پڑها اور پڑهایا جاتا تها - عوام کے ڈر سے کوئی عام حکمت کا نام نه لیتا - اگر عوام جانتے که فلان شخص حکمي هی - اوسے زندیق کهتے - اور بلا اطلاع سلطان کے اوس شخص کو سنگسار کرتے جلا دیتے قتل کرتے - اوسکی کتابون کو جلا دیتے سلطان بهی کچهه مواخذه نکرتا - بلکه سلطان بهی عوام کی خاطر کے واسطے یهی کام کرتا - اگرچه خود بهی حکمی هوتا - مگر اور سب صنعتین اونمین بهت نهین - اسی سبب سے - وهانکے حکیمون کا ذکر بهت نهین کیا - اور کتابین بهی اوس فن کی اونمین سنی نهین گئین مگر نادرا - خواص مین حکمت تهي - مگر عوام سے چهپاتے سنه ۱۸۶۲ ع مین - مین نے ایک صاحب انگریز سے - جنکا نام جمس نیوتن صاحب هی - اور مذهب اونکا پروتستنت هی سنا که میرا جهاز وهان گیا - مین بیبل کي کتاب لے کے چاها جاؤن شهر مین مجهے کتاب لے کے وهان جانے ندیا - مین پهر کے چلا آیا اپنے جهاز پر معلوم هوا که کسی غیر مذهب کی کتابونکو اپنے ملک مین جانے نهین دیتے - وه حال اسپانیه کے مسلمانون کا - یهه حال اسپانیه کے عیسائیونکا ●

دسوان مقدمه

فیثاغورث فیلسوف - که ایطالی کا رهنے والا تها - اوسکے مذهب

کا نام بھي ایطالیي ھی - تاریخ حکما میں مسطور ھي - کہ اوسنے شکل عروس یعنے میئتالیسوین شکل کو پہلے مقالہ اصول ھندسہ سے ثابت کیا - مین یہہ سمجھتا ھون - کہ اصول ھندسہ بہت قدیمي ھي *

ھرمز یا ھرمس نابلی

رھنے والا تھا کالوذا یا قلوذا کا - بستیون مین کلدانیونکے - وہ تھا بعد طوفان کے - اوسنے تجدید کیا علم طب و فلسفہ و علم عددکو - کہ جاتا رھا تھا طوفان میں - اور ھرمس الھرامسہ جسے حضرت ادریس علیہ السلام بھی کہتے ھین قبل طوفان کے تھے - قاموس مین ھی - کالواذا بفتح و کبھي ممدودہ بھي آتا ھی - ایک گانون ھی بغداد کے پاس *

بلیس یا بلنیس حکیم

بہت مقدم ھی - اوسکا زمان و مکان مجھے معلوم نہوا - اوسنے پندرہ مقالہ اصول و ارکان ھندسہ مین لکھے - اوسکي کتاب بسبب تقدم عہد کے نایاب ھوگئي تھی - بعض ملوک اسکندرانیي کو توجہ ھوا ھندسہ کے علم کي طرف - تب اقلیدس بن نوقطرس بن زنیخس نے کہ شہر صور سے تھا - اور رھتا تھا شام مین - تیرہ مقالہ اوس کتاب کے مرتب کئے - بعد اوسکے اوسکے شاگرد اسقلاؤس نے چودھوان اور پندرھوان مقالہ لکھا - اوس پادشاہ کو ھدیہ دیا - یہہ سب اسکندریہ مین ھوا - مین سمجھتا ھون وہ بادشاہ بطلمیوس سٹیر تھا جسنے رصد باندھي *

ابلونیوس حکیم نجار

زمانہ اوسکا بہت قبل اقلیدس کے ھي بذوموھی نے کہا ھی - کہ وہ رھنے والا اسکندریہ کا تھا - گمان ھوتا ھي کہ شاید اسکندریہ کے بننے سے قبل تھا *

ابرخُس

بڑے مشہوروں میں ھي - قریب تین سی برس - بعد منطن و انطیمن کے تہا کہ وہ دونون بڑے راصد تہے - بطلمیوس قلوذي نے مجسطي مین ابرخس کی رصد پر اعتماد کیا ھی - اور ابرخس تہا دو سي اسي برس قبل بطلمیوس قلوذي کے *

مانا لاؤس

اسکندریہ مین متصدّر تہا علم ھندسہ مین - مجسطی مین بطلمیوس اوسکا ذکر کرتا ھی *

ثاوزومیوس

ایک مشہور مہندس ھی *

اوطلقوس

ایک مشہور مہندس ھي *

ارشمیدس

نجار تہا - رہنے والا شہر سیراکوزکا - کہ پایہ تخت ھی جزیرۂ صقلیا کا - ظاھر ھوا سات سي برس قبل ھجرت کے - اوسکا علم پہیلا مصر مین - اور مصر کو نیل کے صدمے سے بچایا - اچھے پل بنائے نالے کہودے *

بطلمیوس قلوذی

تہا زمانہ مین انطونیوس و ادریانوس کے دو سي اسي برس بعد ابرخس کے - اورآٹھ سی پندرہ برس یا نوسی برس قبل ھجرت کے - وہ بادشاہ تہا اسکندریہ و غیرہ کا - اور خلفاء اسکندر کبیر سے تہا اوسکو بطلمیوس ستایر کہتے تہے - اوسنے اسکندریہ مین دوکتب خانہ بنوایا ایک کا نام اُم رکہا یعنے ما اور دوسرے کا نام بنت رکہا یعنے بیٹی

اون دونون مین سات لاکهه کتابین تهین - اور منارہ فاروس کا بنوایا اوسنے رصد باندھي - اور کتاب مجسطي هيئيت تام مین لکهي - علم هيئت جو هملوگون مین هی اور اگے تها اوسي کا سنوارا هوا هي - لوگون کی عقلون کو مار رکها هی - اوس سے سوا مجسطی کے اور کتابین بهی هین *

اوطرفیوس

مهندس اسکندرانی بعد ارشمیدس اور بطلمیوس کے ظاهر هوا *

دیوفنطس اسکندرانی

کتاب صناعت جبر اوس سے هی *

ارسطیقوس شامی زفنی

اوس سے کتاب جبر و غیرہ هي *

اسکندر افرودیسی

بعد اسکندر بن فیلقوس کے ملوك الطوایف کے زمانے مین تها *

فرفوریوس یا امونیوس

صور کا رهنے والا تها یهه سب بڑے مهندس یونانی هین - ان سبهون سے بهت کتابین هین - مین نے طبیبون اور منجمون اور مورخون اور شاعرون کا ذکر چهوڑ دیا - که رساله بهت بڑہ جائیگا - جو کوئی چاهے تاریخون مین دیکهه لے - اون طبیبون مین بهی بهت مذاهب هوئے -- که بعض بعض کے ساتهه دشمن تهے- بسبب اختلاف اصول کے عملیات مین اونکے تناقض هوا - ایک دوسرے کی رد لکهنے مین اپنی ساري عمر کاتي - اس زمانه مین بهی آپس مین بڑا اختلاف هی *

گیارهوان مقدمه

اگلے زمانه مین مطبع نتھا ـ اس سبب سے کتابون کی شهرت اچھی طرح سے نهوتی تھی - اور کتابون کي غلطیان کاتبون سے بهت هوبن ـ کاغذ یا پتا یا جسپر لکھا جاتا ـ کچھه دنون کے بعد سڑجاتا کیڑے مکوڑے کھا جاتے تھے ـ کیڑون سے بدتر جاهل لوگ هین ـ اونکے هاتونسے سب کتابین ضایع هوئین ـ جلائی گئین بهائی گئین ـ علما حکما اونکے ڈرسے بهاگتے پھرتے ـ چھپتے پھرتے ـ اگر سلاطین اپنی مرضی کے برخلاف کسي عالم یا حکیم کو پاتے ـ قید کرتے قتل کرتے ـ پهلے رومیون نے حکمت کی کتابون کو جلایا اور بند کر کے رکھا ـ بعد اوسکے ملکه قلوبطرا نے مصر کے کتب خانے کو جلایا - بعد اوسکے سعدوقاص نے فارسیون کے کتب خانے کونیست و نابود کیا ـ عمرو بن عاص نے مصر کے کتب خانے کو جلادیا ـ ان دونون نے ـ خلیفه ثانی کے حکم سے ایسا کیا ـ تین بڑے بڑے کتب خانے مسلمانون کے تھے ـ ایک کتب خانه بغداد کا ـ تاتارونکے هاتھه سے غارت هوا ـ افریقیه مین بڑا کتب خانه تھا ـ فاطمیون کے زور جانے سے وه بھی جاتا رها ـ اسپانیه مین بني امیه کا بڑا کتب خانه تھا ـ جب وه ملک اون سے نکل گیا ـ وه کتب خانه بھی جاتارها ـ اور کتنے کتب خانے ـ اور اور شهر مین سلاطین کے تھے ـ که اوس کا حساب نهین ـ تاریخ کي کتابون مین اتنا اختلاف هی که دل گھبراتا هی ـ هم دیکھتے هین ایک شهر یا ایک محلے مین جو کچھه واردات هوتی هی ـ دس آدمی دس طور سے بیان کرتے هین پھر بھی اوقات ضایع کرنے سے ـ کچھه نکچھه حاصل هو رهتا هي ـ تاریخ

مین ایک اور بڑا فتور پڑا هی - که ایک نام کے بیحد آدمی و غیرہ هوتے هین - زمینون اور پهاڑون کے نام بدلتے رهتے هین - جگهین بهي بدلتی رهتی هین - شاید ایک شهر ایکهي نام کا کتني جگهه متفاوت مین آباد هوا هوگا - اوربهي خرابي هي - که مورخ سب بسبب خوف و خوشامد کے - کسی کی تعریف حد سے زیادہ کرتے هین - کسی کي هجو کرتے هین - خصوصا مذهبی تعصب - اوس سے تو علوم سب چهپ گئے - کبهی ایک قوم ایک گهرانا - بالکل نیست هوجاتا هی - دوسري قوم دوسرا گهرانا کهڑا هوتا هی - اور بڑهتا هی - یهی احوال هی علم و صنعتون کا - که ایک شخص سے دوسرے کو پهنچتا هی - ایک گهرانے ایک ملک سے بسبب نکمی هونے انهون کے تمام جاتا رهتا هی - دوسرے گهرانے دوسرے ملک مین جاتا هی - یهه بڑا امتحان هی لوگون کا خالق تعالی کی طرف سے دیکهو اگلے لوگون کا احوال - همکو کچهه نهین معلوم - اگر سب احوال تفصیلی ایتک کتابون مین هوتے - تو وہ کتابین کهان سماتین *

بارهوان مقدمه

چونکه لوگونمین ناموري سمائي هی - جسطرحسے جو چیزجهان سے پاتے هین اپنا نام کرتے هین - جس سے پایا اوسکا نام نهین لیتے - بلکه اوسکے نام کے مٹانے مین کوشش کرتے هین - خصوصا امرا وسلاطین - دیکهو منسمی مندریتي بر بني که پیاراشاگرد تهاویلسوف طالیس ملیطي کا - بعد سیکهنے علمونکے جب آیا اپنے استاد کی زیارت کو - تو استاد سے کها - که استاد تم مجهسے کیا چاهتے هو

بدلے مین اوس عام نیکی کے - جو تمنے مجھسے کیا - کہ مجھے حکمت سکھلائی - مین چاھتاھون اوسکي تلافی کرون - تب اوس فیلسوف نے کہا - مین اسکے بدلے سواے اسکے کچھہ نہین چاھتا - کہ توجب اون چیزونکو جو تو نے مجھسے سیکھا ھی - اپنے شاگردون کو سکھلاوے - اون قواون کو میري طرف منسوب کر - بلکہ اپنے شاگردونسے کہہ - کہ مین اوسکا مبتدع و مخترع ھون - مسمی لوثر جو باني مذھب پرستنٹونکا ھی - جب چاھا کہ بنا اوس مذھب کي ڈالے - کیا کیا دلیلین اپنی طرفسے تراشین - پر یہہ نکہا کہ بت پرستی کو اور ان بدعتونکو پیغمبرون نے خصوصا پیغمبر آخر الزمان نے برا کہا ھی - اور اوسے منع کیا ھی - اور یہہ بھی نکہا کہ شاہ لیوایسااریان - جو بت شکن کہلاتا تھا سنہ ۷۲۷ع مین پیغمبرونکی خصوصا پیغمبر آخرالزمان کي باتونکو مسلمانونسے سنکے ھدایت پاکے قصد کیا - کہ بت پرستي بالکل اوٹھا دے - کنیسے یعنے گرجونکے سب بتون اور تمثالونکو توڑ ڈالا - اوسکی پرستش کرنے والونکو سزا دینے لگا - اوسکے بیٹے نے بت پرستی کے بطلانمین کشیشون یعنے پادریونسے فتوی جاري کروایا - اوسکے پہلے ھرقل قیصر - خاتم پیغمبران پیغمبر آخرالزمان کا خط پاکے - اونکا احوال دریافت کرکے ایمان لایا - جب دیکھا اوسکی قوم بت پرست سب بگڑ گئي تو کہنے لگا - مین تمھارے امتحان کے واسطے کہا تھا - تب اوسکی قوم ساکت ھوئی میفے اسواسطے طول دیا - کہ لوثر صاحب نے اپنے مذھب کے بدلنے مین اچھی دلیلین نہین لائے - اسی طرحسے ایک مذھب ھی عیسائیون مین یونی ٹرین جو قائل ھین خداے واحد احد کے وہ بھي اونھی دلیلین لاتے ھین

مسٹر ڈال پادری امریکانی نے مجھسے کہا ۔ کہ حضرت عیسی علیہ السلام یوسف کے بیٹے تھے ۔ اسواسطے کہ اونہون نے انکار نہین فرمایا حال یہہ ھی کہ حضرت سے کسی نے نہین پوچھا ۔ کہ آپ یوسف کے بیٹے هین یا کسکے ۔ جب قبول یا انکار حضرت کا معلوم ھوتا ۔ وہ آپ ھی آپ کہتے پھرتے کہ مین یوسف کا بیٹا نہین ۔ با وجود اسکے کہ حضرت نے حواریونسے پوچھا کہ مجھے لوگ کیا کہتے ھین ۔ ایک نے اونمین سے عرض کیا ۔ کہ حضرت داؤد کا بیٹا جانتے ھین ۔ تب حضرت نے فرمایا کہ حضرت داؤد علیہ السلام تو مجھے خداوند کہتےھین ۔ تو مین اونکا بیٹا کسطرحسے ھوا ۔ اس صورت مین یوسف کون ھی ۔ یہہ معلوم ھی کہ جتنے پیغمبر گذرے سواے خاتم پیغمبران پیغمبر آخرالزمان کے ۔ کوئی قادر نہوا ۔ کہ اپنی امت کو بت پرستی سے باز رکھے ۔ اونکو خداے یگانہ کی پرستش پر لاوے ۔ مین دیکھتا ھون کہ لوگ اورون سے لیکے کتابین لکھتے ھین ۔ اور اپنے نام مشہور کرتے ھین ۔ لیکن مین سبکو نہین کہتا ۔ ایسے بھی ھین ۔ کہ جس سے جس علم کو پایا ھی ۔ اوسی کی طرف منسوب کرتے ھین ۔ جتنی کتابین گذشتہ پیغمبرونکی طرف منسوب ھین ۔ پہلے تورات ھی ۔ اوسمین کچھہ بہشت و دوزخ کا مذکور نہین ۔ بنی اسرائیل سے کہ بڑی نا سمجھہ قوم تھی یہی کہا ۔ کہ تمہارے باپ اور دادونکا خدا ۔ اوس قوم نا سمجھہ سے کچھہ بیان صانع تعالی و الٰہ حق کا نکرسکے ۔ البتہ انجیلونمین کچھہ کچھہ مذکور ھی لیکن علوم دنیویہ سے سواے قدس کے خیمہ بنانے ۔ اور بیت المقدس بنانے کے ۔ اور فی الجملہ پادشاھی ۔ اور لڑائیون ۔ اور نسب نامون ۔ اور معجزات کے کچھہ اوسمین مذکور نہین ۔ اکثر رسالے ۔ بطور خواب کے ھین ۔ کہ کوئی سمجھہ نہین سکتا

البتہ تورات کے پہلے مین - کچھہ تھوڑا علم ھی جیسے سب پانی سے پیدا ھوا - اور پانی دوحصہ ھوا فقط *

پہلا باب ماخذ علم کے بیان مین

پہلی فصل

مینے پہلے مقدمہ مین بیان کیا ھی - کہ جتنی قوتین - ھم مین ھین - سب متفرع ھین اصل اول سے لیکن یہہ سب قوتین ھم برابر نہین ھین - اور نہ ھم اون قوتونکے واسطے - اعلی درجہ مین کوئی حد ٹھہرا سکتے ھین - جولوگ بہت ھی اعلی درجہ مین ھین - ھم اونکو انسان کامل و انبیا کہتے ھین - وہ لوگ عقل محض ھین - قوت شہوت و غضب اونکے تابع ھی - نہ وہ تابع قوت شہوت وغضب کے - ھماری نسبت اونکے ساتھہ مانند نسبت ذرہ ھی - ساتھہ ایک فضاے غیر معلوم النہایت کے - بلکہ کچھہ نسبت ھی نہین - کہوگے کہ تمہین کسطور سے معلوم ھوا - کیونکہ اونکے کلام و احکام سے اوریہہ سب معجزونسے بڑھکے ھی - اونکے کلام و احکام مین محال کی باتین نہین ھین - اونکا راستہ سیدھا وسط مین ھی - اول شناخت اونکی یہہ ھی - جیسے عالمون اور حکیمونکو پہچانتے ھین - اونکی کتابونسے اور جیسے اچھے آدمی کو پہچانتے ھین - اور گذشتہ نبی کے کہنے سے - جسکی نبوت ثابت ھوچکی ھی - لاحق نبی کو پہچانتے ھین - اعلی شناخت وہ ھی - کہ اللہ حق کی طرفسے عطا ھو - اور بھی شناختین ھین سواے معجزہ کلام و احکام کے - سب سے کم سایر معجزات ھین - اون معجزات کو بھی سچے جھوٹے کاموںسے امتیاز کرنا بڑا مشکل -

میڈنے چوتھے مقدمہ میں لکھا ہي - کہ اونکے طریقے تعلیم کے سب
طریقون سے جدے تھے - مانند ہمارے مدرّسون کے اون کي
تعلیم نتھی - اور نہ مانند اسطوانی و مشائی فیلسفون کے تھی
اونکی تعلیم اصلی یہہ تھی - کہ ہمکو نجات کا راستہ دیکھلاوین
اور ہمکو مبدء ومعاد سے نزدیک کرین - اس واسطے کہ معقولات
صرفہ کا سمجھنا ہمکو بہتہی دشوار ہی - ہندسہ و حساب کہ بمنزلہ
بدھي کے ھي - اوسے تو اچھی طرح سے سمجھہھي نہین سکتے -
معقولات صرفہ کو کیا سمجھینگے - مگر وہ انبیا علیہم السلام - اون دینی
مسائل کو - ایسي عبارت سے بیان فرماتے کہ لوگ غور کرنے سے علوم
دنیویہ - جیسے طبایعي و ریاضي کو نکال لے سکین - جتنے علوم دینیہ
و دنیویہ ہین - اون سے معلوم ہوئے ہین - گو ہم نہ بتلا سکین - نہ کس
زمانے مین کسکو کس نبي سے کونسا علم پہنچا - خصوصا کہ انبیا علیہم
السلام کے نام تک بھی معلوم نہین - پہلے مقدمہ مین گذرا ہی کہ
سب علمون کي جڑ حروف ہجائیہ ہین مخرج اونکي اقصاي
حلق سے ہونٹھہ تک ہین - اور اون حرفون کے اوصاف مخصوصہ بھی
ہین - اون حرفون کو بین بین نکالنے سے بہت حرف پیدا ہوتے ہین -
اگر نبي ظاہر نہو - اور دنیا مین جہالت کی تاریکی چھاجاے - کون
شخص اون حرفونکي طرف - اور اونکے قاعدونکی طرف رہنمائي کر
سکتا ہی - جیسے طوفان کے بعد حضرت نوح علیہ السلام اور اونکے
بیٹون سے اونکی اولاد نے سیکھا - اگر کہو کہ سب آدمی صالح واسطے
الہام کے ہین - تو مین قبول کرتا ہون لیکن بہت تہوڑی صلاحیت
رکھتے ہین - جیسے اونمین اور قوتین ضعیف ہین - بر تائید کلام انبیا کے

کہ بے واسطہ یا بواسطہ اونکو پہنچا ہو - بلند مطالب کی طرف نہین پہنچ سکتے - دیکھو کم متصل و منفصل قارالذات و غیر قار الذات کا سمجھنا کتنا مشکل ہی - سب طالب العلم کہتے ہین - کہ زاویۂ غیر قایمہ کی تثلیث آج تک کسي سے نہین کي اقلیدس و سر اسحاق نیوٹن سے بھي نہوسکا - اور یہہ تثلیث زاویہ کیا ہی بہ نسبت اوس علم بے پایان کے - کوئي کہہ سکتا ہی - کہ عدد طبیعی کی تعبیر کے واسطے سواے تعبیر کے جسمین سیکڑا اور ہزار کا مرتبہ ہی - تعبیر ہوسکتي ہی - اگر ہم عددکي تعبیر مین سیکڑا اور ہزارکے مرتبہ کو چھوڑ کے - صرف اکائی اور دہائی کے مرتبہ سے - بتکرار اکائی اور دہائی کے تعبیر کرین - تو بالیقین تعبیر نہو سکیگي - بلکہ نئے الفاظ بنانے پڑینگے - یہي احوال ہی اگر ہزار کے مرتبہ کو جو چوتھا مرتبہ ہي چھوڑ دین - تو تعبیر نہوسکیگي - یہي احوال ہی رفع طبیعي کا - اگرچہ لوگ سواے دس کے بھی رفع غیر طبیعی کرتے ہین - اور حسابونمین لکھتے ہین لیکن وہ حساب اگے نہین بڑھنے کا - وہین تک رہ جائیگا - جیسے دقایق و ثوانيِ و ثوالث کا حساب و رفع ساٹھہ تک ہی - بعد اوسکے درجات پر رفع ہوگا - جتنے درجات قرار دو - پھر تو رفع طبیعي کے محتاج ہونا ہوگا - یہہ سب بے بتلائے پیغمبرونکے کب آتے ہین - اگر لوگ سکتے تو بالیقین کرتے - جیسے بعد ہزار کے ہزارن دسہزارن لکھن ودس لکھن اور ملیان اور بلیان و غیرہ بنائے ہین - اور یہہ بنانا اونکا بہت تھوڑا ہی - اسواسطے کہ عدد کے واسطے حد وقوف نہین ہی - قطع نظر ان سبکے جسکو ہم بدیہي اولي کہتے ہین کچھہ دلیل اوسپر نہین لاسکتے - جیسے دو و دو چار سے زیادہ و کم نہین ہوتا - یا کل بڑا ہي جزء

سے - یا مساوی مساوی مساوی ہی - یا میں میں ہوں - یا دو نقیض
ایک زمان و مکان میں - نہ جمع ہوسکتے ہیں نہ مرتفع ہوسکتے ہیں
مانند اسکے بہت ہیں بے متنبہ ہوئے ہم سمجھہ نہیں سکتے - توکیا
احوال ہی اون چیزونکا جو نظری و کسبی ہیں - علم اس حیثیت سے
کہ علم ہی جو علم ہو بہت اچھا ہی - لیکن نتیجہ اوسکا اور استعمال
اوسکا حق میں بھي ہوتا ہی - اور باطل میں بھي ہوتا ہی - اور پہر
بھي علم دوقسم کا ہی - ایک وہ جسپر دلیلیں قایم ہیں دوسرا جسپر کچہہ
دلیل تفصیلي نہیں ہی - اور نہ نتیجہ اوسکا صادق ہی - محض خیال
هي خیال هي - علوم حقہ دینیات ہی کہ صاحب ناموس حق سے
پہنچا ہو - کہ صرف معقولات صرفہ ھي - علوم دنیویہ سے حساب ہندسہ
و علم ارصاد و طبیعیۂ حقہ ہی اور علوم آلات علوم - جیسے نحو و صرف
و معاني و بیان و لغت و اشتقاق و عروض و قوافی و منطق و غیرہ - وہ
علم جسکا نتیجہ و استعمال باطل میں ہوتا ہی - جیسے موسیقي ہی -
کہ ہندسہ و حساب و طبیعي سے نکلا - لیکن استعمال اوسکا ملاهي و
ملاعب میں ہوتا ہی - کہ آدمي کو شرافت نفس سے باز رکھتا ہی -
اسي طرحسے فن ارثماطیقي سطحي ھي - کہ استعمال اوسکا خواص
تحبیب وتبغیض وغیرہ مزخرفات میں کرتے ہیں - اوسي سے شطرنج نکلا اور
شطرنج کا دیکھا دیکھی - بہت سے آلات قمار بنے - اور اسي طرحکے علموں
میں سے ریمیا - سیمیا - کیمیا - لیمیا - ہیمیا - ھي - کہ بعض اوسمیں
سے شعبدہ و محض خیال ہی جیسے علم نجوم و رمل - اگرچہ علم نجوم
کي دلیل اجمالي ہي جیسے افتاب کی تاثیرین - اور چاند کا اثر
پانی و مریض میں - لیکن دلیل تفصیلي اوسکي محض وهم وخیال

هی - رمل تو کچھہ هی نہین - اسي طرحسے بعض صنعتین هین - جیسے بت سازي و مصوري و صناعت آلات طرب و قمار وغیرہ - که ان سبکو انبیا علیهم السلام نے منع فرمایا هی - که نفس آدمي کو شرافت علمي سے باز رکهتي هین - خلاصة الحساب ایک چهوٹا رساله هي - اصول حساب مین شیخ بهاء الدین عاملی سے که طلبه مین متداول هي - اوسکے آخر مین بہت تاکید سے وصیت کي هی - که وهکو نا اهلونسے چهپاوین - مین بہت دن تک نه سمجهاتها که کیون ایسي وصیت کي هی - بعد اوسکے مینے پڑها اور اپني آنکهونسے دیکها که ان خائن محاسبونسے - کیا کیا ضرر که لوگونکو نہین پہنچے - بڑے بڑے ملک خراب و ویران هوگئے *

دوسري فصل

چونکه میرے پاس اور انبیا کے کلام ایسے نہین هین - که جس سے مین علمون کو استنباط کرون - اور تطبیق دون حکمت حقه سے سوای قران مجید - اور احادیث علماء آل محمد کے - اور ان دونون مین بہت علم بهرے هین - قران مجید بہت چهوٹي کتاب هی - لیکن کیا هي بڑي هی ازروي علم کے - اوس مین جتنے مذاهب باطله کے اصول هین - سب مندرج هین - اور اوسکے ابطال کي دلیلین بہت اچهی طرح سے مذکور هین - مین اوسمین سے اپنے طور پر جو استنباط کیا هي لکهتا هون - اوس سے سمجهو گے که مینے تعصب سے نہین لکها *

۱ ـــ قرآن مجید کے جزء ۲۷ رکوع ۲ مین هي - نہین پیدا کیا مین نے جن و انس کو مگر یہه که مجهے پہچانین - میري عبادت کرین فقط - دیکهو سب لوگ صانع تعالی و اله حق کي تلاش مین پهرتے

هین - جو چیزکه اوسکو حواس دریافت نکرسکے - لوگ کسطرح سے اوسکے جویا هوسکتے هین - تو جویا هونا همارا اوسکو امر خلقی و سرشتي هي - جیسے اور قوتین همکو عطا هوئین هین - اونمین سے اوسکے طلب کی قوت بهي هي - اگر هم مین یهه قوت نهوتي - تو کس طرح سے هم اوسکے طالب هوتے - کوئي نادیده نادانسته چیز کا بهي طالب هوتا هی - طلب مجهول مطلق عقلا محال هي *

۲ — قرآن مجید کے جزء ۲ رکوع ۶ مین هي - تمهارے لئے قصاص مین زندگانی هي اي صاحبان مغز یعنے عقل فقط - دیکهو جو کوئي کسی کو مارڈالے - سب لوگ قصاص تجویز کرتے هین - حال یهه هي که هماري عقل کهتي هی - که اگر قتل نفس گناه هي - تو تم کیون قصاص کرتے هو - یهه بهی تو قتل نفس اور دکهه دینا هی - کیا علم کی حفاظت کے واسطے قصاص تجویز فرمایا هی - و اگر نهین تو ایک ڈرپیل سڑهی - هزار عالم و حکیم کو ایک دن مین قتل کرتا - سوای اوسکے جاهلیت مین اگر کوئی شخص ایک قبیله کا - دوسرے قبیله کے کسي شخص کو مار ڈالتا تو قاتل کے لوگ قاتل کي حفاظت کرتے - اور مقتول کے لوگ طلب مین مقتول کے اوٹهتے - اور آپس مین خوب لڑتے - یهان تک که قبیله سب تمام هوجاتے - اور یهي احوال سمجهو جهاد کا جسمین خروج هی - نه جهاد بمعني دفاع - که وه عقلا و شرعا هر فرد پر لازم هی - اپني حفاظت کے واسطے - مگر ظالم پادشاهون نے - اوس جهاد خروجي کو ذریعه گردانا جهانگیري کا *

۳ — قرآن مجید کے جزء ۳ رکوع ۱ مین هي - کچهه زور و زبردستي کرنا دین مین نهین هی - بالتحقیق ظاهر هوا رشد گمراهی

سے فقط - دیکھو اسي جہاد خروجی کے واسطے هي - کسی کو تخویف
و تطمیع سے دین میں لانا صحیح نہیں هي *

۴ — قرآن مجید کے جزء ۲ رکوع ۱۷ میں هی - اگر نہوتا دفاع کرنا
الله تعالی کا آدمیوں کي تین - بعض کو بسبب بعض کے - هر اینه
فاسد هوتی زمین فقط - اهل علم جانتے هیں که زمین کتني بڑي
هی - اور کتني قابل آبادي کے هی - اور سب جانور چاهتے هیں
بڑهیں اور باقی رهیں - خصوصا آدمی که بڑا حکمتی هی اگر اوسکی
مراد برآ رہے - تو تهوڑے عرصه میں زمین میں گنجایش نہوگی
اور فاسد هو جائیگي - اور کہاں سے ایک دوسرے کو میراث پہنچیگی
مگر چونکه حکیم مطلق علم کو درست رکهتا هی - جس بنده کو پسند
فرماتا هی اوسکو علم کا شوق عطا فرماتا هی - وه بنده علم کو حاصل
کرکے حکیم وطبیب هوتا هی - هرچیزوں کی منفعت ومضرت سے واقف
هو هرقسم کی تدبیرین کرتا هی - اور اپنی حفاظت اور فلاح جوئي میں
مشغول هوتا هي اور حاصل کرنا علم کا اور حفاظت کرني اپنی - یهه
دوسرا حکم هی و اگر نہیں تو حکیم مطلق جو چاهتا هی کرتا هی *

۵ — قرآن مجید کے جزء ۲۰ رکوع ۱۴ میں هی - سیرکرو زمین میں -
پھر نظر کرو که کس طور سے ابداء خلق کیا فقط - یهه اقسام جغرافیا پر دلالت
کرتا هي که علم هئیت و علم اندرون زمین یهه اوسکے شامل هی هم لوگ
اوسکے معنے تک نہیں جانتے - جغرافیا کو کون پوچھے - لیکن حکماء فرنگ
سیر و سیاحت کو نہیں چھوڑتے - کروڑوں روپے اسکے واسطے صرف کرتے
چلے جاتے هیں - اپني تن مہلکوں میں ڈالتے هیں - لیکن اس کام
سے هرگز دست بردار نہیں - همیشه نئے نئے نقشے زمین و ملکوں کے

بلتے هین هر روز اوسکا درس مدرسون مین هوتا هی

۶ — قرآن مجید کے جزء ۲ رکوع ۱ مین هی - پس پهیر اپنے مونهه کو طرف مسجد حرام کے اور جهان کهین هو تم - پس پهیرو اپنے مونهون کو اوسی کي طرف فقط - دیکهو جاننا سمت قبله کا فرض هی - اس واسطے که بے نجانے قبله کی سمت متوجه نهین هو سکتے اور جاننا سمت کا بے علم هیئت کے نهین هو سکتا ●

۷ — قرآن مجید کے جزء ۱ رکوع ۱۴ مین هی - اور واسطے خدا کے مشرق و مغرب هی - پس جس طرف مونهه کرو پس وهین هی توجه کرنا خدا کی طرف فقط - چونکه خالق تعالی کا حکم هی - متوجه هونا نماز مین قبله کی طرف - اور علم هیئت مین ثابت هی - که سب بلاد مین جاننا سمت کا نهین هوسکتا - چنانچه خود بیت حرام مین جس طرف چاهو نماز پڑهو - یهی احوال هی اون بلاد کا - جو بیت حرام کے تحت الارض مقابل مین هی - یهي احوال هی اون بلاد کا - جو بهت شمالي یا بهت جنوبي هی - یعنی چهیاسٹهه درجے کے عرض بلد سے لے کے عرض تسعین تک - یعنی نوے درجے عرض تک - اسي ضمن مین مضطر کا احوال بهي بیان کردیا - که حالت اضطرار و غیر امکانکے جس طرف چاهے نماز پڑهے ●

۸ — قرآن مجید کے متعدد جگهون مین هی - که عبادات سب موقت هین خصوصا نماز فرض یومیه - اور یهه سب باتین بے جانےهوئے علم هیئت کے نهین معلوم هوسکتین - خداي تعالی نے اوسکا سیکهنا همپر فرض گردانا هی - لیکن هملوگون نے قناعت کیا اون علامتون پر جو عوام کے واسطے یا فقدان اسباب کے وقت مقرر هین

۹ — قرآن بهرا هی - اس مضمونسے کہ فکر کرو خلقت مین زمین و آسمانکي - اور فکر کرنیوالونکي تعریف کي هی - اور حدیث مین هی - کہ فکرکرنا ایک ساعت کا - خلقت مین زمین و آسمانکي - بہتر هی سانّهہ برس کي عبادت سے - ایسي حدیثونکو تو گویا سني هی نہین - اگر کسي شخص نے - اپنے شوق سے علم هئیت کا سیکهنا چاها - تو پرانا علم هئیت جسے هئیت بطلیوسی بهي کہتے هین اسکو سیکها - اور وہ هیئت همارے دین کي ضروري کے برخلاف هی - اسلئے کہ اوسکے اصول مین هی - کہ سب ستارے - اپنے آسمانمین مانند میخ کے جڑے هوئے هین مانند مچهلیونکے پاني مین حرکت نہین کرتے - اور آسمان قابل خرق و التیام کے نہین هي - یعنے صلاحیت نہین رکهتا کہ پهٹے اور جڑے - حال یہہ هی کہ بعض پیغمبرونکا آسمانون پر جانا اور اوسپر رهنا اور خاتم پیغمبران پیغمبر آخر الزمانکا - سب آسمانونپر جانا - اور سب ستارونکی سیر کرنا اور بهشت و دوزخ کو دیکهنا - درختونکا میوہ کہانا - اور وهانسے میوہ لانا اور فرشتونکا آسمانسے اوترنا اور چڑهنا - اور میوے اور کہانے لانا حضرت عیسی علیہ السلام کے واسطے مائدہ اوترنا هم مسلمانونکے عقاید مین سے هی بلا تاویل *

۱۰ — قرآن و حدیثونمین یہہ مضمون بهرا هوا هی کہ آسمان و ستارے - معمور و آباد هین جتنی چیزین زمین مین هین سب وهان هین - اور اس سے بہتر هین - دریائین هین - اور اومین مچهلیان هین - جو کوئی چاهے چودهوین جلد کتاب سماء و عالم کی بحار الانوار کی جلدون مین سے جو حدیثون مین هی -

اخوند ملا محمد باقر مجلسی سے دیکھہ لے - پرانی هیئت والے کہتے
هین کہ آسمان و ستارے غیر معمور و غیر مسکون هین - لیکن حکماء
فرنگ کا گماں غالب مانند مسلمانون کے اعتقاد کے هی - لوگ
بڑا دهوکا کہاتے هین فلک و سما کے معنے مین - دونون کو آسمان
جانتے هین - قاموس مین هی فلک عبارت هی ستارون کے مدار سے
یعنے جس دایرے پر گھومتے هین - اور اوسی مین سما کو لکہا هی
معنے مین آسمان کے - اور چہت هر چیز کی - اور گھر کی - اور اصل
معنے بلندي کے هین - اور زمین جو چیز نیچے هو - ملک کو آسمان کے
معنے مین لینے - سمجہنے مین بڑا پیچ پڑتا هي •

۱۱ --- قران مجید کے جزء ۲۸ رکوع ۱۸ مین هی - الله
ایسا الله کہ پیدا کیا سات آسمانون کو اور زمین سے مثل انہون کے -
یعنے مثل آسمانون کے فقط - حدیث مین هي - کہ هر زمین مین ایک
خلق هي - کہ الله تعالی نے اونکو خلق کیا هی - اور وہ زمینین
ایک دوسرے کے اوپر طبق طبق نہین هی - درمیان اونکے دریائین
هین - کہ اونکوجدا رکہتي هين - اور سب زمینین سایہ ڈالتی هین
آسمان پر فقط - مگر جو لوگ کہ اونکو پرانی هیئت چرگئي هی -
اسی زمین کے سات پرت بتلاتے هین - اور قران کے معنی کو بگاڑتے
هین - قرآن مین هی - سات عدد وہ سات کیفیت ایک زمین کی
بتلاتے هین - حکماء فرنگ سواے زحل و مشتري و مریخ و زهرہ و
عطارد و اس زمین کے پانچ سیارے اور ثابت کئے هین - کہ یہہ گیارهون
آفتاب کے دور گھومتے هین - اور اونکی روشني آفتاب سے هی - اور
یہہ چاند جو نمود هی زمین کا هی - زمین کے آس پاس گھومتا هي -

اور مشتری کے چار چاند هین- اور زحل کے سات اور ایک حلقه بهي هےي- اور وه حلقه تاریک هي - اور غیر مماس هی زحل سے - گهومتا هي زحل کے آس پاس - دس گهنتے پندره دقیقه مین - اور عرض اوس حلقه کا ظاهر هوتا هی - گویا بقدر ثلث زحل هی - اور اس حلقه کو خاتم زحل کهتے هین- اور اور انوس جو اون پانچ جدید مین هی- اوسکے چهه چاند هین - ان چاندونکو دوسرے سیاره کهتے هین - یعنے سیارۂ سیاره - که اونکے آس پاس گهومتے هین - اور اونکي روشني بهی آفتاب سے هی - یهه سب سیاره و سیارۂ سیاره یعنے سب چاند جو مل جاکے آفتاب کے دور گهومتے هین بمنزله ایک ملک و ایک زمین کے هی - جیسے چرخ هنڈوله - که ایک هنڈوله هی - اس واسطے جیسے زمین که سارے کرے کو کهتے هین - ایک بالشت زمین کو بهي زمین کهتے هین - اور کهتے هین- هماري زمین و تمهاري زمین- زمین کے معنے اسفل کے هین - اوپر اوسکے جوّ یعنے آسمان محیط هي - جهان تک که سب ثوابت چهوٹے بڑے دکهائی دیتے هین ایک آسمان هی - که آسمان دنیا کهلاتا هی - ویسے چهه آسمان آسمان دنیا کے اوپر اور هین - اوسي طرح سے هر آسمان کے اندر زمین هی - اگر ایسا نهو تو خلقت کا محصور کرنا هوتا هي - حال یهه هی که قادر تعالی کي قدرت بے پایان هي - تو اوسکا مقدور بهی بے پایان هین - اگرچه یهه آسمان و زمین - همارے نظرون مین بڑے معلوم هوتے هین لیکن اون سے کیسے بڑے مخلوق خالق تعالی کے هین - اوسي کو بهتر معلوم هی ٭

۱۲ — قرآن مجید کے جزء ۲۴ رکوع ۱۵ اور جزء ۲۹ رکوع ۲۰

مین هی - کہ زینت دیا و ہرایندہ بالتحقیق زینت دیا ہمنے - آسمان دنیا کو چراغون سے - اور جزء ۲۳ رکوع ۴ مین هی - بالتحقیق ہمنے زینت دي آسمان دنیا کو زینت سے ستارون کے فقط - پرانی ہیئت والون کے مقلد کہتے ہین - کہ آسمان دنیا جسے پہلا آسمان کہتے ہین فلک قمر هی - حال یہہ کہ اس آیہ سے صاف معلوم ہوتا هی - کہ اوپر جہان تلک جتنے ستارے دیکہائی دیتے ہین - آسمان دنیا اور پہلا آسمان هی - اوس مین سیارے اور سیارۂ سیارہ وآفتاب وثوابت سب داخل ہین - کہ روشن ہین مانند چراغ کے - اور اون سے بڑھکے ہم ضعیف لوگ کون سی زینت تصور کر سکتے ہین - اور ثوابت اتنے دور ہین کہ آج تک حکماء فرنگ نے اون کی دوریون کو دریافت نکر سکے - پرانی ہیئت والے کہتے ہین - کہ وہ سب آٹھوین آسمان مین جڑے ہوئے ہین - اس سے لازم آتا هی - کہ جسطرحسے اون ستارون مین دوری هی - ہم اتنی بڑی دور سے ویسا هی دیکھتے ہین - اور یہہ نہین ہوسکتا اسواسطے کہ اگر دو بڑي چیزکو ہم ایک هی خط پر کوس بہر کے فاصلے سے دیکھین - تو ہمکو اون دونون مین فاصلہ بہت کم معلوم ہوگا - حقیقت مین اون دونو چیزون مین آپسمین بڑا فاصلہ هی - پڑھو مرایا ومناظر کے علم کو تو خوب حساب کر سکوگے - حکماء فرنگ نے - بہت دقت سے حساب کیا هی کہ چودھوین رات کا چاند - جتنا زمین سے ناظر کو بڑا دکہلائی دیتا هی ویسي روشنی کے ساتھہ اسطرحسے نوے ہزار چاند چاہئے کہ اوس قبہ مرئی کو بہرے یعنے جتنا دور چاند هی جب سورج بادل مین ہوتا هی اوسکے برابر روشنی دیوے

۱۳ — قران مجید کے جزء ۲۷ رکوع ۱۱ میں هی - واسطے خدای تعالی کے هیں کشتیان مستول ارٹھائے یا پال اوزائے دریا میں مانند پہاڑونکے یا علمونکے جسمیں پھرھرے هیں فقط - جس لفظکا ترجمہ کشتي هی اسیکو ستارہ بھی کہتے هیں - یہہ بیان جہاز تاریکا هی ●

۱۴ — قران مجید کے جزء ۲۳ رکوع ۵ میں هی - قسم کھاتا هون میں - اون چیزونکی جو چھپنے والیان اور دیرکرنی والیان هیں - ایسی وہ چیزین که ستارے هیں - ایسے ستارے که جہاز دینے والے هیں فقط - اس دو بیان سے صاف معلوم هوتا هی که مراد دُمدار ستارہ هی جسے هند کے عوام جہاڑو تارا کہتے هیں - که وہ ستارے بھی سیارہ اولی هیں - جیسے زحل و غیرہ - اور آفتاب کی روشنی سے روشن هیں - اور اونکے مدار اتنے بڑے هیں که سیکڑون برس بعد ظاهر هوتے هیں - چونکه تھوڑے دن ظاهر رهتے هیں - اور بہت جلد حرکت کرتے هیں - اور جلد غائب هوجاتے هیں - اونکی رصد اچھي طرحسے نہیں هوسکتي - اور اس آیہ میں جو معنے ستارے کا لفظ لکھا - اوسکے معنے کشتیونکے بھی هیں - فیلسوفون نے بھی ستارونکو کشتیان لکھیں هیں بطلمیوسی هیئت والے کہتے هیں - که یہہ جہاڑو تارے حقیقت میں تارے نہیں هیں بلکه اجزاء زمینی جو اوٹھکے اوپر جاتے هیں - کرہ نار کے پاس جاکے گرمی پانے سے مشتعل هو جاتے هیں - اور فلک قمرکی حرکت کی تبیعت سے کچھہ دن حرکت کرکے بجھہ جاتے هیں - میں سمجھتا هون که ایسے دانائون نے کچھہ توجه بطرف مرایا و مناظر کے نہیں کی - دیکھو حکماء فرنگ کا قول قران مجید سے کیسا ملتا هی ●

۱۵ — قران مجید کے جزء ۱۷ رکوع ۳ میں اور جزء ۲۳

رکوع ۱ مین هی - وه هر ستارے اپنے مدار مین شناوری کرتے هین - یهه نے تیرتے هوین فقط - دیکهو آسمان که کهجے مدار رکهاا اور تیرنیکو تشبیه نه سمجهنا چاهئے بلکه حقیقی هی - اسواسطے که پانی دو قسم کا هی کثیف و لطیف کثیف وه پانی هی جسکو هم دیکهتے هین - لطیف وه پانی هی جسکو هم دیکهه نهین سکتے - جسکو هوا یا جو کهتے هین - مثال اوسکی جیسے پانی کا بخار که لطیف هوکے هوا کے ساتهه ملجاتا هی - لیکن کیا نسبت هی بخار کو که آگ اور دهوپ سے لطیف هوکے هوا هوا هی - اوس پانی سے که حکیم مطلق نے اوسے لطیف پیدا کیا هی یهه بخار گویا اوس لطیف پانی کا تلچهٹ هی

۱۶ - قرآن مجید کے جزء ۱۷ رکوع ۳ مین هی - کردانا هم سب چیز زنده کو پانی سے فقط - اس سے سمجها جاتا هی که مطلق پانی لطیف و کثیف دونو مراد هی اسواسطے که هوا بیشتر داخل و محیط هی - هر چیز پر به نسبت کثیف پانی کے

۱۷ - قرآن مجید کے جزء ۲۷ رکوع ۱۰ مین هی - راسته دیا دو دریا کو که ملاقی هووین آپس مین اور دونو آپس مین نهین ملتے یعنے ایک دوسرے سے ملتبس نهین هوتے فقط - اور حدیثون مین یهه مضمون بهرا هوا هی

۱۸ - قران مجید کے جزء ۲۳ رکوع ۱ مین هی - آفتاب جاری هوتا هی اپنی قرارگاه کی لئے یا اپنی قرارگاه کی طلب مین یا اوسکو استقرار هی نهین فقط - تین معنے باعتبار اختلاف قراءتونکے هین ستارونکو اور کشتی کو عربی مین جاریه کهتے هین - اور جاریه آفتاب کے نامون سے هی معنی اوسکے بهت جلد چلنی والی چیز - اس سے صاف معلوم هوتا هی که آفتاب بهت جلد چلتا هی - حکماء فرنگ نے بهت صحیح حساب سے دریافت کیا هی - که آفتاب کا حجم تیره لاکهه اٹهائیس هزار یا ایکتیس هزار مرتبه بڑا هی - زمین کے حجم سے - بهر اسکے حرکت اپنی کے حرکت وضعی کرتا هی پچیس دن

چهه گهنٹے سواہ دقیقہ اٹھہ ثانیہ میں۔ اگر افتاب سے روشنی اوسکی مراد هو تو بهی درست هی - افتاب کی دوری زمین سے پچانوے ملیان ایک سي تہتر هزار ایک سی ستائیس میل انگریزی هی - اوسکي رقم یہہ هی ۲۷ ا ۷۳ ا ۹۵ اوراوسکي روشنی اٹهہ دقیقہ تیرہ ثانیہ میں زمین تک پہنچتي هی - اور وہ روشنی گویا جیسے پانی جاري هوتا هی - نہ یہہ کہ پرانی هیئت والے کہتے هین کہ ایک برس مین زمین کے دور گهومتا هي *

۱۹ — قران مجید مین کئی جگہہ زمین کو مہاد فرمایا هی - یعنی گہوارہ جسے هنڈولا کہتے هین *

۲۰ — اور جزء ۲۰ رکوع ۳ مین هی - اور دیکہتا هی تو اي دیکہنے والے پہاڑونکی تئین جانتا هی تو اونکو ساکن - اور حال یہہ هی - کہ وہ پہاڑ چلتے اور گذرتے هین - چلنے اور گذرنے بادل کے سرعت مین صعنت کیا خدا نے - صنعت ایسا اللہ - کہ مضبوط و محکم بنایا هر چیز کو - بالتحقیق کہ وہ دانا هی - اوس چیز سے جو تم کرتے هو - یا وے کرتے هین فقط - کرتے هو یا کرتے هین باعتبار اختلاف قراءت کے هی - جانا چاهئے - کہ زمین کا اطلاق جیسے دشت پر آتا هی - پہاڑ کو بهي زمین کہتے هین اور پہاڑ - دور سے خوب معلوم هوتا هی اور مانند بادل کے دیکہائي دیتا هی - برخلاف دشت کے کہ ناظر کے مقابل مین کم هوتا هی ان وجہون سے مطلق زمین نہین فرمایا - کہ ناظر زیادہ حیران هو کہ جب پہاڑ چلتا هی تو اوس سے پتہر کیون نہین گرتے یہہ صنعت چشم بندي صانع حقیقی کی هي کہ جو چیز بہت جلد چلتی هی هم اسکو ساکن جانتے هین جو چیزین بہت بڑي هین جیسے سورج و تارے هم بہت چهوٹے دیکهتے هین ایسا هی جو لوگ باطل کو حق اور حق کو باطل سمجہتے هین سب حکیم وصنّاع جمع هون ایسی صنعت چشم بندي کی دیکهلاوین

۲۱ - قران مجید کے جزء ۲۴ رکوع ۵ امین هی - پس کہا اللہ نے واسطے آسمان و زمین کے آو تم دونو از روي طاعت یا از روی کراھتکے کہا اونہونے کہ آئے ہم سب اطاعتکرنے والے فقط - آنا بے چلنے کے نہیں ہوتا - صاف دلالت کرتا ھی اوسکي حرکت پر - علاوہ اوسکے خود زمین کے معنے عربی مین حرکت کے ہین مین ایک دلیل لاتا ہون حرکت پر زمین کے کہ - مینے کسی سے نہیں سنا - ثابت ہوا ھی کہ کرہ متحرك کے دو قطب ہوتے ہین - کرہ ساکن کے قطب نہین ہوتا - اوسمین جس نقطہ کو چاہو کہو کہ قطب ھی واقع مین قطب کا اطلاق کرہ ساکن مین بے معنے ھی - اور زمین کے دو قطب معین و مشخص ہین - خداوند تعالی نے اوسکي شناخت کے واسطے سنگ مقناطیس مین خاصیت بخشي ھی - کہ جب اوس سے قطب نما بنا - اوسکا مونہہ قطب ھی کی طرف رہتا ھي - بالضرور جب اوسکو قطب کے پاس لیجا اوسکي خاصیت جاتي رہتي ھی - جیسے ہم قبلہ کي طرف توجہ کرتے ہین - جب وہان پہنچے جدھر چاہو توجہ کرو - زمین کی حرکت کا ذکر حدیث مین آویگا *

۲۲ - قران مجید کے جزء ۲۷ رکوع ۱۹ مین ھی - ہرا ینہ بالتحقیق بھیجا ہمنے اپنے پیغمبرونکو ساتھہ بینات کے - اور نازل کیا ہمنے اونکے ساتھہ کتاب و ترازو کو - تاکہ لوگ قائم رہین بعدالت فقط - جاہل دو پلڑے خراب ایک ڈنڈی خراب سی - اوسی کو ترازو سمجھتے ہین - حکماء فرنگ چاندی اور سونے تولکے بتادیتے ہین - کہ اسمین کتنا خالص کتنا کھاد ھی - ہوا کو اور گرمیکو تولتے ہین - چاند و سورج وغیرہ کو تول ڈالا ھی - اور ترازوئین معنوي علاوہ اوسکے ہین اوسمین ایکعدالت ھی *

۲۳ — قران مجید کے جزء ۱۷ رکوع ۳ مین ھی - بالتحقیق سب آسمان و زمین تھے وہ دونو ملے - پس جدا کیا ہمنے اون دونو کو فقط - صاف دلالت کرتا ھی - کہ زمین پانی سے پیدا ہوئی *

٢٤ - قران مجید کے جزء ٢٣ رکوع ١ میں ہی - منزہ ہی وہ خدا کہ پیدا کیا جوڑونکو سبکو - اوس چیز سے کہ زمین اگاتی ہی - اور اونکی ذاتونسے اور اوس چیز سے - کہ نہین جانتے ہین لوگ فقط - ہم لوگ کبوتر اور کبوتری کو خوب پہچانتے ہین - حکماء فرنگ قطع نظر جانورونکے نرومادہ کی شناختکے - نباتاتکے نرومادہ کو پہچانا ہی - اور ہر روز اوسکا درس - طبی مدرسونمین ہوتا ہی - مینے آجتک نباتاتکے فنمین کوئی کتاب نہین دیکھی - تو اب اس آیہ سے سمجھا چاہئے کہ ہر چیزونمین نرومادہ ہی - اسی جہتسے عربیمین مذکرومونث سماعی ہی *

قران مین ریاضی وطبیعی کا علم بھرا ہوا ہی - ہر ہر لفظ مین اوسکے غور کرنے سے کیا کیا معنے نکلتے ہین - اس قرآن نے سب فیلسوفون کے فلسفے کو باطل کردیا - اور سب حکمت طبیعی کو کہ سابق تھی نیست و نابود کردیا - حکماء فرنگ کی حکمتین سب اس قران سے ملتی ہین *

تسری فصل

حکماء آل محمد کے طریقے تعلیم کے بھی - مانند انبیاکے ہین - اور حکماء آل محمد سے مراد بارہ امام ہین - اور اونکے اصحاب اولوا لالباب *

١ - حدیث ایک شخص نے ہمارے پانچوین امام سے پوچھا - کہ کیا سبب ہی رکود آفتاب کا - یعنے دوپہر کو درنگ کرنا - انہون نے فرمایا - کیا چھوٹا ہی جثہ تیرا اور کیا مشکل ہی مسئلہ تیرا - بالتحقیق تو ہر آئینہ سزاور ہی جواب کے - بالتحقیق آفتاب جب طلوع کرتا ہی کھینچتے ہین اوسکو ستر ہزار فرشتہ - بعد اسکے کہ ہر ہر شعاع کو اوسکے پانچ پانچ ہزار فرشتہ پکڑے ہوئے ہین - بعض کھینچتے ہین بعض دفع کرتے ہین - یہان تک جب پہنچتا ہی جو مین یعنے اوپر اوٹھتا ہی - اور گذرتا ہی حلقہ کے تئین تب اولٹتا ہی اوسکو نور کا فرشتہ - جو مونہہ اوسکا زمین کے مقابل ہی آسمان کی

طرف هوجاتا هی اور شعاع اوسکي پهنچتي هی حد عرش تک - پس اوسوقت سب فرشتے پکار کے تسبیح و تقدیس کرتے هین تا آخر حدیث - پہلے جانا چاهئے که جیسے جرم آفتاب کو آفتاب کہتے هین اوسی طرح اوسکي شعاع کو بهي آفتاب کہتے هین - اور شاید یهه محاوره سب زبانونمین هو - اور زمین ظلماني هی اوسکي روشني آفتاب سے هی - دور سے جیسے هم اور ستارونکو دیکهتے هین ویسي معلوم هوگي - اور آفتاب برابر چارون طرف روشني دیتا هی اور اوسکي روشني ذاتي هی - پس اب جانو که اگر امام فرماتے که بسبب حرکت زمین کے آفتاب کا درنگ کرنا معلوم هوتا هی - تو سایل کبهي نه سمجهتا - اسواسطےکه بادی النظرمین - ایسا معلوم هوتا هی که زمین ساکن هی - ستارے سب حرکت کرتے هین - اور طلوع و غروب کرتے هین - اس سبب سے فرمایا که جب اوسکو نور کا فرشته اولتتا هی اوسکي روشني حد عرش تک جاتي هی - یعنے جب زمین اول طلوع سے - ربع دور طي کرتی هي - آفتاب دائره نصف النهار پر معلوم هوتا هی - اور عرش کے معنے چهت کے هین - اور خیمه کے - تو اوسوقت زمین کي روشني همارے اوپر جاتي هی - وهائسے مانند اور ستارونکے نظر آتي هي - اور واسطے فهم سایل کے دائره نصف النهار کو حلقه سے تعبیر فرمایا - و اگر نه آفتاب برابر چارون طرف روشني دیتا هی - اولتنے سے کچهه علاقه نهین اور چونکه ستارے کسي چیز مین جڑے نهئن هین اگر کوئي روکنے والا نهو - تو آپسمین ٹکرائینگے - فرمایا بعض فرشته اوسکے جانب یعنےکهینچنیوالے -

اور بعض فرشتہ دفع کرنے والے ھین - اور اس جذب و دفع کي قوت سے برابر حرکت ایک طور پر ھی - اور اگرچہ سایل نے فقط سوال کیا تھا آفتاب کے درنگ کرنے سے دو پہر کو - مگر امام نے اوسکا بیان اول طلوع سے کیا - اور مناظر کي دلیلونکي طرف اشارہ فرمایا - یعنے جو قوسین مقابل مین دیکھنے والے کے ھوتین ھین - بڑي معلوم ھوتین ھین - جون جون بائین یا دھنے یا اوپر ناظر کے ھوتین ھین - اگرچہ سب قوسین برابر ھین چھوٹي معلوم ھوتین ھین - اوسی کی طرف جذب و دفع کا اشارہ فرمایا - اگر بالتصریح ھیئت جدید کے مسائل کو اور ھندسی مسایل کو فرماتے تو سایل نفہمیدہ چلاجاتا - اسواسطے وہ سب چھوڑ کے - واقعي دلیل کو - جو سائل کو مبدء و معاد سے نزدیک کرے فرمایا - اسی طرحسے مشہور ھی - کہ افلاطون الهي کے عہد مین وبا ھوئی لوگون نے ایک بني اسرائیل کے نبي سے عرض کیا - اوس نبي نے فرمایا - کہ اپنے مذبح کو کہ مکعّب ھی - تضعیف کرو - اونھون نےاوس مذبح کے پہلو مین - ایک مذبح اور بنایا - و با موقوف نہوئي افلاطونسے کہا - اوسنے فرمایا - تم لوگ جو ھندسہ سے نفرت رکھتے ھو اوس نبی نے تمھین ھدایت کي ھندسہ کیطرف - تمنے جو بنایا ھی وہ تضعیف مکعّب مذبح سابق نہین ھی *

۲ — حدیث مفضل بن عمر جعفی سے توحید مین - ھمارے چھٹھے امام سے مروي ھی - کہ زمین کا مہبّ شمال بلند تر ھی - اوسکے مہب جنوب سے - اگر ایسا نہوتا - تو پاني حیران رھتا زمین کے اوپر - اور لوگونکو کامونسے باز رکھتا - اور قطع کرتا طریقون اور مسلکون کو فقط - قاموس مین ھی - کہ بنابر صحیح - شمال اوس ھوا کو کہتے

هین - که اوسکے بہنے کي جگہه - مابین مطالع آفتاب و بنات النعش کے هي - یا مابین مطالع آفتاب و مسقط نسرطایر کے هی فقط - مطالع آفتاب سے مطالع اعتدال مراد لینا هوگا - اور بنات النعش سے - بنات النعش صغری - اور دونو سے مدار اوسکا مراد هی چونکه ان صورتونمین کواکب متعدد هین - مراد قطب فلک البروج هی - که قطب شمالي سے تخمینا چوبیس درجه متفاوت هی - اوسکے مقابل مین اوسی طرح مہب جنوب هی - یہه که مہب شمال اونچا هی مہب جنوب سے - معنے اوسکے یہه هین - که حرکت سالیانه مین اوسی طرح - اوسکا قطب فلک البروج شمالی اونچا رهتا هی - اوسکے قطب شمالی حرکت یومیه سے جسے قطب عالم بهی کہتے هین - که اوسی کے محاذي هی - اور حرکت یومیه و حرکت سنویه کے سبب سمندر کا پانی اپنی جگہه سے تجاوز نہین کرتا - اور اپنی هی جگہه مین رهتا هی - ایک لوتے مین پانی یا آتا وغیره بهرکے اولٹو - البته جو اوس لوتے مین هی گرجائیگا - لیکن اگر اوسکو جلد جلد گهماؤ کچهه بهي اوسمین سے نگریگا - اور اس حدیث سے - کرویت زمین بهی نکلتی هی - اگر کہو که جذب و میل کي تاثیر سے هی - که کوئي چیز زمین سے جدا نہین هوتی - مسلم هی - لیکن وه تاثیر پانی کے پهیلنے سے متعلق نہین - اگر کہو که مہب شمال مین - بہت اونچے اونچے پہاڑ واقع هین وه مانع هین پانی کے پهیلنے کو - بہت دور هی اسواسطے که پہاڑ کہین خط استوا مین - کہین اوس سے نزدیک کہین تفاوت سے واقع هین - دریا مین بهی پہاڑ هین - دیکهو نقشون کو اور پہاڑ سے تو خود پانی رستا هي - بڑي بڑی ندیان اوس سے نکلتین

هین - حرکت سے قوت نامیہ زیادہ هوتي هي - حرارت پیدا هوتي هي - سب چیزین زور پکرتیان هین - آرام پاتیان هین - جب لرکے روتے هین گهوارہ اونکا هلا دیتے هین - یا گود مین اونکو هلاتے هین - تب هو جاتے هین *

٣ — اوسي حدیث مین کئی ورق کے بعد هی - آدمیون کو دي گئي هی - صنعت پیتل کی تانبے سے - اور شیشہ رمل سے - اور چاندي رصاص سے - یعنے رانگے یا سیسے سے - اور سونا چاندی سے - اور مانند اسکے - جس مین کچهہ ضرر نہین هي کسی کا فقط - اگر مین نسنا هوتا کلکتہ مین کہ چاندی سے سونا نکلتا هی - سو بهري چاندی سے تین آنہ بهري - قیمتي تین روپئے کا - کہ بعد خرچ کے ڈیڑہ روپیہ فایدہ هوتا هي - تو هرگز مین اس حدیث کو نہ سمجهتا - اور بهي مین نے سناتها - کہ بیس هزار بهري سیسے سے کي آنہ بهري یا روپیہ بهری سونا نکلتا هي - خرچ بہت پڑتا هي - لیکن مین نے نہین سنا - کہ سیسے اور رانگے سے اب تک کسی نے چاندی نکالی هو - دور نہین کہ حکماء فرنگ اوس سے چاندي نکالین - بعد اس جملے کے - امي *

٤ — حدیث مین هي - کہ جسنے مبالغہ کیا هی - داخل هونے معدنون مین - پهنچا هي - ایک برے صحرا مین - کہ جاری هوتا هی - گذرنیوالا ساتهہ بہت پاني کے - کہ عمق اوسکا جانا نہین جاتا اور کوئی تدبیر اوسکے پار هونے کے نہین - اور اوس کے پیچهے سے - کئي منزل هین پہارون کی چاندي سے فقط - جن لوگون نے معدنون مین کام نہین کیا - یا بہت نیچے نہین گئے - اس قول کو باطل

سمجهینگی - لیکن جغرافیاے طبیعی مین - اور علم معادن مین ثابت هی - سمجهانے کے واسطے اتنا کافي هي - که یهه بڑي ندیان کهان سے نکلتین هین - اور اپنے ساتهه چاندي سونےکی ریت کهان سے لاتي هین - لوگون نے سنا هی - که سمندر کے نیچے میٹهے پانی کا چشمه هی - که باسن کا مونهه بند کرکے ڈوب کے اوس پانی کو لاتے هین - اور زمین مخزن خدائي هی - هرچیز اوسمین موفور هي *

چوتهی فصل

حکیم علیم تعالی شانه - چونکه علم کو دوست رکهتا هی - اوسکي عنایت ازلي مقتضی هوئي - که اگر لوگ انبیا اور اونکے اوصیا کو نپاوین - اور اونکا کلام بهی دستیاب نهو - تو رجوع کرین عربی زبان کی طرف - که بول چال مین هی - مانند اور زبانون کے جو مفقود هوگئین هین - مفقود نهین هی - فکر کرین اوس مین - علمون کے الفاظ جو هدایت کرین علمون کي طرف - اوس مین درج پاوینگے - *

ا — مین نے پانچوین مقدمه مین بیان کیا هی - که تین زبانین اصلی الهام سے پهلے آدم کو ملین - سواے عربی کے اون باقي دونون زبان مین علم مبطون نهین - سب علمون کے پهلے زبان هي - جب عربی حروف کے مخرجون کو دریافت کروگے - که اوس نے اون دونو زبان کے مخرجون کو بتلایا هي - اس مین حروف حلقیه و شفیه و وسطیه تینون هین - اور بعض حروف وسطیه منحرفه بهي هین - ان مخرجون کی جامعیت کي طرف کوئی آپ سے جاسکتا هي - اوس کا بیان کچهه تهوڑاسا اس باب کے پهلی فصل مین - میقے کیا هی - اس زبان مین اٹهائیس حرف هین - پندره پر نشانی

کے واسطے کہ اوس کا بیان میننے دلایل عرشیہ مین کیا ہی - نقطہ دیا جاتا هي - اونکو معجمہ کہتے ہین یعنے گونگے حرف - یعنے اونکو جو آپس مین ملاو - بے تائید بے نقطہ کے - تو الفاظ معنی دار کم نکلینگے - بر خلاف بے نقطون کے - کہ بہت الفاظ معنے دارون سے نکلتے ہین - اور اس سے قصاید و کتاب و خطوط لکھے گئے ہین - اور ایسی حرف کل تیرہ ہین - اور صنعت قلب کی رعایت سے کیا ہی خوبی اوس مین ہی - یہہ سب اوسمین موجود ہی *

۲ — مین نے پہلی فصل مین بیان کیا هی - کہ یے چوتھے مرتبہ ہزار کے - اگر چاہین بے حد عدد کي تعبیر کرین نکرسکینگے - اس اتھائیس حرف مین چارون مرتبہ عدد کے درج ہین - اس طرح سے کہ نو حرف اکائی کے واسطے - نو حرف دھائی کے واسطے - نو حرف سیکڑے کے واسطے - ایک حرف ہزار کے واسطے - بعد جتنی تعبیر چاہین - ہزار کے تکرار سے کرتے جاوین - پایان نہین ہی - کوئي کہہ سکتا هي - کہ حروف یہہ بعد عدد کے بنے ہین *

۳ — نو کسرونکے واسطے کسي زبان مین الفاظ مخصوص نہین ہین - سواے عربي کے - امي سے دائرہ کو قسمت کرنا تین سی ساتھہ پر هي - اس لیئے کہ یہہ اقل عدد ہی - جس سے سواے ساتوین حصے کے آتھہ کسرین صحیح نکلتین ہین - اوس سے حساب اسان ہوتا ہی - دائرہ کے قطر کو ایک سے بیس پر قسمت کیا ہی کہ اوس سے سواے ساتوین اور نوین حصے کے - سات کسرین پوري نکلتین ہین - اور یہہ تقسمین جب سے عربي زبان ہی ہی - کہ اوس مین نو کسرون کے الفاظ ہین - اب حکماء فرانس نے

دایرہ کو چار سی پر تقسیم کیا ھی - لیکن مین نے سنا کہ اور ملک
کے حکیمون نے اس قسمت کو مقبول نہین فرمایا - اس تقسیم
کي حکمت قابل غور و فکر ھی - کہ قطر دائرہ کو ثلث دائرہ
کا لیا ھی - بارجودیکہ خط مستقیم و منحني مین کہ دو چیز غیر
متجانس ھین نسبت مفقود ھی - تو یہہ نسبت واسطے تقسیم دائرہ
کے مقرر ھوئي اسواسطے کہ دائیرہ کي تقسیم سواے کئي صورتون کے -
جو اصول ھندسہ مین ضمنا مذکور ھین - اور کوئي صورت نہین - مگر
جب قطرکو جتنے پر تقسیم کروگے - دائرہ بھي اوتنے پر تقسیم ھوجاویگا -
مثلا چاھتے ھین دائرہ کو تین پر تقسیم کرین - قطرکو اوسکے تین
پر تقسیم کرو چالیس ھوے - طرف قطرکو مرکز - اور اوس نقطہ
تقسیم کو محیط - ایک قوس رسم کرو - کہ پہلے دائرہ کو قطع کرے -
تو ایک قوس پیدا ھوگي - جسکا وتر چالیس درجہ ھی - ویسي
دو قوسین لینے سے - دائرہ تین پر تقسیم ھوجائیگا - اسي طرحسے جتنے
تقسیم چاھو کرو - خطوط و زاویہ کے نشان سب زبانونمین جسمین
ھندسہ ھی - حروف ھجائیہ سے دیتے ھین - اور یہہ خاصہ عربي
ھی - کہ اوس زبانمین سواے حرفونکے - اور کچھہ نشان نہین - دیکھو
فن جبر و مقابلہ کو - اور حساب بھي حرفون اور لفظونمین ھی -
اور اعداد اون حرفونمین - ایسے ملے جلے ھین - جیسے جسم طبیعی -
و جسم تعلیمی جیسے خط - و سطح - و جسم - اور اونمین شکلین - گمان
ھوتا ھی - کہ ھندسہ و حساب کا علم عربي ھی سے لوگونکو پہنچا
ھی - دیکھو صنعت قلب کي رعایت کو - کہ کسطرحسے ملایم ھی -
جیسے ھندسہ مین نسبتین ملایم ھین - اگر ھندسہ نہوتا تو یہہ ملایمت

کہانسے آتی - کہتے ہین - کہ ہند کے ہندوئنمین ہندسہ تھا ایک علم اونمین سند ہند کا تھا - ترجمہ اوسکا آگے عربی مین ہوا ہی *

۴ ــــ آفتاب کو عربي مین شمس کہتے ہین- اوسکي جمع سماعي شموس و غیرہ ہی - چاند کو قمر کہتے ہین - اوسکی جمع سماعی اقمار و غیرہ ہی - زمین کو آرض کہتے ہین - اوسکي جمع سماعي ارضون و آرضین و غیرہ ہی- زحل و مشتری و مریخ و زہرہ و عطارد کے واسطے جمع نہین - اور جمع سماعي مخصوص عربي زبانکی ہی - اور زبانونمین صرف جمع قیاسی آتی ہی الا نادرا - اور جمع سماعی بے بتلائےہوئے اہل لغت کے جیسے سب لغت معلوم نہین ہوتي - اس سے صاف معلوم ہوتا ہی - کہ سورج اور چاند اور زمین متعدد ہین - ثوابت سب آفتاب ہین کہ چشمک مارتے ہین - ہمسے نادانونکی عقلونپر *

۵ ــــ آفتاب کے نامونسے ایک شرق ہی - مشرق جہانسے نکلتا ہی - مشرقان و مشرقین اوسکا تثنیہ ہی - اوسکيجمع مشارق ہی - دیکہو مدار راس السرطان و مدار راس الجدي کو - اور اوسکے مابین کو لغت مین بتلادیا اور ہیئت کا راستہ دکھا دیا - بعض بعض الفاظ آیات و حدیث کے ضمن بتلایا ہی- جن لوگونکو تفکر ہی - اتنا ہی کافی ہی - اگرمین حکماء فرنگ کے بعض رسالونکے ترجمہ کو ندیکھا ہوتا - تو یہہ سب آیات و حدیث وعربي سے نہ نکال سکتا -کچھہ شک نہین کہ حکماء قدیم و جدید نے - پیغمبرونکے کلام و عربي لفظونسے - استنباط کرکے حکمت درست کي ہی - ایکن بعضونکو عربي زبان پسند نہین - کہتے ہین کوے کي زبان ہی حلق کو چھیلنا پڑتا ہی- بعض مورخ کہتے ہین - اور نوسکھئے باور کرتے ہین - کہ علم جاہلونسےنکلا

جاهل لوگ حساب کے لئے رسّیونمین گرہ دیتے تھے- یا لکیر کھینچتے تھے
یہہ نہین سمجھتے کہ اونہون نے یہہ کام قصور دانش سے کیا - کہ
ہر چیز کی تعبیر نہین کرسکتے - اتنا خیال نہین کرتے کہ جاہل
جتنا شمارہ جانتے ہین کہانسے سیکھا - جاہل کسطرحسے ماخذ علوم
ہوسکتے ہین- علوم مبدء حق سے انبیا کے وسیلہ سے ظاہر و شایع ہوا -
یہہ نقل مشہور ہی - کہ حکمت آدمیون کے تین عضو پر اتری
ہی- اہل فرنگستان کے مغز مین - اہل چین کے ہاتھہ مین - عرب
کي زبان مین - لیکن اہل چین کي حکمت کو اہل فرنگ کے
ہاتھون نے باطل کردیا *

دوسرا باب

اس بیان مین کہ عربون نے یونانیونسے کتنا علمي فائدہ حاصل کیا

پہلي فصل

مینے مقدمات مین ذکر کیا ہی - کہ یونان مین جو علم پھیلا
بسبب سورستانیون و کنعانیون و مصریونکے - وہ سب عرب باندہ
سے تھے - جنکے آثار و خبر تفصیلی نہین معلوم - جو سب
فیلسوف و مہندس و غیرہ یوناني کرکے مشہور ہین - انہین ملکونکے
تھے - جو یونان کے ملک مین جابسے - اور اونکي ذریت وہان رہین
اونمین بعض تھے - کہ سفر کرکے اپنے اصلي ملکونمین آتے - اور علم
سیکھہ کے جاتے - بعضے اپنے ہي ملک مین رہے - اونہون نے یوناني
گروہ و یوناني زبان و یوناني خط بنائے و درست کئے - یوناني زبان
ولاطیني زبان اسواسطے بنائی - کہ علم ملکیونسے اور جاہلونسے چھپا

رهے - هر کسي کو علم نه سکھلانے تھے - جیسے زبان ژند و پاژند و سنسکرت بزرگي کے واسطے - که جاهلونکي نظرونمین بزرگ معلوم هو بنائي - ژند پا ژند کي زبانمین - جاما سب که بڑا حکیم تھا کتنے الفاظ اوسکے دریافت نکرسکا - اور وه زبان نہین هی مگر فارسی تفخیم کي هوئي - اور سنوارنیوالا اوس زبانکا زردشت تھا - جیسے سنسکرت زبانمین بید - که هندو لوگ کہتے هین - که کلام آسماني وه هی که آدمی کي زبان نهو - اور کسي شہر مین اوس زبان مین بول چال نکرین - اورره زبان فرشتونکي هي - کوئی قوم اوسمین بات نہین کرتی - اگرچه هم مسلمان بھي کہتے هین - که عربي زبان فرشتونکي - اور بہشتیونکی هی - ارر پیغمبرون پر جتنی وحی هوتی تھي - اوسی زبان مین هوتي تھي - وه پیغمبر اپني قوم کی زبان مین پہنچاتا تھا - مگر وه زبان بنی آدم کی بھی زبان هی - هندوون نے اپنی بزرگي بڑھانے کے واسطے - اور جاهلون سے علمون کے چھپانے کے واسطے کیا خوب تدبیر کی - اور فارسي زبان کو ایک نیالباس پہنا کے ظاهر کیا که یهه زبان فرشتون کي هی - جیسے ژند پاژند کی زبان - یهی احوال سمجھه لو یونانی ولاطینی زبان کا - جن لوگون نے بنایا - اور اوسمین کتابین لکھین جب وه لوگ گئے وه زبان بھي اونکے ساتھه گئی - اب صرف کتابون مین هی اب یونان مین اور اوسکے آس پاس کے ملکون مین - جیسے جنوه اور سرسیل اور لکان و غیره هین - عربي شکسته جاري هی - جیسے اردو زبان که ملی جلي هی - خصوصا هندي کلکته کی - اور اونکے بعض شہرون مین عربی فصیح بھی بولتے هین - یهه گمان کرنا نچاهئے - که مسلمانون کی سلطنت کے

سبب جو وهان هوئی - زبان بدل گئی - ایسا نهین هی - مسلمانون نے کب عربی زبان سکھلا نے کے واسطے وهان مدرسے بنایئے - اور کب وهان زبان پڑهائی - بلکه وه زبان آگے سے اون مین هی - البته کچهه کچهه اور زبانون کے الفاظ بهی اسمین مخلوط هوئے هین - اور عرب مسلمان کی سلطنت وهان بهت نهین رهی که ایسا هوتا *

دوسری فصل

سبب داخل هونا فلسفه و غیره کا مسلمانون مین - مینے آٹهوین مقدمه مین بیان کیا هی - که رمیون نے حضرت عیسی علیه السلام کے اصحاب معالی القاب - اور اونکے اچهے اچهے پیروون کو اور پیغمبرونکو جو اونکے بعد هوئے جو که حَمَلَهٔ علوم تهے شهید کیا - یونانیون کے ملک کو لیا - اونکو بهی تمام کیا - گویا سچ مچ - علم و عالمون کے دشمن تهے اونکو سوا ے لڑائی اور بت پرستی کے کچهه نه سوجهتا تها - جب قسطنطین پادشاه - بدین عیسائی مشرف هوا - اوسکے بعد اوسکا بیٹا جولیانوس پادشاه هوا - اوسنے تامسطیوس کو جو مفسر کتب ارسطا طالیس تها - اپنا وزیر کیا - اوسوقت حکمت کو کچهه رونق هوئی - جب جولیانوس فارسیون کی لڑائی مین مارا گیا - پهر بدستور حکمت کے دشمن هوئے - کچهه حکمت کی کتابون کو جلایا - کچهه کتابون کو بند کرکے رکها - اور مذهبی تکرار هی مین اوقات کاٹی - ایک دوسرے کو کافر کها مارا نکالا یهی کام کرتے تهے - مگر اون مین جو اهل علم تهے بهاگ کے صحراؤن مین پهاڑون پر گوشه کنارون مین آزادانه رهتے تهے - اور علم کی حفاظت کرتے - اونهین کو راهب کهتے تهے - اون مین بعض سلاطین بهی اهل علم و حکمت

گذرے هین - لیکن جاهلون کے مغلوب تھے - غرض خاتم پیغمبران پیغمبر
آخر الزمان کے مبعوث هونے کے قبل سب ملکون مین کیا فارس کیا
روم مین جہالت کی تاریکی چھاگئی تھی - ویسا هی برخلاف اوسکے
جب وہ حضرت مبعوث هوئے - سارا جہان علم کے نور سے روشن هوگیا یهود
کے حبرون نے - راهبون نے - بعض عیسائی پادشاهون نے - صابیون نے
بعض فارسیون نے - بت پرستون نے - بطیب خاطر حضرت کے دین
کو قبول فرمایا - علوم سیکھے - جو کوئی ایک دفعه بهی حضرت کی
خدمت مین مشرف هوا اپنے حوصله سے بڑھکے علم حاصل کیا - اور
آن حضرت علوم اولین و آخرین کو - همارے پہلے امام کو سونپ
کے دنیا سے تشریف لے گئے - پہلے امام سے بهی بہت علم ظاهر هوئے -
هر کسی کی مشکلون کو حل فرماتے تھے - اون سے بهی بہت احبار
و رهبان - وغیرہ نے علم پایا - اور مسلمان هوئے - اونکے دشمنون نے
جب اونکو شهید کیا - تب تو امراء جہل و جور کا ایسا تسلط مسلمانون
پر هوا که بنی اسرائیل و رومیون سے بهی بڑہ نکلے - اور حکماء آل محمد
کو چن چن کے شهید کئے - پیغمبر آخر الزمان کی ذریت کو بیطرح قتل
کیا - دیوارون مین جیتا چنوا چنوا دیا - یہان تک که همارے بارهوین
امام - جیسے حضرت عیسی علیه السلام - لوگونکی نظرون سے چھپ
گئے - پھر جب عنایت ازلی هوگی - وہ دونو بزرگ ظاهر هونگے - اور
عالم کو علم کے نور سے روشن کر دینگے - اون ظالمون نے حکماء آل محمد
کی جگہه جس تس کو پایا - عالم کے نام سے کھڑا کیا - چونکه اونکے
پاس علم نتھا - شکونکے دریا مین ڈوبے - اون ظالمونکی خواهش کے
موافق واهی تباهی بکنے لگے - سب چیزون مین اختلاف کرنے لگے -

یہان تک کہ اگر کوئی چاھے - ایک مسئلہ ٹھیک اونکی کتابون سے نکالے ممکن نہین - اور ھر دھنئے جولاھی کو صاحب کشف و کرامت و پیر و مرشد کہکے مشہور کیا - لوگ مارے ڈرکے حکماء حق کے پاس نجاتے تھے - پھر بھی ڈرتے ڈرتے جوگئے - بہت علوم حقہ حاصل کئے - اونہین امراء جور و جہل نے - اون کتابون کو نیست و نابود کردیا - جواب بچ رھین ھین بہت علوم حقہ اوس مین بھرے ھین - بہ سبب موجود نہونے اسباب وخریدارون کے طلبہ اون علمون کی طرف متوجہ نہین ھوتے - چونکہ وہ امراء جہل وجور اپنی تئین پیغمبر آخر الزمان کا خلیفہ کہلواتے تھے - اور نائب کا علم چاھئے مانند منوب کے ھو - لوگ مسایل پوچھتے - تو واھی تباھی جواب دیتے - اور حکماء آل محمد کے دشمن تھے - جب درماندہ ھوتے - تو حدیثین بنواتے اور بناتے - کہ پیغمبرنے فرمایا ھي - لوگ پیغمبر کا نام سنکے چپ ھوجاتے - لیکن جانتے کہ بےاصل ھین - اس واسطے کہ جاھل کا کلام پیغمبرون کے کلام سے کب مشابہ ھی - اور لڑائیان ھوتین - اسی سبب سے یہود وعیسائی - وصابئون - ودھریون سے - مدد چاھی - اور فلسفہ و حکمت کے جویا ھوئے - اور اوسکو مسلمانون مین داخل اور اونکو اوسکا شوق دلایا *

تیسري فصل

پہلے سبکے جسنے فلسفی کتابین دیکھین - اور نقل کروائین - اھل اسلام مین - ابو ھاشم خالد بن یزید بن معاویہ بن ابوسفیان تھا - مرگیا وہ سنہ ٨٥ ھجري مین - اوسکو حکیم آل مروان کہتے تھے - اوسکو کیمیا کی صنعت کا شوق ھوا - تب بلوایا اوسنے ایک جماعت

فیلسوفون کو - اور حکم کیا اونکو کہ صنعت کیمیاکی کتابونکو یونانی سے عربی مین ترجمہ کرین - اون مترجمون مین - پہلا اصطفان بن باسیل تھا کہ صنعت کمیاکی کتابون کو و طب و غیرہ کتابونکو ترجمہ کیا - اور یہي سب سے پہلے کا ترجمہ هي - اهل اسلام مین - خالد کا اوستاد مریانس راهب تھا - کہتے هین - کہ مریانس راهب نے - ایک مثقال اکسیر سے - ایک مایان و دو سی هزار - یعنے بارہ لاکھہ مثقال سونا بنایا - لوگ کہتے هین - کہ معاویہ اور اوس کا بیٹا یزید بھی سونا بنا تے تھے - اور جاهلون مین مشہور هی کہ همارے پہلے امام سے معاویہ نے سونا بنانا سیکھا - اور حضرت کی طرف بعض شعر مہمل شہرت دیتے هین - یزید کی طرف بھی ایک قصیدہ - کہ اوس مین بہت سے الفاظ مولدہ هین نسبت کرتے هین - کہ کمیا مین هی - بلکہ کتاب کلیلہ و دمنہ و مقامات حریري کو کہتے هین کہ رموز کیمیا مین هی - خالد کا شاگرد جابر بن حیان صوفي تھا - کہ اوسنے اس علم کو شہرت دي - همارے امامون نے باطل کیا هی صنعت کیمیا کو دلیلون سے - حاصل و خلاصہ بعض دلیلون کا یہہ هی - کہ سب بني آدم بادشاہ سے لے گدا تک محتاج چاندي سونے کے هین اگر یہہ صنعت ممکن هوتی - اور ظاهر هوتی - اوس سے نظام عالم کا درهم برهم هوتا - کوئی اپنی اولاد کے واسطے ذخیرہ نہ کرتا پادشاہ وگدا سب برابر هوجاتے - خون ریزیونسے بنی آدم تمام هوجاتے - اور چاندی سونے کو جو صانع تعالی و الہ حق نے - زمین مین ذخیرہ کیا هی عبث هوتا - کوئي چیز بے تخم کے پیدا نہین هوتی - اور هر چیز کے تخم کو صانع تعالی نے پیدا کیا هی - آدمی زاد کو قابل صنعت کے پیدا

کیا - هی که اوس سے هر طرح کي چیزین بناوین - گیهون سے چانول نهین بن سکتا - بعض درخت باغی کرنے سے - آدمی کی طبیعت کے موافق اوسکا پهل هوتا هی - اور بعض کو که اون مین کچهه مجانست هو پیوند کرنے سے بین بین اوسکا پهل هوگا فقط - غرض کیمیا کے فن مین - بعد اوسکے بهت سي کتابین لکهي گئین اور جاهلون نے اوسکا بڑا جال پهیلایا - بهتون کو اوس جال مین پهنسایا - مینے بهتون کو دیکها هی - که حروف هجائیه تک نهین پهچانتے - محض کندۂ ناتراش اس علم کا دعوی - اور لوگون کو فریب دیتے پهرتے هین *

ابوبکر محمد بن ذکریا رازي مرگیا سنه ۳۱۱ یا سنه ۳۲۰ هجري مین - بڑے نامی حکیمون اور طبیبون مین تها - چهوٹي بڑي ایک سی بارہ کتابین اوس سے هین - منجمله اونکے - کتاب حاوي هی تیس جلدون مین طب مین - مانند اوسکے کتاب جامع و کتاب اقطاب هی اور بارہ کتابین هین اوس سے فن کیمیا مین - آخر عمر مین وہ اندہ هوگیا تها - سبب اوسکا یهہ تها که اوسنے - ایک کتاب کیمیا کے فن مین لکهی - واسطے ابي صالح منصور بن نوح بن نصر بن اسمعیل بن احمد بن اسد بن سامان کے - که پادشاہ سامانیه کا تها - بغداد سے لے گیا - اور اوس پادشاہ کو نظر دیا - پادشاہ بهت خوش هوا - اوسے ایک هزار اشرفي انعام کیا - بعد اوسکے فرمایا که جو تونے اس کتاب مین لکها هی - اوسے یهان بناو - حکیم مذکور نے عذر کیا - موجود نرهنے اسباب کا - پادشاہ نے فرمایا سب اسباب و دوائین جو درکار هونگین - مین مهیا کر دونگا - اوس حکیم کا عجز عمل مین پادشاہ پر ظاهر هوگیا تب پادشاہ فرمایا که کیا بري بات هی - که حکیم هوکے حکمت کی

کتاب میں لوگوں کو فریب دینے کے لئے جھوٹھ لکھے - اور فرمایا ہمنے بدلا دیا تیری زحمت کا - کہ بغداد سے یہان تک آیا - لیکن تجھکو سزا دینی ہوگی - اس جھوٹھ کے واسطے - پس ایک تازیانہ اوسکے سر پر مارا - اسکا صدمہ - اوسکی آنکھونکو پہنچا - بعد اوسکے اوسے بغداد میں پہنچوا دیا - اوس صدمہ سے انکھون میں پانی اوترا - اور قدح نہیں کروایا - اندھا ہوگیا فقط - مینے طول دیا - اسواسطے - کہ اسکے واسطے - ایک عالم گمراہ ہو رہا ہی یہان تک نوبت پہنچی - کہ مین نے دیکھا هی - بعض کندہ ناتراش آئے جاهلون کے محلے مین اوترے - اون سے کہا - نقد و زیور جو ہو لاؤ - ہم دونا کردینگے - رنڈیون نے سب گہنے اوتار دیئے - وہ لے کے کافور ہوگئے - بعد خالد کے - بنی امیہ کو ترجمہ کروا نے کا شوق نہوا - بعد اونکے دور ہوا بنی عباس کا - اون کے عہد مین - بہت چرچا یونان کے علم و کتابون کا ہوا - اور بہت کتابین ترجمہ کے نام سے مشہور ہوین - سنہ ۱۳۲ سے لیکے سنہ ۶۵۶ ہجری تک خلافت خلفاء بنی عباس کی رہی - یان سی چوبیس برس کے عرصہ مین سینتیس آدمیون نے خلافت کی - سبکا آخر مستعصم باللہ ابو احمد عبد اللہ بن مستنصر باللہ تہا - کہ ہلاکو خان نے اوسے مروا ڈالا - سبکے پہلے ابوالعباس عبد اللہ سفاح - کہ پہلا خلیفہ تہا خلفاء بنی عباس سے - اور چھوٹا بہائی تہا خلیفہ منصور دوانیقی کا - خلافت کی اوسنے سنہ ۱۳۲ ہجری سے لیکے سنہ ۱۳۶ ہجری تک بعد اوسکے اوسکا بڑا بہائی - ابو جعفر عبد اللہ منصور دوانیقی خلیفہ ہوا - اوسنے خلافت کی سنہ ۱۳۶ سے لیکے سنہ ۱۵۸ ہجری تک ان دونو کے عہد مین

بہت سي کتابين ترجمه هوين اور ترجمه کے نام سے مشہور هوين ۔
بعد اوسکے ابو عبد الله محمد مهدي بن منصور خليفه هوا ۔ خلافت
اوسکي سنه ۱۵۸ سے ليکے سنه ۱۶۹ هجري تک تهي ۔ اوسنے حکم کيا
جدل کے فن مين کتابون کے لکهنے کا ۔ بعد اوسکے هادي خليفه هوا تخمينا
ايک برس رها ۔ بعد اوسکے ابو جعفر هارون الرشيد خليفه هوا ۔ خلافت
کي اوسنے سنه ۱۷۰ سے ليکے سنه ۱۹۳ هجري تک ۔ اوسکے عهد مين
بهي بہت ترجمه هوئے ۔ بعد اوسکے اوسکا بيٹا ۔ امين خليفه هوا ۔
اوسنے اپني اوقات لهوولعب مين کاٹي ۔ بعد اوسکے ابو العباس عبد الله
مامون الرشيد خليفه هوا ۔ اوسنے خلافت کي سنه ۱۹۸ سے ليکے سنه ۲۱۸
هجري تک ۔ اوسکے وقت مين بہت ترجمه هوئے ۔ کہتے هين منصور
دوانقي نے روم کے پادشاه سے کتابين طلب کين ۔ روم کے پادشاه نے کتاب
اقليدس اور بعض کتابين طبيعيات کي بهيج دين ۔ بعد اسکے مامون
نے آدمي بهيجے روم کے پادشاه کے پاس ۔ اور کتابين قديمي مانگين ۔
پهلے روم کے پادشاه نے انکار کيا ۔ بعد اوسکے صلاح ٹهري که بهيج دينا
چاهئے ۔ که اس سے مسلمانون کے دين مين خلل پڑے ۔ اور کہتے
هين مامون کو بہت کتابين جزيرۂ قبرس سے ملين ۔ مامون کے بعد
خلافت کي معتصم بالله ابو اسحق محمد بن الرشيد سنه ۲۱۸ سے
ليکے سنه ۲۲۷ هجري تک ۔ بعد اوسکے اوسکے بيٹے واثق بالله هارون
ابو جعفر يا ابو القاسم نے خلافت کي سنه ۲۲۷ سے ليکے سنه ۲۳۲ هجري
تک ۔ بعد اوسکے اوسکے بهائي متوکل علی الله جعفر ابو الفضل نے
خلافت کي سنه ۲۳۲ سے ليکے سنه ۲۴۷ هجري تک ۔ بعد اوسکے اوسکے
بيٹے منتصر بالله محمد ابو جعفر نے خلافت کی سنه ۲۴۷ هجري

کے اوایل تک کل چھہ مہینے خلافت کی - بعد اوسکے مستعین باللہ
ابو العباس احمد بن معتصم نے خلافت کی سنہ ۲۴۸ سے لیکے سنہ ۲۵۲
ہجری تک - بعد اوسکے معتز باللہ ابوعبد اللہ محمد یازبیر بن متوکل
نے خلافت کی سنہ ۲۵۲ سے لیکے سنہ ۲۵۵ ہجری تک بعد اوسکے مہتدی
باللہ محمد ابو اسحق یا ابو عبد اللہ بن واثق نے خلافت کی سنہ ۲۵۵
سے لیکے سنہ ۲۵۶ ہجری تک - بعد اوسکے معتمد علی اللہ احمد ابو
العباس یا ابو جعفر بن متوکل نے خلافت کی سنہ ۲۵۶ سے لیکے
سنہ ۲۷۹ ہجری تک - بعد اوسکے معتضد باللہ احمد ابو العباس بن
ولی عہد موفق طلحہ بن متوکل نے خلافت کی سنہ ۲۷۹ سے لیکے سنہ ۲۸۹
ہجری تک - بعد اوسکے مکتفی باللہ ابو محمد علی بن معتضد نے
خلافت کی سنہ ۲۸۹ سے لیکے سنہ ۲۹۵ ہجری تک - بعد اوسکے
مقتدر باللہ ابو الفضل جعفر بن معتضد نے خلافت کی سنہ ۲۹۵
سے لیکے سنہ ۳۲۰ ہجری تک - بعد اوسکے قاہر باللہ ابو منصور
محمد بن معتضد نے خلافت کی سنہ ۳۲۰ سے لیکے سنہ ۳۲۲
ہجری تک - بعد اوسکے راضی باللہ ابو العباس محمد بن مقتدر
نے خلافت کی سنہ ۳۲۹ ہجری تک - بعد اوسکے مقتفی باللہ
ابو اسحاق ابراهیم بن مقتدر نے خلافت کی سنہ ۳۳۳ ہجری تک -
بعد اوسکے مستکفی باللہ ابو القاسم عبد اللہ بن مکتفی نے خلافت کی
سنہ ۳۳۴ ہجری تک بعد اوسکے مطیع للہ ابو القاسم فضل بن مقتدر
نے خلافت کی سنہ ۳۶۳ ہجری تک - بعد اوسکے طایع للہ ابوبکر عبد
الکریم بن مطیع نے خلافت کی سنہ ۳۸۱ ہجری تک - بعد اوسکے قادر
باللہ ابو العباس احمد بن اسحق بن مقتدر نے خلافت کی سنہ ۴۲۲

هجري تک - بعد اوسکے قایم بامراللہ ابو جعفر عبداللہ بن قادر نے خلافت کي سنہ ۴٦۷ هجري تک - بعد اوسکے مقتدي بامراللہ ابو القاسم عبد اللہ بن محمد بن قايم نے خلافت کي سنہ ۴۸۷ هجري تک - بعد اوسکے مستظہر باللہ ابو العباس احمد بن مقتدي نے خلافت کی سنہ ۵۱۲ هجري تک - بعد اوسکے اور بهي خلفا هوئے جو کوئی چاهے اونکا احوال تاريخون مين ديکهہ لے يہان اتناهي کافی هی *

چوتهی فصل

کتابين جو لکهی گئين حکمت طبيعی و الهي و رياضی مين - سب يونانی و لاطينی و سريانی مين تهين - فارسی لوگ بهی کچهہ کتابين يوناني و غيرہ سے مترجم رکهتے تهے - سب کتابين عربی مين ترجمہ نہين هوين مگر شاذ و نادر - اور جو ترجمہ هوين اپنے اصلي معنے پر نہين هين - جيسا کہ ايک زبانسے دوسری زبان مين ترجمہ کرنے سے کم و زيادہ وخلاف هوتا هی هی - صاحب کتاب کشف الظنون کہتا هی - جب مين ترجمہ کرتا تها کتاب اطلس کو لاطيني سے ترکی مين مينے ايسا هی پايا - اور مينے نہين ديکها کتاب شفاسے بڑهکے اور وہ بہت کم هی بہ نسبت اوسکے جو فرنگستان مين هی - مين کہتا هون يہہ هوسکتا هی کہ سب کتابين ترجمہ نہوئي هون - مگر الهي و طبيعی و رياضي کی اکثر کتابين ترجمہ کے نام سے مشہور هوئي هين اور يہہ کہ کتابين عراق عرب و شامات مين نتهين غلط هی - روم سے اور جگهونسے کتابونکا منگوانا اور تلاش کرنا کچهہ منافی نہين هی - هملوگ بهی دور دور سے منگواتے هين واسطے زيادتي بصيرت کے - اور يہہ کہ امرانے ترجمہ کروايا يہہ بهی غلط هی - اسواسطے کہ اکثر مترجم اوسي

ملک کے رہنے والے تھے - اور سریانی و یونانی و لاطینی و عربی زبان میں کتابیں رکھتے تھے - ایک دوسری زبان سے ترجمہ کئی ہوئی - اسواسطے کہ یہہ سب کتابیں علمی ہیں - محض زبان جاننے سے ترجمہ علمی کتابونکا نہیں ہوسکتا - دونو زبانونکی علمی اصطلاحات سے بخوبی واقف ہونا چاہئیے و اگر نہیں برسون اصطلاحات کے بنانے میں کٹینگی - مترجمون نے جب دیکھا کہ امرا خواہش رکھتے ہیں - اونکے نام سے اون کتابونکو مشہور کیا - ایک ایک آدمی نے سو سو اور سو سے بھی زیادہ کتابیں لکھیں ہیں - علمی کتابونکا ترجمہ اتنا نہیں ہوسکتا - الف لیلۃ و لیلہ جو کہانی میں ہی - ابتک اوسکا ترجمہ پورا نہیں ہوا - بلکہ یہہ بھی دریافت نکرسکے کہ وہ کتاب کب لکھی گئی لب التواریخ میں ہی کہ ہارون الرشید کے وقت میں لکھی گئی - اس مورخ نے کتنی بڑی غلطی کی ہی اور حال یہہ ہی کہ اوس کتاب میں بہت سے قصے متاخر زمانے کے ہیں *

اقلیدس کے لفظ کو بعضون نے لکھا ہی - کہ یونانی ہی یونانی میں اقلی کاید کو کہتے ہیں - اور اوس علم کو زمخشری نے لکھا ہی اقلید معرب کلید ہی - میں کہتا ہون یہہ سب اشتباہ پیدا ہوا ہی دوسبب سے - ایک یہہ کہ لوگون کے دلون میں یہہ بات سمائی ہوئی ہی - کہ ہندسہ یونان سے نکلا - دوسرا یہہ کہ ایک زبان دوسری زبان سے نکلی ہوئی ہی - وہ لوگ غافل ہوئے ماخذ علم سے - اور زبانونکی اصل و حقیقت سے - قاموس میں ہی - اقلید و مقلد و مقلید و مقلاد کلید کے معنی میں ہی - اور مقالد و مقالید اونکی جمع ہی * قرآن مجید کے جزء ۲۴ رکوع ۳ اور جزء ۲۵ رکوع ۳ میں

هی - واسطے اللہ کے هی - مقالید آسمانونکي اور زمین کی - اور یہہ صاف مطلق کلید پر دلالت نہین کرتا بلکہ کلید خاص وکلید معنوی پر دلالت کرتا هي - اور بهي کلید کے معني مین قرآن مجید کے جزء ۷ رکوع ۱۳ مین - اور جزء ۱۸ رکوع ۱۴ مین اور جزء ۲۰ رکوع ۱۱ مین هی مفاتح کا لفظ جمع مفتاح کی معنی مین کلید کے - اور مقالید کے لفظ کو جمع فرمایا کہ دلالت کرے هندسہ کے اصول و فروع سب پر جو هم جانتے هین اور جو نہین جانتے - اس صورت مین سین کا حرف اقلیدس کے لفظ مین - مطابق قاعدہ یونانی زبان کے علامت هي علم کی - اور اقلیدس نام بهی هی - جیسا دسوین مقدمہ مین گذرا - اور اوس کتاب کا نام جو اصول هندسہ مین هي هی - واقع مین اقلید اوسي اصول هندسہ کا نام هی - اور نسبت اوسکی اقلیدس صوري کیطرف فقط بسبب ظاهر کرنے اوسکے هی اوس کتاب کو - و اگر نہین کیا امکان هی کہ ایک شخص اپنے ذهن سے اتنی شکلین نکالے - گتفگو ایک شکل کے نکالنے مین هی - تاچہ رسد کہ کتاب کي کتاب ایک شخص کی نکالی هو یہہ سب جانے دو کلکتہ شہر مین بڑے بڑے مہندس هین یہ کتاب دیکھے سینتالیسوین شکل پہلے مقالہ کی - جسے شکل عروس بهی کہتے هین - اوسکے اختلاف وقوع کو ثابت کرین کہ کتنا اختلاف و قوع هی اور اقلیدس صوری کیطرف اور کتابین بهی منسوب هین *

هندسہ کو لکھا هی کہ معرب هی اندازہ یا آب اندازکا - حال یہہ هی کہ عربی مین هندس شیر دلاور کو کہتے هین - اور مرد رن مین جو کہ مجرب و جید النظر هی - و هندوس الامر اوس شخص کو کہتے

هین - جو عالم هی یعنے دانا هی کا م کا - تو کیون هندسه مصدر یا اسم نهو - اور مهندس اوسکا فاعل - اگرچه استعمال مهندس کا کاریز نکالنے والے پر آتا هي - اور یهه ایک کام هی هندسه دانکا *

پانچوین فصل

اقلیدس کی کتاب کو اصول وارکان هندسه کهتے هین - اور اوسکی فروعات بهت هی اور اوسکی فروعات دوقسم هی - ایک وه جو طبیعی و غیره کے ساتهه مخلوط نهین - جیسے اُکرو غیره - دوسری وه جو طبیعي و غیره کے ساتهه مخلوط هی - جیسے فن تالیف که جب اوسکو آواز مین استعمال کرین دوسری قسم کی فروعات سے هوگا - اوسے فن موسیقی کهینگے - اور جب اوسکو اشعار مین استعمال کرین - فن عروض کهلائیگا جب اسکو الفاظ مین استعمال کرین فن بدیع هوگا - محسنات مین الفاظ کے - اور فن بدیع کي ایک قسم لغات عربیه مه حرفی هوگي اور اوس هندسه‌کو جب هیئت زمین وآسمان مین استعمال کرین فن هیئت و فن نجوم کهلائیگا - اور یهه فن هیئت دوقسم کا هی هیئت غیر تام که اوسمین دلیلین هندسي مذکور نهین - اور هیئت تام که اسمین دلیلین هندسي مذکور هین - اوسي هیئت تام مین کتاب مجسطي هی - اور مابین اصول هندسه اور کتاب مجسطي کے جو فروعات هندسه واقع هی سبکو متوسطات کهتے هین - یعنے سمجهنا مجسطي کا موقوف هی اصول اور اوس فروعات هندسه پر - جیسے اکر - که اوسمین کرهٔ ساکن و کرهٔ متحرک سے گفتگو هی - اور فن تسطیح خواه تسطیح کره هو یا دوسرے مجسم کي - اور فن اسطوانه اور فن مخروطات اور فن مساحت اور مرا یا مناظر - اور مرایاء محرقه جس سے انعکاس و

انعطاف و انکسار شعاع کا معلوم هوتا هی - اور فن جر اثقال و غیرہ
هی - اور جتنی کتابین - اصولا و فروعا لکهی گئین تهین بے ضابطه
تهین اور کچهه جاتی رهین تهین - خواجه نصیر الدین محمد بن محمد
طوسی نے - که وفات پائی سنه ۶۷۲ هجری مین - اونهون نے بڑی
تلاش و کوشش سے - اون سبکو ربط دیکے - نئے سرسے بنایا - اونهون نے
اپنی اس قسم کی کتابونکا نام سبکا تحریر رکها *

[۱] تحریر اقلیدس جامع هی حجاج بن یوسف بن مطر و
ثابت بن قرّہ کی کتابون کی اور دو مقاله ملحقات کی * [۲]
تحریر مجسطی * [۳] تحریر کتاب معطیات اقلیدس کی *
[۴] تحریر اکر ثاوذوسیوس [۵] تحریر اکر مانا لاؤس *
[۶] تحریر کتاب کرہ متحرکه اوطولوقس کی * [۷] تحریر
مناظر اقلیدس * [۸] تحریر ظاهرات فلک اقلیدس * [۹]
تحریر کتاب لیل و نهار ثاوذوسیوس کی * [۱۰] تحریر کتاب
طلوع و غروب اوطولوقس کی * [۱۱] تحریر مطالع ابسقلاوس *
[۱۲] تحریر جرمی النیّر ارسطرخس * [۱۳] تحریر
ماخوذات ارشمیدس * [۱۴] تحریر مفروضات ثابت * [۱۵]
تحریر معرفت مساحت اشکال [۱۶] تحریر کتاب کرہ و اسطوانه
ارشمیدس کی * [۱۷] تحریر کتاب المساکن ثاوذوسیوس کی *
اور مجهے یاد پڑتا هی که تحریر کتاب جر اثقال ارشمیدس بهی اونسے
هی - اب انهی خواجه کی تحریرات سے درس و تدریس هوتا هی -
اور بهی بهت سی کتابین خواجه مذکور سے هین - ازآنجمله سوله
مسئله هیئت کے فن مین مشکلات فن سے تهے - بعض اون مسائل

کو محالات - بعض مستحیلات سے جانتے تھے - خواجہ نے اون سب مسائل کو حل کیا ھی - اور اسي ھندسہ سے فن منطق نکلا جسکو ارسطا طالیس حکیم نے تدوین کیا - اور علم الھي کي جگھہ مسلمانون مین علم کلام قایم ھوا - اور فیلسوفون نے جن مسائل پر اپنے فلسفي کو مبتني کیا تھا - اوسکو قرآن مجید اور حدیثون نے باطل کیا - جیساکہ اونکے اصول مین تھا - کہ فاعل واحد سے صادر نہین ھوتا مگر فعل واحد - اور معلول اپني علت تامہ سے منفک نہین ھوتا - اور چونکہ باري تعالی شانہ علت تامہ عالم کا ھی - پس عالم قدیم ھی - یا فنا عارض ھوتي ھی صورت پر - اور ھیولی کو فنا نہین - اور مانند اسکے بہت ھین - یہہ سب بے بنیاد ٹھہرے - اور تشبیہ و تعطیل سے باري تعالی شانہ کو منزہ جانا - اور حکمت کا مذھب اس طرح پر تقسیم پایا - کہ اوسکي دلیل ذوق و شہود و عیان ھی - یا دلیل ظاھري جو متداول ھی - پھر اوسکو دو قسم کیا کہ وہ صاحب مذھب کسي صاحب ناموس کا پیرو ھي یا نہین - اگر پیرو نہین اور دلیل اوسکي ذوق و شہود و عیان ھی - وہ مذھب اشراقي ھی - اگر پیرو ھی صوفي ھی - اگر دلیل اوسکي ظاھري غیر ذوق و شہود کے ھی - مشائی ھی - اگر کسي صاحب ناموس کا پیرو نہین - اگر پیرو ھی متکلم ھی - اور بعض صوفیون مین سے قائل ھوئے ھین وحدت وجود کے یعنے سب ھستي خواہ جسم و جسماني ھو خواہ معنوي ھو ایک ھی - اور دوئي نہین ھی - اس صورت مین - لفظ اللہ مانند اور لفظون کے ھی - تعالی اللہ عن ذلک علوا کبیرا - اور صوفیون مین بڑے عالم گذرے ھین *

چھٹی فصل

نام اون لوگونکے - جنہون نے یونانی ولاطینی و سریانی و غیرہ زبان سے عربی مین ہرقسم حکمت کی کتابونکو ظاہر کیا یا لکھا اور وہ ترجمہ کے نام سے مشہور ہوین - یا اوسکی شرح کی - یا جو غلطیان اور خطائین اوسمین تہین نکالین - یاخود اپنے نام سے اوسی اسلوب پر کتابین لکھین - اور رصد باندھی - اور ہر قسم کے آلات رصدیہ بنائے اور استعمال مین لائے یا کوئی فن ایجاد کئے - جاننا چاہئے جب ایک کتاب دو زبان مین ہو تو کہنا اسکا - کہ فلانی زبان مین اصل - و فلانی زبان مین ترجمہ ہی بلاسند بہت مشکل ہی - اسمین کچھہ شک نہین کہ طوفان کے زمانے تک سریانی ہی جاری تھی - اور بعد طوفان کے بھی بہت دنون تک جاری رہی - اور کلدانیون نے اوسی زبان مین علوم کو لکھا - بعد اوسکے عربی مین منتقل ہوا - غرض اس فصل سے دوباتیں معلوم ہوگی - ایک یہہ کہ سب اوسوقت کے لکھنے والے عراق عرب یا شامات و غیرہ ملک عربستان کے رہنے والے تھے - اور یہہ سب ملک جزیرہ نماے عربستانکا ہی - اور بعض لکھنے والے ایرانی تھے - غیر ملکونکا رہنے والا کوئی نتھا - اور وہ سب علوم عربیہ سے خوب واقف تھے - دوسرے یہہ - کہ بعض اونمین سے صابی - بعض یہودی بعض عیسائی - بعض مسلمان تھے *

[۱] اصطفان بن باسیل عیسائی مترجم تھا خالد بن یزید کا - شاید اوسکا باپ بھی مترجم تھا - روم مین بھی گیا تھا - وہ سب سے پہلے کا مترجم ہی * [۲] ابو عبد الرحمن خلیل بن احمد بن عمرو بن تمیم فراہیدی یافرھودی ازدی یحمدی عروضی - جانتا تھا

هر لغت کو اور ماهر تها فن موسیقی میں - کہتے هیں چلاجاتا تها
ایک مسگرکو دیکها - که طاس پر هتهوڑي مار رها هی - اوس آواز سے
اوسنے علم عروض کو نکالا - میں کہتا هون - که اوس آواز سے اوسکا خیال
گیا هوگا بطرف ایجاد علم عروض کے - اسواسطے که وه اوستاد تها فن
موسیقی میں - اور عروض اوسي موسیقی کے فروع میں هی - اور متتبع
تها اشعار عرب کا اوسکے بہت شاگرد هیں - اونمیں نضر بن شمیل هي
اور سیبویه نے علوم ادبیه کو اوس سے اخذ کیا - حنین بن اسحاق عبادي
نے بهی علوم عربیه کو اوسي سے حاصل کیا - اور بہت مدت تلک خلیل
کی خدمت میں رها فراهید جمع هی فراهود کي - نام هی ایک
بطن کا قبیله ازد سے - اور فرهود لغت میں ازد کے شیر بچه کو کہتے
هیں - یا بمعنی چهوٹي بکري اور یحمد بهی نام هی ایک بطن کا
قبیله ازد سے - خلیل مرگیا سنه ۱۳۵ یا سنه ۱۶۰ یا سنه ۱۷۰ یا
سنه ۱۷۵ هجري میں * [۳] جابر بن حیان صوفی کوفي شاگرد
تها خالد بن یزید کا * [۴] عبدالله بن مقفّع - مجوسی تها اسلام
لایا سفّاح و منصور کے چچا عیسی بن علی کے هاتهه پر - لیکن واقع
میں دهري مذهب تها اوسنے هندی سے فارسي سے سریانی سے
یونانی سے ترجمه کیا - اوس سے بہت کتابیں هیں - قتل کیا گیا
سنه ۱۴۲ یا سنه ۱۴۳ یا سنه ۱۴۵ هجری میں * [۵] محمد بن ابراهیم
فزاری - خلیفه منصور دوانیقی کے حکم سے ترجمه کیا حساب معروف
بسند هند کو - اور بنائی اوس سے ایک بڑی کتاب منجم اوس کتاب
کو سند هند کبیر کہتے هیں * [۶] ماشاء الله منجم یہودی - تها
زمانے میں منصور دوانیقی کے * [۷] ابوسهل فضل بن نوبخت

فارسی اصل - متولي تها هارون الرشید کے کتبخانہ حکمت کا ترجمہ کرتا تها حکمت کی کتابونکو جو فارسی مین تهین * [۸] حسن بن خطیب ترجمہ کیا کتابین لکهین یحیی بن خالد برمکي کے واسطے - جو وزیر تها هارون الرشید کا * [۹] ابن ناعمہ عبدالمسیح حمّصی * [۱۰] سلام ابرش - یہہ دونو تهے زمانے مین برامکہ کے * [۱۱] ابو حیّان [۱۲] سلما دونو عیسائی تهے - زمانے مین هارون الرشید کے * [۱۳] حجاج بن یوسف بن مطر - ترجمہ کیا اقلیدس کي کتابکو هارون الرشید کے واسطے - اوسکو ترجمہ هارونی کہتے هین - اور دوسرا ترجمہ مامونکے واسطے کیا - اب اعتماد اسی ترجمہ مامونی پرهي - نظیف مطبّب کہتا هی کہ دیکها مینے دسوین مقالہ کو رومي زبان مین - اوسمین چالیس شکلین زیادہ تهین - یعنے حجاج کے ترجمہ مین ایک سو نو شکلین هین اور رومي مین ایک سو انچاس - اور نظیف نے قصد کیا - کہ اوسکو عربی مین ترجمہ کرے * [۱۴] ابو اسحاق ابراهیم بن ماهان ارجّاني ندیم موصلي - فن موسیقي مین مشہور هی بہت خوش آواز تها * [۱۵] منصور زلزل بجانے کا استاد تها جب ابو اسحاق گاتا - اور منصور زلزل بجاتا سنے والے بےاختیار هوجاتے - ابو اسحاق مرگیا سنہ ۱۸۸ یا سنہ ۲۱۳ هجري مین * [۱۶] سند بن علی یہودي مسلمان هوا مامون کے هاتهہ پر * [۱۷] عباس بن سعید جوهري * [۱۸] یحیی بن ابي منصور منجم * [۱۹] خالد بن عبدالملک مروروذی - ان چارون نے مامون کے واسطے رصد باندهی - شماسیہ بغداد مین - اور دمشق مین قاسیون پهاڑ پر - مامون کے مرنے سے وہ رصد ناتمام رهی - اور یہہ پہلی رصد هي اهل اسلام مین * [۲۰]

محمد بن خالد بن عبد الملک مرورودی * [۲۱] عمر بن محمد بن خالد بن عبد الملک مرورودي یهه دونو بهی مانند اپنے باپ اور دادا کے بڑے حکیم و منجم تھے * [۲۲] احمد بن محمد بن کثیر فرغانی * [۲۳] محمد بن جُہم * [۲۴] سہل بن بشر بن حبیب بن هانی اسرائیلی منجم - یهه تینون مامون کے زمانے مین تھے * [۲۵] ابو یحیی بطریق * [۲۶] یحیی بن بطریق - ابو یحیی تھا زمانے مین خلیفه منصور کے یا مامون کے * [۲۷] ابو یوسف یعقوب بن اسحاق بن صباح کندی - ابناء ملوک کنده سے تھا حکمت فارسي و یوناني و هندی مین یکتا تھا - ترجمه کرتا تھا مامون کے واسطے - مرگیا سنه ۲۲۲ هجري مین * [۲۸] قُسطا بن لوقا عیسائی بعلبکی شامی - معاصر تھا - یعقوب بن اسحاق کندي کا - مرگیا ارمینیه مین * [۲۹] یوحنا بن ماسویه عیسائي استاد تھا حنین بن اسحاق عبادی کا * [۳۰] عیسی بن ماسویه یا بن ماسه - اوس سے کتاب من لا یحضره الطبیب هی - یا محمد بن ذکریا طبیب رازی سے هی - جیسا که کتاب من لا یحضره الفقیه مین مذکور هی یا دو کتاب ایک نام کی هو * [۳۱] حنین بن بهریق * [۳۲] هلال بن ابی هلال حمصي * [۳۳] ابن آدمي * [۳۴] ابو نوح بن صلت * [۳۵] ابن رابطه [۳۶] عیسی بن نوح یهه چهوٹن تھے زمانے مین مامون کے - [۳۷] ابو زید حنین بن اسحاق عیسائي عبادي طبیب - شاگرد تھا یوحنا بن ماسویه کا اور عربیت مین خلیل بن احمد عروضی کا - خلیفه متوکل نے اوسکو چاها آزماوے اس بدگمانی سے - که شاید روم

کے پادشاہ سے ملا ہو مجھے ہلاک نکرے تب کہا حنین سے کہ ایسی ایک دوا بناو کہ میں جس دشمن کو چاہوں آسانی سے ہلاک کروں اور یہہ بات کسی پر ظاہر نہو - اور فرمان پچاس ہزار اشرفی کی جایداد کا لکھہ کے تیار رکھا - حنین نے عرض کی کہ میں سواي نافع دواؤنکے مضر دواؤنکونہیں جانتا - تب حنین کو قید کیا اور ہرگھڑی اوسکے احوال سے خبر رکھتا تھا - اور حنین قید خانہ میں بیٹھا کتابیں تالیف کرتا تھا بعد ایک برس کے قید خانے سے بلایا - اور جلاد کو حاضر کیا - اور جاگیر کے فرمان اور خلعتیں بھي حاضر کیں - اور فرمایا کہ اگر میري مرضي کے موافق دواء مہلک نبناویگا تجھے قتل کرونگا - اگر بنائے گا یہہ سب مال تجھے دونگا - حنین لے عرض کي کہ میںنے پہلے معروض کیا - کہ سواے نافع دواؤن کے مضر دواؤن کو نہیں جانتا - اگر خلیفہ فرماوے جاون فرنگستان سے سیکھہ کے آون - تب خلیفہ لے تبسم کیا - اور فرمایا کہ تو خاطر جمع رہ - میں تیرا امتحان کرتا تھا - میں پادشاہوں کے مکر سے ایمن نہیں - تب حنین لے زمین کو بوسہ دیا اور شکر کیا - خلیفہ نے پوچھا کہ کیوں تونے انکار کیا - حنین نے عرض کی - دین و صناعت کے سبب - دین میں ہی - کہ ہم اپنے دشمن کے ساتھہ نیکي کریں - تو کیون نیکي نکرینگے دوستوں کے ساتھہ - اور صناعت ہمکو منع کرتي ہی - کہ ابناء جنس کو ضرر نہ پہنچاویں اسواسطے کہ وہ صنعت واسطے نفع کے ہی - اور طبیبوں کی گردن پر - قسم کے ساتھہ عہد موکد ہی - کہ کسی کو دواء مضر ندیویں - عبادي بکسر عین مہملہ وباء موحدہ تحتاني منسوب ہی - عباد حیرہ کیطرف - اور اہل حیرہ کو عباد کہتے تھے - وہ سب عیسائی تھے متفرق

قبيلون سے کہ حيرہ مين آکے بسے - اور لوگون سے منفرد رهتے تهے - اور حيرہ بکسر حاء مهملہ و سکون ياء مثنات تحتاني - شهر تها قريب کوفہ کے - جب کوفہ آباد هوا تب وہ شهر اوجاڑ هوگيا * [٣٨] ابويعقوب اسحاق بن حنين بن اسحاق عبادي - وہ بهي مانند اپنے باپ کے بڑا حکيم و مترجم تها - مرگيا سنہ ٢٩٨ يا سنہ ٢٩٩ هجري مين * [٣٩] حبيش اعسم بن عبد الله بغدادي - شاگرد تها حنين بن اسحاق عبادي کا * [٤٠] ابو جعفر بن احمد بن عبد الله بن حبيش اعسم - يهہ بهي مانند اپنے پر دادا حبيش کے بڑا حکيم تها * [٤١] محمد بن عبد الله بن عمر باز يار - شاگرد تها حبيش اعسم کا * [٤٢] ابو جعفر يا ابو عبد الله محمد * [٤٣] احمد * [٤٤] حسن يهہ تينون بيٹے تهے - موسى بن شاکر کے - موسى ابتدا مين راهزني کرتا تها - محمد سب سے بڑا تها - اوسکي آمدني برس مين چار لاکهہ اشرفي تهي - اور احمد کي ستر هزار اشرفي - محمد کا علم دونون بهائيون سے زيادہ تها - اور تينون بهائيون کي کتابين حيل بني موسى کرکے مشهور هين - اور تينون نے مامون کے حکم سے صحراء سنجار - و صحراء کوفہ مين - قطب شمالي کا ارتفاع ليکے بتلايا - کہ زمين کا دايرہ کتنا بڑا هے - اور مامون نے ان تينون کو بهيجا روم مين کتابون کي تلاش مين - اور تينون نے خود بهي کتابون کے لئے بهت مال خرچ کيا - اور لوگون کو بهيجا - اور ترجمہ کروايا - اور خود بهي ترجمہ کرتے تهے - حسن سواے هندسہ کے اور علمون سے کم ماهر تها - کل چهہ مقالہ اقليدس کا پڑها تها - مگر بڑا ذهين تها اوسنے اور اوسکے بهائي احمد نے - زاويہ کي تثليث کي هے - محمد مرگيا

سنه ۲۵۹ هجري مين* [۴۵] احمد بن محمد بن مروان شرخسي- شاگرد تها يعقوب بن اسحاق كندي كا اوس سے صابيون كے مذهب كي تعريف مين ايك كتاب هي- اوسكو معتضد نے قتل كيا سنه ۲۸۶ هجري مين* [۴۶] فضل بن حاتم- نيريزي تها زمانے مين معتضد كے* [۴۷] ابو معشر جعفر بن محمد بن عمر بلخي - مرگيا سنه ۲۷۲ هجري مين* [۴۸] عبد الله بن مسرور عيسائي - غلام تها ابو معشر كا - اور ابو معشر سے علم حاصل كيا* [۴۹] ابوالحسن ثابت بن قرة بن مروان بن كرايا بن ابراهيم بن ماريخوس بن سلاما قوس صابي حرّاني اوسكي عزت معتضد خليفه كے پاس بهت بڑي تهي- بيٹهتا تها خليفه كے حضور- مرگيا سنه ۲۸۸ هجري مين* [۵۰] سنان بن ثابت بن قرة حرّاني پهلے مذهب اوسكا صابي تها - خليفه قاهر كي تهديد سے مسلمان هوا- اور مقتدر خليفه كے پاس بڑي عزت ركهتا تها - طبيبونكا رئيس و ممتحن تها - بغداد مين آٹهه سو ساٹهه طبيب تهے سوائے اون طبيبون كے جو مشهور و مقدم تهے اور سوائے اون طبيبون كے جو خليفه و امرا كي خدمت مين تهے- نقل هي- كه ايك طبيب خوش لباس خوش صورت - صاحب هيبت و وقار - امتحان دينے كے واسطے حاضر هوا - سنان نے اوسكي بڑي عزت كي - اور كها مين چاهتا هون كه آپ سے طب مين كچهه سنون اور ياد كرون - اوسنے ايك پڑيا كه اوس مين كچهه اشرفيان تهين- سنان كے سامهنے ركهه دين - اور كها مين كچهه لكهنے پڑهنے نهين جانتا - اور عيالدار هون - ميري معاش اسي طبابت سے هي - اميد ركهتا هون - كه ميري روزي كو موقوف - اور مجهے رسوا نكر - سنان نے كها - اس شرط سے كه كسي بيمار كو فسد و مسهل تجويز

نکرے - اوسنے کہا یہي میرا مذہب هی- سواے سکنجبین و شربت کے مین کچھہ نہین دیتا - سنان مسلمان مرگیا سنہ ۳۳۱ هجري مین
[۵۱] ابو برزہ فضل بن محمد بن عبد الحمید بن واسع جبلي مرگیا سنہ ۲۹۸ هجري مین* [۵۲] ابو داؤد یہودي عراقی منجم - بغداد مین تھا قبل سنہ ۳۰۰ هجری کے * [۵۳] محمد بن حسین بن حمید معروف بابن ادمی شروع کیا لکھنا - کتاب زیج کبیر کا - مذهب مین سند هند کے- ناتمام چھوڑ کے مرگیا - بعد اوسکے اوسکا شاگرد [۵۴] قاسم بن محمد بن هشام مدایني معروف بعلوي نے اوس کتاب کو تمام کیا - اور اوس کتاب کا نام نظم العقد رکھا- اوس کتاب کو مشہور کیا سنہ ۳۰۸ هجری مین* [۵۵] محمد بن جابر بن سنان صابی حرانی معروف بہ بتّانی - رصد باند هي اوسنے سنہ ۲۶۹ سے لے سنہ ۳۰۶ هجري تک - مرگیا سنہ ۳۱۷ هجري مین - حران بلا لام ایک شہر هی - جزیرہ ابن عمر مین - اور جو زمین مابین فرات و دجلہ کے واقع هی - اوسے جزیرہ ابن عمر کہتے هین - و بتّان بہ تشدید یاء مثنات تحتانی - ایک جگھہ هی خراسان مین * [۵۶] ابو احمد حسن بن احمد بن یعقوب همدانی یمنی صنعا مین قید خانہ مین - مرگیا سنہ ۳۳۴ هجری مین*
[۵۷] ابو بشر متی بن یونس * [۵۸] ابو حیان جیلان یہہ دونون عیسائي تھے - اور اوستاد تھے معلم ثانی ابونصر فارابي کے *
[۵۹] ابو نصر محمد بن محمد طرخان بن اورلغ فارابي ترکی معلم ثاني رهتا تھا ترکون کے لباس مین بلا تکلف - وارد هوا امیر سیف الدولہ کی مجلس مین - جس وقت کہ اوس مجلس مین

اژدحام تھا حکما و علما کا - اور وھان کھڑا رھا - سیف الدولہ نے کہا بیٹھو - اوسنے کہا جہان مین ھون یا جہان تو ھي - سیف الدولہ نے کہا جہان مین ھون- تب معلم ثاني سب کوناںگھہ اور سیف الدولہ کو اٹھا کے اوسکي جگھہ مین بیٹھہ گیا - سیف الدولہ نے اپنے نوکرون سے خاص زبان مین - جسکو سواي اوسکے نوکرون کے کوئي نجانتا تھا کہا - کہ اس شیخ نے بڑي بے ادبي کي ھي - مین اوس سے علم مین پوچھونگا اگر اوس کے جواب سے عہدہ برا نہوا مین اوسکو بڑي سزا دونگا - ابو نصر نے اوسي زبان مین جواب دیا - کہ اي امیر صبر کر - کہ امر سب پیچھے ھین - سیف الدولہ نے کہا - تو اس زبان کو جانتا ھي - اوسنے کہا مین ستر زبان سے زیادہ جانتا ھون - بعد اوسکے حکما و علما سے پوچھنا شروع کیا اور سب کی خطائین اور غلطیان پکڑین - یہان تک کہ سب چپ ھوگئے - ابونصر تنہا بیان کرتا تھا - اور وہ سب اوسکے کلام کو لکھتے تھے - بعد اوسکے سیف الدولہ نے سب کو رخصت کیا - اور ابو نصر کے ساتھہ خلوت مین رھا - اور پوچھا کچھہ کھائیگا - کہا نہین - پوچھا کچھہ پیئیگا - کہا نہین - پوچھا کچھہ گانا بجانا سنئے گا - کہا ھان - سیف الدولہ نے سب گانے بجانے والے استادون کو بلوایا ابو نصر نے فن موسیقی مین سب کے خطاؤن کو گرفت کیا - سیف الدولہ نے کہا - تو اس صنعت کو جانتا ھي - کہا ھان - اور کمر سے ایک تھیلي نکالي - اور اوسکو کھولا - اور نکالا اوس سے کچھہ لکڑیان - اور اون لکڑیون کو ترکیب دی - اور اسکو بجایا - جتنے لوگ مجلس مین تھے سب ھنسنے لگے - بعد اوسکے اون لکڑیون کو دوسري طرح ترکیب دي اور بجایا سب لوگ رونے لگے

پھر اونکو اور طرح سے ترکیب دیکے بجایا - سب لوگ سوگئے - ابو نصر
اون کو سوتا چھوڑ کے چلا گیا - کہتے ہین قانون کہ ایک ساز کا نام ہی
ابو نصر کی ایجاد ہی - مرگیا سنہ ۳۳۹ ہجری مین - کوئی
اعتراض کرسکتا ہی - کہ مین نے چوتھے مقدمے مین لکھا ہی - کہ
سب زبانین تین ہین تو ستر سے زیادہ زبانین کہان سے ہوئین - مینے
اوسی مقدمہ مین لکھا ہی کہ تین زبانین اصلی ہین - ہرایک
کے تحت مین بہت زبانین ہین - جو لوگ زبان کی جغرافیا سے
واقف ہین اونپر ظاہر ہی - اور یہہ اعتراض کہ ساز مین یہہ خاصیت
کہان کہ ہنساوے - اور رولاوے - اور بیہوش کرے - اونکا اعتراض ہی
جو وسعت عالم کو - اپنے چھوٹے فہم کے برابر جانتے ہین اور اوسی چھوٹے
کو بڑا سمجھتے ہین - ہنسانا اور رولانا - تو نقال بھی کرسکتے ہین - اور آواز
ملایم - جیسے پانی کی - ہوا کی - ملایم ساز کی مُنَوِّم یعنے سولانے والی
ہوتی ہی - کئی برس قبل ہوگلی و کلکتہ مین ڈاکٹر اسڈیل صاحب
انگریز - سمریز یعنی مسمریزم سے بیہوش کرکے بیمار کو چیر پھاڑ کرتے تھے -
کہ مطلق بیمار کو خبر نہوتی تھی - اور سمریز اسطرحسے کرتے تھے کہ بیمار
کو چت سولاتے تھے - اور خود خم ہوکے - اپنے مونھہ کو اوسکے مونھہ کے
سامھنے اس طرح رکھتے - کہ اونکی سانس کی ہوا اوسکو لگے - اور
دونون ہاتھون کو بہت کم فاصلے سے - اوسکی چھاتی کی طرف سے
کھینچتے اوسکی آنکھون اور سرکی طرف لاتے تھے - اسطور ایکدن یا دو
دن یا زاید کرنے سے وہ شخص بیہوش ہو جاتا تھا - اور جسکو خوب اثر
کرتا - اوسکو کھڑے کھڑے اگر پاو گھنٹا دیکھتے - وہ شخص گر جاتا - اور
یہہ کام بہت طرحسے کرتے - اور اپنے شاگردون اور نوکرون کو بھی سکھلایا

تھا - اور بعض مرقیات بھي هي کہ سونگھنے سے شخص بیہوش هو جاتا هی - اور دوا بھي هی کہ تمباکو کی طرح حقے میں پینے سے شخص بیہوش هوجاتا هی - دوسري نظیر - شیخ نجم الدین کبری بن عمر خیوقي خوارزمي - کہ اوسکو ولي تراش کہتے تھے اسواسطے کہ جب چلہ خانہ سے نکلتا - اوسکی نظر جسپر پڑتی - وہ اوسکا مرید هو جاتا اور ولی هوتا - تو کیا گمان هی ویسے بڑے حکیم پر - کہ سب عاموں کو جانتا تھا * [۶۰] حکیم صفی الدین عبد المومن ارموي - رهنے والا تھا - ارومیہ کا جو اضلاع تبریز سے هی - بڑا استاد و حکیم تھا فن موسیقی میں - کہتے هین کہ اس فن میں معلم ثانی سے بہتر تھا - بہت سي کتابیں اوس سے فن موسیقي میں هین - کئي میري نظر سے بھی گذری هین - جب هولاکو خان نے شہر بغداد کے قتل و غارت کا حکم دیا - یہہ حکیم معزز جلیل القدر هولاکو خان کے سراپردہ کے باهر صبح سے شام تک کھڑا هوکے بربط بجایا کیا - لیکن کسی نے اسپر نظر نہین ڈالی کہ کیا بجاتا هی - مگر هولاکو خان کو جب معلوم هوا - اسکو اوسکے بربط سے بہتر نواخت کیا - اوسکے واسطے بغداد سے دس هزار اشرفی سالانہ وظیفہ مقرر کیا - اوس حکیم کے بعد اوسکی اولاد پر جاری تھا - سبحان اللہ مزاجونکا تفاوت کتنا هوتا هی - معلم ثانی نے مجلسیون کو بیہوش کردیا - اور اس حکیم کے بربط کو کسی نے سنا بھی نہیں کہ کیا بجاتا هی * [۶۱] علی بن احمد عمرانی موصلي - اوس سے هی شرح کتاب جبر و مقابلہ - جو ابی کامل شجاع بن اسلم حاسب مصری سے هی - مرگیا سنہ ۳۴۴ هجری میں [۶۲] ابو نصر محمد بن عبد اللہ کلوانی بغدادی - تھا زمانے میں

عضد الدوله دیلمی کے - اور بعد اوسکے بهی جیتا رها * [۶۳]
ابو القاسم علی بن حسن علوی معروف بابن اعلم - معلم تها عضد
الدوله کا عسیله مین اپنی منزل مین مرگیا سنه ۳۷۵ هجری مین *
[۶۴] ابو الحسن عبد الرحمن بن عمر محمد بن سهل صوفی -
کتاب صور عبد الرحمن صوفی مشهور هی * [۶۵] ابو القاسم
عبید الله بن حسن معروف بغلام زحل * [۶۶] هارون بن
علی بن یحیی بن منصور * [۶۷] ابوالقاسم علی بن احمد مجتبی
حاسب مهندس انطاکی یهه چارون شخص مرگئے سنه ۳۷۶ هجری
مین * [۶۸] ابوالفضل جعفر بن مکتفی بالله خلیفه مرگیا
سنه ۳۷۷ هجری مین * [۶۹] ابو سهل بیژن بن رستم کوهی
منجم- صاحب رصد شرف الدوله دیلمی مرگیا سنه ۳۷۸ هجریمین*
[۷۰] ابوحامد احمد بن محمد صاغانی اصطرلابی- رصد مین بیژن کے
ساتهه تها مرگیا سنه ۳۷۹ هجری مین* [۷۱] ابواسحاق ابراهیم بن
هلال بن ابراهیم بن زهرون بن حیون صابی حرانی- شریک تها بیژن کا -
مرگیا سنه ۳۸۴ هجری مین * [۷۲] ابو عبدالله بن بلنسی
منجم مرگیا سنه ۳۸۶ هجری مین * [۷۳] ابو الوفا حاسب
محمد بن محمد بن یحیی بن اسمعیل بن عباس بوزجانی نیشاپوری
اوسکا چچا معروف بابن مغازلی اور اوسکا ماموں ابو عبد الله محمد بن
عنبسه اوسکے شاگردون مین سے تهے - مرگیا سنه ۳۸۸ هجری مین *
[۷۴] قاضی ابوبکر بن صبر* [۷۵] قاضی ابوالحسن خوزانی*
[۷۶] ابوسعد فضل بن بولس عیسائی شیرازی * [۷۷]
ابوالحسن محمد سامرایی * [۷۸] ابوالحسن مغربی- بعد بیژن

کے جو مذکور ہوئے - بیرٹن کے ساتھیون میں تہے * [۷۹] موفق الدین ابو عبداللہ محمد بن یوسف بن محمد بن فاید اربلی اصل - پیدا ہوا بحرین میں مرگیا سنہ ۵۸۵ ہجری میں * [۸۰] محمد بن عبد اللہ بن محمد عتقی منجم فیریابی افریقی وارد مصر - مرگیا سنہ ۳۸۵ ہجری میں * [۸۱] ابوالقاسم قصری - بغداد میں مرگیا سنہ ۴۱۳ ہجری میں * [۸۲] ابو علی حسن بن حسن بن هیثم مهندس بصری - قاهرة مصر مین مرگیا سنہ ۴۳۰ ہجري میں * [۸۳] بن عجیم طبیب منجم - مرگیا سنہ ۴۳۰ ہجری میں * [۸۴] خاقانی مرگیا سنہ ۴۳۰ ہجری میں * [۸۵] ابن نبدي مصری - مرگیا سنہ ۴۳۵ ہجری میں * [۸۶] فتح بن نخبه اصطرلابی - مرگیا سنہ ۴۵۰ ہجري میں * [۸۷] استاد مختار عزالملک محمد بن ابی القاسم عبد اللہ بن احمد بن اسمعیل بن عبد العزیز معروف به مسبّحی حرّانی اصل - پیدا ہوا مصر میں مرگیا سنہ ۳۹۵ ہجري میں * [۸۸] ابو عبداللہ حسین بن محمدوئی مرگیا سنہ ۴۵۱ ہجری میں - وّن ایک قریہ هي قهستان میں * [۸۹] ابو علب ابو قرہ منجم علوی خارج بصرہ - تھا زمانے میں معتمد اور اوسکے بہائی موفق کے * [۹۰] ابو ریحان بیرونی خوارزمی تہا زمانہ میں مسعود بن محمود سبکتگین کے * [۹۱] ابو القاسم هبة اللہ بن حسین بن یوسف اصطرلابي بغدادی - مرگیا سنہ ۵۳۴ ہجری میں * [۹۲] موسی بن خالد ترجمانی * [۹۳] ابو ذکریا یحیی بن عدي * [۹۴] ابو الفضل عبد الحمید بن واسع معروف بابن ترک جبلي * [۹۵] بطرك

اسکندریه * [۹۶] یوسف قس بن حارث بن بطریق * [۹۷]
یوحناقس بن یوسف بن حارث بن بطریق - باپ بیٹے دونو کشیش
یعنی پادري تهے * [۹۸] ربن طبري یهودي طبیب منجم نقل کیا
عراق سے جاکے رها سرمن رای مدین * [۹۹] سنان ابن فتح صابي
حراني * [۱۰۰] بن سیمویه یهودي منجم * [۱۰۱] حسن بن
مصباح منجم * [۱۰۲] ابو جعفر خازن عجمي * [۱۰۳] حسن
بن عبد الله بن وهب * [۱۰۴] ابوالحسن علی بن اسمعیل جوهری
منعوت بعلم الدین - معروف برکاب سالار بغدادي * [۱۰۵] قنطوان
ذابلی * [۱۰۶] قصرانی - قصران ایک قریه هي ري کا * [۱۰۷]
عیسی بن یحیی * [۱۰۸] ابو عثمان دمشقی * [۱۰۹] ابن
عبد المسیح * [۱۱۰] ابراهیم بن عبدالله * [۱۱۱] ابو روح صابی *
[۱۱۲] ابو احمد کرندیب * [۱۱۳] ابراهیم بن صلت * [۱۱۴]
ابو الفرج قدامه * [۱۱۵] جرجیس بیرونی * [۱۱۶] عیسی
بن وزیر بن جراح * [۱۱۷] ابو زید بلخي * [۱۱۸] ابو بشر
طبري * [۱۱۹] ایوب * [۱۲۰] شملي * [۱۲۱] ثوما *
[۱۲۲] ثاون - ثاون نام دو تهے - ایک بهت قبل تها اسلام کے *
[۱۲۳] ابن بهریز کندي * [۱۲۴] احمد بن طیب * [۱۲۵]
ابو یوسف رازی * [۱۲۶] ثاذوروس * [۱۲۷] علی بن زرعه *
[۱۲۸] اسطاث کندی * [۱۲۹] ایرن * [۱۳۰] احمد بن عمر
کرابیسي - کرابیس جمع هی کرباس کی - کپڑے کے معنے * [۱۳۱]
ابو عبد الله محمد بن عیسی ماهانی * [۱۳۲] ابو حفص خرا انی *
[۱۳۳] ابن کاتب حکیم * [۱۳۴] قاضي ابو محمد بن

عبد الباقی بغدادی * [۱۳۵] کوشیار بن لبان جبلی * [۱۳۶] ابو حفص عمر بن فرخان طبري * [۱۳۷] ابو بکر محمد بن عمر بن فرخان طبری * [۱۳۸] احمد بن یوسف منجم * [۱۳۹] احمد بن موسی هلال بن هلال حمصی * [۱۴۰] ابو الحسن محمد بن عیسی بن ابی عباد * [۱۴۱] محمد بن سره حاسب اصفهاني * [۱۴۲] ابو عبد الله محمد بن عیسی بن منعم صقلی * [۱۴۳] ابو العنبس حیمري- لوگونکی کتابون کو اپنے نام سے مشہور کرتا * [۱۴۴] رزق الله منجم معروف به نحّاس مصري - نقل هی - که اوس سے ایک عورت مصري نے اپنے کسی کام کے واسطے پوچھا - که نجوم سے بتلاوے - اور کچھه درهمین بهی اوسکے بدلے دین - رزق الله نے زیچه کهینچ کے دیکهه کے کہا ایسا هی ویسا هی - اوس عورت نے کہا سچ کہا تونے - بعد اوسکے رزق الله نے کہا - کچھه چیز تجهسے ضایع هوئي هی - اوس عورت نے کہا هان وه درهمین جو مینے تجهکو دین فقط - اسکا جاننا ضرورهی - که علم هیئت پربهی علم نجوم کا اطلاق هوتا هی - اور علم احکام پربهی - اس طرح سے منجم دونون علم والے کو کهتے هین - آگے کے علما جامع هوتے تهے - اورسب فنونکو جانتے تهے - انسے هر ایک سے چار چار سو پان پانسو کتابین هین - تخمینا سوبرس سے لوگون مین - ایسي جهالت سمائي هی - که کتاب لکهنا تو درکنار ایک شخص نے جتنی کتابین لکهین هین هم پڑه نهین سکتے *

ساتوین فصل

مینے نوین مقدمه مین لکها هی - که عبد الرحمن داخل کا پروتا عبدالرحمن اوسط نے - که مرگیا سنه ۲۳۸ یا سنه ۲۳۹ هجري مین -

فلسفه کو داخل کیا اندلس میں لیکن میں نہیں دیکھا - کہ اندلس میں فلسفه کی کتابیں ترجمه هوئیں هوں البته اونمیں اس فن کے علما گذرے هیں - میں اونکو لکھتا هوں*

[۱] ابن حماد اندلسی - ابراهیم بن یحیی کی رصد کی بنا پر رصد باندھی - مرگیا سنه ۹۸ ۳ هجری میں * [۲] ابوالقاسم مسلمه بن احمد معروف به مجریطی قرطبی - مرگیا اندلس میں * [۳] ابو مسلم عمربن احمد بن خلدون حضرمی - اشراف اشبیلیه سے تھا - اور فلسفه و هندسه و نجوم و طب کو بہت اچھا جانتا تھا - مرگیا اشبیلیه میں سنه ۴۴۹ هجري میں * [۴] عبد الرحمن بن عبد الکریم بن وافد لخمي اندلسی - متوطن طلیطله تھا مرگیا - سنه ۴۵۰ هجری میں * [۵] ابوالحکم عمر بن عبد الرحمن بن علی کرمانی قرطبي علم عدد و هندسه کو بہت اچھا جانتا تھا - مرگیا سرقسطه میں سنه ۴۵۰ هجری میں [٦] توفیق بن محمد بن حسین مغربی اندلسی مهندس منجم ادیب - مرگیا دمشق میں سنه ۵۱٦ هجری میں [۷] سمول بن یهودا اندلسي یهودي حکیم - وه اور اوسکا باپ دونوں ملک مشرق میں آئے - اور علوم حکمیه تحصیل کیا - بعد اوسکے گیا اذربائیجان میں - اور رها مراغه میں - اور اسلام لایا - یهود کے معایب میں کتاب تالیف کی - اوس میں بتلایا که توراة کو تبدیل کیا - اور هندسه و هیئت وطب میں کتابیں لکھیں مرگیا سنه ۵۷۰ هجري میں * [۸] سلیمان بن حسان اندلسی معروف بابن جلجل - بڑا ماهر تھا طب و هندسه میں - پیشینیوں کے احوال سے بھی خوب واقف تھا - ایک چھوٹی سي کتاب اوس نے حکما

کي تاریخ مین هی * [۹] محمد بن ناجیم کاتب اندلسی ایک کتاب اوس سے هی مساحت مین * [۱۰] عبد الرحمن بن اسمعیل بدر معروف بہ اقلیدسي اندلسی * [۱۱] ابراهیم بن یحیی نقاش معروف بولد زرقیال اندلسي قرطبي- اوس نے ایک آلہ بنایا - وہ صحیفہ زرقیال کر کے مشہور هی * [۱۲] موسی بن میمون اسرائیل قرطبی - ریاضي و طب مین اوستاد تها عبد المومن بن علی کومي بزیدي کے وقت مین - خوف جان سے اسلام ظاهر کیا بعد اوس کے اندلس سے بهاگ کے فسطاط مصر مین آ کے رها - مرگیا - سنہ ۶۰۵ هجري مین * [۱۳] عبد الله بن احمد ضیاء الدین بن بیطار اندلسي مالقي نباتی - گیا مشرق کے ملکون مین - اور اغارقہ مین- یعنے گریک کے ملک مین و اقصی بلاد و روم مین- نباتات کے فن مین استاد تها - مرگیا سنہ ۶۴۶ هجري مین * [۱۴] یوسف موتمن بن مقتدر بالله بنی هود سے تها - اور بڑا ریاضي دان تها اوس سے هی کتاب استکمال هیئت مین - اور کتاب مناظر - سواي ان چودہ شخصونکے- اور بهی فلسفی اندلس مین تهے- مین اس فصل کو تمام کرتاهون بعض بناؤنکے احوال مین - عبد الرحمن داخل نے شهر طلیطلہ کے خارج نهر اعظم کے اندر ایک گهر بنوایا - اوس موضع مین جسے دباغونکا دروازہ کہتے هین - اوس گهر مین - دو ظرف حکمت کے بنائے - اور دونو ظرفون کو سات سات حصون مین تقسیم کیا - اس حساب سے کہ اول هلال یعنے چاندرات سے هر رات کو ربع سبع پانيي هر ایک ظرف مین بهرتا - اور هر دن کو بهی ربع سبع پانی هر ظرف مین بهرتا شبانہ روز مین هر هر

ظرف مین نصف سبع پاني بهرتا اسیطرحسے چودهوین دن وه دونو ظرف بهرجاتے- پهر پندرهوین شب اوسي حساب سے پانی کا کم هونا شروع هوتا - اور انهائیسون تاریخ کو بالکل دونو ظرف خالي هوجاتے- بعد اوسکے پهر نئے سر سے حساب شروع هوتا - اور یهه حساب رکها تها ساعت معوجه پر نه ساعت مستویه پر- اور بلاد اندلس خط استوا مین واقع نهین هي- وهان صرف برس بهرمین دو دن دن و رات برابر هوتا هي و بس - اور سایر ایام مین دن و رات کم و زیاده هوا کرتےهین- اور جب اون دونو ظرف مین پانی کم رهتا - یا کچهه نرهتا - اگر کوئي چاهتا که اوسکو بهر دے - اوسي وقت وه ظرف پانی کو نگل جاتا - جتنا پاني پهلے تها اتنا هي رهجاتا - اور جب وه ظرف بهرے رهتے - اور کوئی چاهتا که اوسکا پاني خالی کردے - پهر اوسي وقت اوس مین اوتنا هی پانی بهرجاتا جتنا پهلے تها - اگر یهه بات گزاف نهو تو بهت بڑی صنعت هی - مین نے فرنگستان کي صنعتون مین سے گهڑي دیکهي هی - که وه گهري بتلاتی هی - ثانیه کو دقیقه کو ساعت کو ایام هفته کو اور شمسی مهینون کی تاریخون کو اور شمسی مهینون کو- اور چاند کی بهي تاریخون کو اور چاندکي هیئت کو اوس تاریخ مین - لیکن وه گهڑي دن و رات کو جدا جدا نهین بتلاتی - که اوس سے ساعت معوجه معلوم هو اور نه ایسی هی - که اگرکوئی اوس کے کانٹونکو پس وپیش کردے - وه فورا آپ سے درست هوجاے - فنش پادشاه نے چاها که اوس کی حکمت کو دریافت کرے سنه ۵۲۷ یا ۵۲۸ هجري مین اوسکو خراب کیا پهر ویسا نه بنا سکا - شهر اشبیلیه کے جامع مسجد مین- یعقوب

منصور طاہر الصیت نے - ایک منارہ بنایا - کہ بلاد اسلام میں اوس سے بڑي بنا نہین هی - قرطبہ کی مسجد جامع هی - کہ عبد الرحمن داخل نے- اوسکی بنا ڈالي - اور ناتمام چھوڑ کے مرگیا- بعد اوسکے اور سلاطین نے اوسکو تمام کیا - کہتے هین اوسمین ایک لاکھہ و ایکسٹھہ هزار اور کچھہ اشرفي خرچ هوئي هی - ایک صاحب فرانس تے کہ اکبرآباد مین سوداگري کرتا تہا - مجہے فرمایا - کہ اوس سے بہتر عمارت دنیا مین نہین هی- اب وہ مسجد کلیسا یعنی گرجا هی اور اوسمین چوکي و میز نہین لگاتے اور جوتا اوتار کے جاتے هین - مینے سنکے تعجب کیا - اسواسطے کہ هند مین سکھون کو مینے دیکھا کہ مسلمانون کي مسجدون کو- طویلہ و لشکر کي چھاونی کرتےتہے *

قران مجید کے جزء ۱۷ رکوع ۱۳ مین هی * اگر نہوتا دفاع کرنا اللہ کا - آدمیون کی تئین بعض کو بسبب بعض کے - هرآینہ خراب هوتے صومیئے - یعنے راهبون کے رهنے کي جگهین - و عیسائیون کے کلیسا یعنے گرجے - اور یہود کي عبادت گاهین - اور اهل اسلام کی مسجدین فقط - سوچنے کی جگہہ هی - خالق تعالی کی مرضی هی - کہ یہہ سب عبادت گاهین باقی رهین - کہ ان جگھون مین خداي تعالی کی یاد هوتی هی - اور اوسکی نماز پڑھی جاتي هی - برخلاف مشرکون اور بت پرستون کے دیرجات کے کہ وهان خداي تعالی کي یاد و نماز نہین هوتی - تو یہود وعیسائی و مسلمانون مین سے کیا هی دانشمند وہ لوگ هین کہ ایک دوسرے کي عبادتگاہ کو خراب کرتے هین - اور بیحرمتی کرتے هین۔ مصر مین عربون کي سنعتون سے دریاچہ قارون هی - جسے دریاچہ ماریس

بھي کہتے ھین - کہ عرب بائدہ نے جسکا احوال مفصلي معلوم نہین ھی - کھدوایا - کہ اگر رود نیل بہت طغیاني کرے - اوسکا پانی اوس دریاچہ مین گرے - تا زمین مصرکی غرق نہو - اور حاجت کے وقت اوس دریاچہ سے زمین کو سینچین - یہہ کام بڑی منفعت کا ھی - منارہ فاروس سے بھی بہتر ھی - کہ اوسکو بطلمیوس مدبر نے بحریون کے واسطے بنایا کہ رات کو روشن رھتا ھی - کہ لنگر گاہ کو پہچانین منارہ فاروس کا نفع صرف بحریون کے واسطے ھی - اور دریاچہ قارونکا فائدہ - سارے ملک مصر کے واسطے *

تیسرا باب

بیان مین اسکے کہ جب اھل فرنگ کو شوق ھوا علم کا - کتنا فائدہ علمی حاصل کیا عربون اور مسلمانون سے - اھل فرنگ اتنا علم وحکمت مین بڑہ گئے ھین کہ مجھے شرم آتي ھی - کہ کہون فلانی قوم سے اونہون نے سیکھا یا اخذ کیا - چونکہ یہہ رسالہ موضوع ھوا ھی - کہ یہہ بات لکھي جاے - ضرور ھوا کہ کچھہ لکھون - چونکہ عرب و مسلمان فرنگستان کے ھمسائے تھے بلکہ بہت سے ملک فرنگستان کے مسلمانون کے دخل مین تھے - پہلے عربون اور مسلمانون ھی سے علم و حکمت اخذ کیا - اور کتابون کو اپني اپني زبانون مین ترجمہ کین - تخمینا دو سو برس ھجرت مین - پہلے شارلیمن شاہ نے کچھہ کتابین عربي سے لاطیني ترجمہ کروائین - مگر ارسطو کي کتاب جو منطق مین ھی - یوناني زبان سے لاطیني مین ترجمہ ھوئی - اور اوسي بادشاہ نے عرب و مسلمانکا دیکھا دیکھي - پاریس دار الملک فرانس

و غیرہ شہرون مین مدرسے مقرر کئے - بعد اوسکے پھر علم کا چرچا جاتا رہا - اور جہل کے دریا مین ڈوبے - پھر جب سارے اہل فرنگ ایکٹھے ہوکے - بیت المقدس کے لینے کے لئے - مسلمانون کے ساتھہ دینی لڑائی برپا کی - اور بیت المقدس کو مسلمانون سے چھین لیا - اور شامات کو دخل کیا - وہ سب ملک اونکے دخل مین رہا - نو کم سو برس تک سنہ ٥٨٣ ھجریہ مین - اون ملکون کو انکو چھوڑنا پڑا - تخمینا سات سی برس ہوئے کہ پھر اہل فرنگ نے - اون ملکون کے لینے کا نام نہین لیا - اب تلک مسلمانون کے دخل مین ھي - چونکہ اوس ملک مین قریب سو برس کے رہے - عربون اور مسلمانون کے اخلاق و آداب و بزم و رزم ہرقسم دیکھا - دیکھا کہ بے علم کے کچھہ نہین ہوسکتا - جب سے علم کا خیال ہوا - تخمینا چھہ سی پچاس ھجرت مین - انگریزی راہبون مین سے ایک راہب جسکا نام روجر بیکن تھا - نمود ہوا - اوسنے علم ھیئت و مناظر و طب و کیمیا و دستکاري مین نئي نئي بکار آمد باتین نکالین - اور تقویم کي تہذیب کي - اور شیشون سے دور بین بنانے کی ایجاد اوسي سے ھی - اور باروت کي ترکیب کے باب مین بھي کچھہ صاف صاف کہہ گیا تھا - اوسکا عقیدہ تھا - کہ ایسي اکسیر ممکن ھی - جس سے زندگي بڑھے - اور فلزات بھي چاندي اور سونا ہو جائین - اور احکام نجوم کا بھی قائل تھا - مگر اوسکے بعد پھر علم جاتا رہا اور گم ہوگیا تخمینا سنہ ٥٠٠ ھجری مین روئي سے کاغذ بنانا نکلا - اور تخمینا سنہ ٨٠٠ ھجری مین کاغذ کا بنانا کتان سے نکلا - اور اوسی زمانے مین غوٹا نبیرغ نے - کتابونکا چھاپنا اختراع کیا اور سب سے پہلے جو کتاب چھپي - زبور داود ھی - اب مین

سبکو چهوڑ متوجه هوتا هون - طرف اس علم هیئت کے جو حکماء فرنگ نے نکالي هی که وه علم دلالت کرتا هی سب عامون پر - اوسے نظام فیثا غورثي کهتے هین - اور کهتے هین - که افلاطون الهي نے - فیلولاس حکیم سے جو راز دار مدرسه فیثاغورث کا تها - مبالغ خطیر دیکر - اس نظام کی کتابکو مول لی - باوجود اسکے که اوس فریق کے دستور کے موافق - اوس سے سوگند شدید لي گئي تهي - که اس طبقه کے اسرار کو کهین فاش نکرے - چنانچه بعد شایع هونے حکمت یعنی مشائي کے - اور ضایع هونے - اس حکمت ذوقي اشراقي کے یهه نظام قریب دوهزار برس تک چهپا رها - جسکو پهر - کوپرنیکس مسیحی نے - جو فرنگستان کے نامدار مهندسون - اور هیئت دانون سے تها - اور اواخر چودہ صدی میلادي مین ظهور کیا تها - سر نو سے زنده کیا - مین کهتا هون افلاطون الهي سے سواے باره خطون کے جو مخاطبات مین هین کوئی کتاب باقی نهین تاچه رسد - فیثا غورث کی کتابون کا اگر وه کتاب اس نظام کے بیان مین هوتي توکهین نه کهین اوسکا ترجمه هوتا - سبکے پهلے مسلمانون مین هوتا اس واسطے - که حکماے فرنگ نے سب کتابون کو - عربی سے ترجمه کیا هی - هند مین - علم هیئت کے باب مین - تین قسم کا مذهب تها - مذهب ارکند مذهب ارجَبهر - یهه دونو مذهب بهت قدیم هین - ان دونو مذهب کي کوئی کتاب عرب و مسلمانون کو نهین پهنچي - اگر پهنچتي تو معلوم هوتا - که حکیم فیثا غورث و غیره حکماء یونان نے - هند کے علمونسے کیا حاصل کیا تها - تیسرا مذهب سند هند کا - که اوسکی کتابونکا ترجمه عربی مین هوا هی - اور اوس فن مین کتابین لکهي گئین

اور بطلمیوسي نظام که وهی مذهب قدماکا اور کلدائیونکا تها برابر سے
رایج تها - قیاسا اگلی حکمائے - پانی پر رهنے کے سبب - کچهه نسبت
حرکت کی زمین کیطرف دی هی - نه یهه که حرکت یومیه اور
سنویه کو اوسکی طرف نسبت دي هو - مین کهتا هون - دریافت
هونا حرکتونکا قدرا و جهة - آلات رصدی کے ذریعه سے که هندسی
دلیلون کے روسے بنائے گئے هین ثابت و متحقق هی - باقی رها یهه
که بعض آلات رصدي ناقص - بعض کامل و اچهے هین - اس سبب سے
کچهه تفاوت هوتا هی - یهه بات جدی هی تصور کرنا - که کسطرح
سے یهه حرکت هوتی هی - عقل حیران هی - اوس سبب سے
مذهب مختلف هوئے - جب تک اوسپر مضبوط دلیل قایم نهو قابل
قبول نهین - ممکن نهین که کوئي شخص عالم کي تاریکي سے بے
پیغمبر یا اونکے کلام کے کوئي اچهي چیز نکالے - کیا اون مترجمون نے
جنهون نے سب زبانون سے عربي مین ترجمه کیا - قران و حدیث کا
ترجمه اور زبانون مین نهین کیا جن حکیمون نے اس هیئت کو سنوارا
اور انتظام دیا - قرآن واحادیث کو نهین دیکها - اوسکو نهین سمجها
کسطرحسے هوسکتا هی - که ایسے بڑئے بڑے حکیم - ایسے پیغبر کی
کتاب کو جسکے دین کو کرورون آدمیون نے قبول کیا - ندیکها هو - اور
اور اوس سے کچهه منتفع نهوئے هون - یهه هو سکتا هی که جاهلون کے
ڈرسے پیغمبرکا نام - نلیا هو - البته وه حکما مسلمانونپر مباهات کرسکتے
هین - که اونهون نے جو حکمت قرآن و حدیث مین هی - اسکي
پیروي کی - اور اوسپر عمل کیا - اور هملوگ جاهل رهے اور پیروی
نکی - غرض نملبلی یا گلیلي یاگلیلیو - روم کا رهنے والا تها - که مرگیا

سنه ۱۶۴۲ میلاد مین - زمین کي حرکت کو ثابت کیا - اور اس سبب سے وہ حکیم قیدخانے مین بھیجا گیا - اگر پیغمبر آخر الزمان کا نام لیتا - تو اسمین کچھہ شک نہین کہ قتل کیا جاتا - اور اوسی کا معاصر کیپلر تھا - اوسنے بھي زمین کي حرکت و غیرہ کو ثبوت کو پہنچایا - اور تین قاعدے بہت جید اوسکے واسطے مقرر کئے - بعد اوسکے - سر اسحاق نیوٹن - انگریزی نے - کہ مرگیا سنہ ۱۷۲۷ میلاد مین - اون قاعدون کو دلیل هندسی و حسابی سے ثابت کیا - اور اوسی گلیلی نے دور بین - اور دوسرے آلات کو بنایا - بعد اوسکے سنہ ۱۷۸۱ میلاد مین هرشل حکیم انگریزي نے - ستارۂ مسمی سما کو جسے اورانوس بھی کہتے هین دیکھا - بعد اوسکے بیاظي حکیم نے سنہ ۱۸۰۱ میلاد مین - ستارہ مسمی بہ سنبلہ کو جسے سریس بھی کہتے هین دیکھا - بعد اوسکے سنہ ۱۸۰۲ میلاد مین - اولبرس حکیم نے - ستارہ مسمی بہ ابالفلق والصبح کو جسے بلاس بھی کہتے هین دیکھا - بعد اوسکے سنہ ۱۸۰۴ میلاد مین - هاردینگ حکیم نے ستارہ مسمی بقرایذہ مشتري کو جسے یونون بھی کہتے هین پیدا کیا - پھر سنہ ۱۸۰۷ میلاد مین - اوسی اولبرس حکیم نے - جسنے ستارہ بلاس کو پیدا کیا تھا - ستارہ مسمی بہ مجمرہ سیارہ کو جسے وستہ بھی کہتے هین نکالا - اور انھین راصدون وغیرہ نے جو سب چوند کہ مذکور هوئے اونکو اور دمدار ستارونکو دیکھا اور انکي حرکتونکو قدرا وجہہ دریافت کیا - یہہ سب دوربین کے سے جسے نظارہ فلکی کہتے هین کیا حکماء فرنگ کا وصف مین کیا لکھون - اونکے کام اونکے علم پر دلالت کرتے هین - اونکے ذکر نے مجھے اپنی تحریر سے باز رکھا - غرض حکماء فرنگ نے سب حکمت کي

کتابون کو جو مسلمانون میں تھین - اپنی اپنی زبانون میں ترجمه کیا - اور آج تلک ترجمه کرتے چلے جاتے هین - اونکے تراجم کي فهرست کے واسطے بڑي بڑی کتابین چاهئے - ازان جمله فن جبر و مقابله هی - ازان جمله حساب اعشاری هی - ازان جمله حساب کسور تسعه هی - که اسپانیه والون نے مسلمانون سے دیکها - ازانجمله صنعت قطب نما - اور صنعت شیشه - و صنعت ظروف چینی - اسپانیه نے مسلمانون سے سیکها - اور اسپانیه سے - دوسرے ملکون مین پهیلا کهتے هین که هارون الرشید خلیفه نے کارلوماني - یعنے بڑا کارلو که فرانس کا پادشاه تها - اوسکے واسطے ایک گهڑي سوغات بهیجا - اوس گهڑي کے اندر سوارون کي باره صورتین تهین - هر ایک کے واسطے ایک ایک چهوٹا دروازه که وه دروازے اونکے نکلنے اور اندر جانے سے کهلتے اور بند هوتے - اور اوس گهڑي سے تانبے پیتل کے طاس مین چهوٹے چهوٹے کرے گرتے - اوس سے آواز نکلتی - که معلوم هوتا که کتنا بجا - بعد اوسکے گلیلیي نے ساعت بنایا - اوسکے بعد تو هر ایک صنعت مین روز بروز ترقي هوتی جاتي هی - که لوگ دیکهتے اور سنتے هین - مینے فتحعلی شاه ایران کے پادشاه کے - دیوانخانه خاص مین - ایک گهڑي سونے کی دیکهي - که روس کے پادشاه نے تحفه بهیجا تها وه اسطرحکي تهي ایک هاتهي سونے کا بنا هوا تها - اور گهڑي اوس هاتهي کے ایک پهلو مین تهي - وه گهڑي بتلاتي - ثانیه و دقیقه و ساعت کو اوس هاتهي کي آنکهین - اور دونو کان - اور دم - برابر هلتي رهتي جیسے هاتي هلاتا هی - اور ساعت بجنے کے وقت - اوسکا سونڑ دهنے بائین اوپرکو پهرتا - اور اوس سے آوازچیخنےکی نکلتي - ٹهیک جیسے هاتهی چیختا هي - مینے کلکتے مین هملٹن کمپنی سونار انگریزی

کی دکان مین - ایک قوتی دیکھی - کہ کرکنے سے اوس سے ایک چڑیا بہت چھوٹي و بہت خوشرنگ نکلتي بے اغراق مور سے بھي خوش رنگ تر - اور بے اختیار چہچہاتي - اور دم اور انکھین ھلاتی - اوپھراتی اور اوسکی زبان کی حرکت معلوم ھوتی - سچ یہہ ھی کہ اگر میرے سامہنے قوتی کو نکوکتے - تو مین کبھی نہ پہچانتا کہ وہ چڑیا مصنوعی ھی - اگرچہ ماخذ علمونکے عرب تھے اور مسلمان - لیکن اب برعکس ھی - ھملوگون نے حکمت و حکما کی خدمت کو چھوڑ دیا اور متنفر ھوئے - اھل فرنگ نے خدمت کی - مثل ھی خدمت سے عظمت ھی*

چوتھا باب

بیان مین اسکے - کہ اب جو مسلمانون کو اھل فرنگ سے اختلاط ھوا ھی - کتنا فائدہ علمی حاصل کرسکتے ھین اھل فرنگ سے - مصریون نے خصوصا محمد علی پاشا کے عہد مین بہت فائدے علمي حاصل کئے اھل فرنگ سے - بہت سی کتابین علمي فرانس کي زبان سے عربی مین ترجمہ ھوئین - اور مدرسہ مین اجرا پائین - اور بہت صنعتون کو سیکھا - اور مصر مین داخل کیا - مہندس لژاندر فرانس نے - ایک کتاب اصول ھندسہ مین نئی طرز سے لکھا اوسکو بھي عربی مین ترجمہ کیا - قسطنطنیہ مین بھی اب اخذ کرتے ھین اور علم کیطرف متوجہ ھوئے ھین - ایران مین جب مین تھا یعنی پینتیس سال قبل - کچھہ علم و صنعت اخذ نہین کیا تہا - سواے چھاپہ کے - اوربالس میرزا ولي عہد نے - چند شخصون کو لندن مین بھیجے تھے - وھان سے تربیت پاکے آئے - ایک اونمین سے کچھہ طپانچہ و بندوق بناتا

تہا - اور صاحبان انگریز - سپاهیون کو قواعد جنگ سکھلاتے تھے - اور کچھہ توپیں ڈھلتي تھن - اب سنے میں آتا هي - کہ وهان بهي علم و صنعتونکو کچھہ اخذ کیا هی اور کرتےهین - هندوستان مین - لکھنو کے پادشاہ نصرالدین حیدر نے کچھہ آلات رصدیہ لندن سے منگوائے - اور بعض صاحبان انگریزکو اوس کام کے لئے نوکر رکھا - ایک رسالہ اردو زبان مین هیئت جدید مین ایک بی بي نے ترجمہ کیا اور کلکتہ مین چہپا - وہ رصد خانہ اور اوسکے نوکر سب موقوف کئےگئے - اور بعض صاحبان انگریز نے - دوتین رسالہ اردو زبان مین - فن جر اثقال - و فن کیمیا وغیرہ مین لکھے هین - سواے اوسکے اور کچھہ مینے اپنے ملک مین نہین دیکھا - البتہ چھاپے خانے بڑھتے جاتے هین اور کتابین بہت چھپنے لگین - لیکن بہت مہنگي - طلبہ علوم کو بہت مشکلون سے هاتھہ آتی هین - اخبار بہت چھپتے هین - مگر سب هفتہ واري - روزانہ اخبار کوئي نہین سنا - اسواسطے جو لوگ اوسکو چھاپتے هین - کم بضاعت اور کم حیثیت هین - اور خریدار بھی کم هین - آئین کی کتابین - اور احکام کي - اور فیصلجات کی بہت چہپتي هین - لیکن اونکا اطوار مانند نازک پھول کے هی - کہ جلد کھلا جاتا هی - حقیقت یہہ هی - کہ هملوگ مسلمان هند مین علوم وصنایع سے بہت دور پڑگئے هین بڑا سبب اسکا یہہ هی - کہ جتنے امرا و رؤسا هین - کیا هنود کے کیا اهل اسلام کے کچھہ علم و حکمت کیطرف مایل نہین - اور اس باب مین خرچ نہین کرتے - اور دوسرے لوگ بھی اگرچہ شادي و غمی مین بہت کچھہ خرچ کرتے هین - لیکن اپنی اولاد کي تربیت مین بہت چشم پوشی کرتے

هین - جتنی باتین اب ہملوگون مین هین سب برخلاف تمدن و آبادانی ملک کے هی - اگر سرکار انگریزی کا پانو درمیان مین نہوتا - تھوڑے هی دنون مین هند دشت هوجاتا - کاش همارے امرا - کہ گانے بجانے کو بہت درست رکھتے هین - انکو خیال هوتا کہ اس علم کو اسطرح کمال کو پہنچائیے - کہ اوس سے لوگونکو هنساتے رلاتے - تو ضرور اونکو هندسہ و حساب کی طرف متوجہ هونا هوتا - لیکن افسوس هی - کہ جاهلون اور مسخرون سے سنتے هین اور اونہین سے سیکھتے هین - ایرانکے پادشاہ کے پیش خدمت باشی اور فراش خلوت کو - اس فن کا شوق هوا مجھسے پڑھنےلگے چونکہ هندسہ و حساب نجانتے تھے سمجھہ نسکتے تھے - آخر هندسہ و حساب اونکو پڑھنا پڑا - اشراف مسلمانونکو - سوای نوکری کرنے کے - اور کسی چیز کا خیال نہین - بہت سے پیشےکے اشراف هین - جیسے کتابت و ساعت سازی وغیرہ صنایع - کچھہ خیال اونکو نہین - جو جو خرابیان هم مسلمانون کی هین - اگر لکھی جاے - بہت بڑی کتاب هوگی - سوچنے سے رونا آتا هی آیندہ کیا هوگا معلوم نہین *

خاتمہ

اب مین - اهل دانش کی خدمت مین اپنی نادانی کا اقرار و عذر کرتا هون - اور صاف لکھتا هون کہ مین انگریزی زبان کچھہ نہین جانتا - اور پیدایش میری گانو کی هی وهین بزرگ هوا - اور عنفوان شباب سے سفر مین رها - اس سبب سے هندی زبان بھی میری بہت کچی هی - اور کبھی هندی مین لکھنے کا اتفاق بھی نہین پڑا - اسی

لحاظ سے مطابق اشتہار خیر خواہ ھند اور دوسرے اخبار نویسونکے - مین لکھنے نسکا اسی اندیشہ سے مینے اون ممتحنون کے پاس جنکے اسماء شریف اون اشتہارون مین تھے نہین بھیجا - جو اھل دانش اس رسالہ کو دیکھینگے - سمجھینگے - کہ جو مضامین نئے نئے اس رسالہ مین ھین میری طبع غیر مطبوع نے نکالےھین - کسی نے مجھسے پہلے سبقت نہین فرمائی - امید رکھتا ھون اھل دانش سے کہ اس رسالہ کو اچھی طرح مطالعہ سے مشرف فرماوین - اور غور سے نظر کرین اوسکی خوبی وبدی کو تولین اگر پسند فرماوین - تو مین سب محنتون سے خلاص ھونگا - اور جو کتاب کہ مینے زبان کی حقیقت مین لکھنی شروع کی تھی - اور پندرہ مہینے اوسمین محنت کی - اور بیس مہینے سے چھوٹ گئی ھی تمام ھوجائیگی - رات کو آنکھ کی رعایت سے کچھہ کاغذ نہین دیکھتا - دنکو سواے اوس کام کے جسکے واسطے مین مقرر ھون ملاقاتیون کے سبب بہت کم فرصت ھوتی ھی - اور تین چار مہینے سے بیمار رھتا ھون - باوجود اسکے ڈیرہ مہینے کے عرصہ مین یعنے اول فبروری سنہ ۱۸۶۴ میلاد مین اس رسالہ کو ختم کیا - ھرحال مین شکر ھی خالق تعالی شانہ کا - اور درود و سلام اوسکے برگزیدہ پیغمبرون پر - خصوصا پیغمبر آخر الزمان خاتم پیغمبران پر - اور اوسکی پاک اولاد و اصحاب پر *



تصحیح الاغالیط

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۱	۴	انکی	اوسکی
۱	۴	انکے	اوسکے
۲	۱	واسطے	واسطے سے
۲	۶	کرنے	کرنی
۲	۷	انکے	اونکے
۲	۹	اسمین	اوسمین
۲	۱۷	انکے	اونکے
۳	۶	چڑئے	چڑیا
۳	۱۱	مجھے	مجھسے
۴	۱۶	اس سے	اوس سے
۴	۱۹	گئی	گیٔ
۵	۹	انکے	اونکے
۶	۱	ایقور	آیغور
۶	۱۵	ساری	سارے
۷	۸	بھاگتے	بھاگتی
۷	۹	بسے	بسی
۷	۱۵	تیسرے	تیسری
۷	۱۶	انکے	اونکے
۷	۱۷	انکے	اونکے
۷	۲۱	تھی	ھی

صفحه	سطر	غلط	صحیح
٨	١٠	هماری	همارے
٨	١١	الہ احق	الہ حق
٨	٢١	پیغمبر	بڑے پیغمبر
١٠	١٠	یعنے	معنے
١١	٦	نصب	نسب
١٢	٢٠	نہن	نہین
١٣	٢٢	صجاعمه	ضجاعمه
١٤	٢٠	مار	مارا
١٤	٢٠	بن بن آیہم	بن ایہم
٢١	١٩	انہین	الہی
٢٢	٢١	ابطرلقس	ابطریقس
٢٣	١٩	طلوش	طلوبش
٢٧	١	تیا	تہا
٢٩	٩	ادفنوس	ادفونش
٣٢	١٠	نہین	تہین
٣٣	٤	ذابلی	بابلی
٣٦	٦	هاتودهے	هاتهونسے
٣٨	٧	پرستندونکا	پرتمستندونکا
٤٠	٧	هم برادر	همLوگونمین برابر
٤٠	١٢	ایک فضای	اس فضای
٤١	٧	بدهی	بدیهی

صفحه	سطر	غلط	صحیح
۴۱	۱۴	مخرج اونکي	مخرج اونکے
۴۶	۱۸	زمين يهه	زمين بهي
۴۹	۹	لينے	لينے سے
۴۹	۱۰	۳۸	۲۸
۴۹	۱۹	فرنگ	فرنگ نے
۵۲	۵	۲۳	۳۰
۵۴	۴	اپني	آپني
۶۰	۴	تب هو	تب سو
۶۱	۱۹	شفيده	شفوّه
۶۲	۴	دارونسے	داراونسے
۶۵	۱۸	وهان رهين	وهان رهي
۷۰	۱۱	کميله	کيميا
۷۱	۱۳	اندره	اندها
۷۱	۲۲	پادشاه	پادشاه نے
۷۲	۲۲	سنه ۱۳۲	سنه ۱۳۶
۷۴	۱	کے اوايل	سنه ۲۴۸ هجری کے اوائل
۷۵	۲۰	اور جگهون	اور اور جگهون
۷۶	۱۵	اور اوس	اور دس
۷۷	۱۴	گتفگو	گفتگو
۸۰	۱	مستميلات	مستعملات
۸۲	۹	نام هي	که نام هي

صفحه	سطر	غلط	صحیح
۸۷	۱	مردان	مروان
۸۷	۲۲	فصد	فصد
۹۰	۱۵	ممریز	مممریز
۹۲	۱۸	مفازلي	مغازلي
۹۲	۲۰	خوزلي	خوزي
۹۲	۲۲	سامرلي	سامري
۹۳	۱۱	اصطرابي	اصطرلابي
۹۷	۶	اسرائيل	اسرائيلي
۹۷	۱۱	بلاد وروم	بلادروم
۹۹	۶	مجھے	مجھسے
۹۹	۱۳	موصئے	موصعے
۱۰۲	۸	يحيى	يحذي
۱۰۲	۸	دوقي	ذوقي
۱۰۳	۳	حرکت يوميه اورسنويه	حرکت سنويه
۱۰۳	۲۲	زملليلي	غلليدي



رسالهٔ

ضمیمه ماخذ علوم

در اثبات هیئت جدیده از آیات قرآن مجید و احادیث و حل
اکثر مسائل مشکله بطور طبیعی با دیگر بسا فوائد و عوائد

از نتائج افکار ابکار

فاضل کامل عالم بی بدل مورخ عالی پایه مهندس
گرا نمایه محدث محقق مفسر مدقق مرامد دانشوران
هندوستان وحید العصر و الاوان فرید الدهر و الزمان

عالی جناب مولوی

سید کرامت علی صاحب

الحسینی الجونپوری متولي امام باره محسنیه
هوگلی

بمطبع مظهر العجایب

واقع محلهٔ تالتله من محلات شهر

کلکته

حلیهٔ طبع پوشید
۳۰ می سنه ۱۸۶۵ ع



الحمد لله رب العالمين والعالمين * و الصلوة و السلام على رسله و انبيائه سيما محمد حبيبه خاتم النبيين و المرسلين * و آله المعصومين الطيبين * عدد نقباء بني اسرائين و الحواريين *

اما بعد كهتا هى كرامت على بن رحمت على حسينى جونپوري - كه مينے اپريل مهينے سنه ۱۸۶۳ مسيحيه كے رسالهٔ ماخذ علوم كو چهپوا كر مشتهر كيا - اوسمين جلدى كے سبب كچهه كچهه مشكل باتين فرو گذاشت هوگئين تهين - اس واسطے اس رساله كو تتمه كي صورت رسالهٔ ماخذ علوم كا ضميمه كيا *

پهلی فصل

جتني چيزين هم ديكهتے هين اور تصور كرتے هين سب مين آثار صنعت با حكمت پاتے هين - اور سب كى سب آپسمين ايسى مربوط

و بندھي ھوئين ھين - كه سب سے حقير كيڑے يا گھانس كو جو ھم تصور كرين تو معلوم ھوتا ھی اوسی كے واسطے سارا عالم پيدا ھوا ھی - ديكھو مشہور حديث اهليلج كو جو مفضل بن عمر جعفي سے مروي ھی ھمارے چھٹے امام سے كه حكيم ھندي نے كه دھری تھا اذعان كيا كه اوس ھڑ كے واسطے سارا عالم موجود ھوا - تو كيا گمان ھی جو عالم كی علت غائي ھی - حديث قدسی مين خطاب به پيغمبر آخر الزمان خاتم پيغمبران ھی [اگر نہوتا تو ھرآينه پيدا نكرتا مين افلاک كو] تو ايسي محكم و مضبوط صنعت كو ديكھه كے ضرور ھوا كه كہين عالم حادث و مصنوع ھي - تو ھمكو بالضرور اقرار كرنا پڑا كه كوئی اوسكا صانع و محدث ھي - اور وه صانع حكيم ھی - چونكه صانع و مصنوع و محدِث ومحدَث مين سواي نسبت صانعيت و مصنوعيت ومحدِثيت و محدَثيت كے دوسري كوئي نسبت نہين ھی - تو پہچاننا صانع تعالی شانه كا مصنوع سے كسی طرحسے ممكن نہين اور محال ھي - تنبيه سے مصنوع اتناھی جان سكتا ھي كه مين مصنوع ھون ميرا كوئي صانع ھی بس - اور يہه جو ھم كہتے ھين كه وه صانع موجود وحي و واحد و عالم و قادر وغيره ھی - اوسكے معنے يہه ھين كه اگر وه معدوم و ميت و متعدد و جاھل و عاجز ھوگا تو صانع نہوگا - اسي طرح سب اسماء حسنی كے معنے ھين - اسلئے كه صفت غير موصوف و موصوف غير صفت ھی - يا اس طرحسے كہين كه ھمنے وجود و حيات وعلم و قدرت و غيره كو اچھا پايا تو اون صفتون كے اعلی درجه كو صانع تعالی شانه كے واسطے قرار ديا - اس لئے كه وه صفتين ھم مين ناقص و غير ھين - ديكھو حديثونكو خصوصا

کتاب نہج البلاغۃ کا پہلا خطبہ ہمارے پہلے امام سے - اور وہ صانع تعالی
شانہ ازلي و ابدي هی - کبھي عدم اسپر روا نہين - اگر فنا یا موت
اوسپر روا ھو تو مانند ھمارے اور اس عالم کے ھوگا کہ نہ ازلی ھي نہ ابدی
ھر لحظہ متغیر و منتقل ھی - اسي تغیر و انتقال کا نام موت ھی -
جیسے حیات وجودی ھي - اوسيطرح موت بھی وجودی ھي - مگر
مجازا کبھي اطلاق اوسکا فنا پر بھی حدیثون مین آیا ھي - ھرجزء عالم
مین تغیر و انتقال مشاھد ھي - تو ضرور ھي کہ کل مین بھی ھو -
اوسوقت تغیر و انتقال مین بھي تغیر ھوگا - پھر باقي نرھیگا - عدم
محض ھوگا سوائے صانع تعالی شانہ کے کوئي مصنوع باقي نرھیگا -
جیسے پہلے نتھا - جو چیز ازلی ھوگی ابدي بھی ھوگي - ازلی ھو
ابدی نہو ممتنع ھي - حدیثون مین اوسکي دلیلین بہت بسط سے
ھین - اور بعد فنا و عدم کے پھر یہہ عالم عود کریگا - اور بہت سا جدید
بھی پیدا ھوگا - اوسي کو دوسرا عالم و آخرت کا عالم کہتے ھین - اسي
کا نام معاد ھی - اوسمین موت نہوگي - یعنے تغیر و انتقال نہوگا -
بہشت و دوزخ جو دار الخلد ھی - اوسی عالم ابدی مین ھوگي -
اور بہشت اور دوزخ جو اب موجود ھی - جسمین بعد مرنے کے
ارواح مومنین و کفار کی رھتی ھي - اس عالم مین ھی - اس
لئے کہ جب سب چیز فنا ھوئي - اور سوای صانع تعالی شانہ کے کوئي
چیز نرھیگی - تو یہہ بہشت و دوزخ بھی نرھیگي - یہي قول سید
رضی علیہ الرحمۃ کا ھوگا جیسا کہ تیسرے حصہ جلد سیوم بحار الانوار
کے صفحہ ۱۷۷ و ۱۷۸ مین اونکی طرف منسوب ھي *



دوسري فصل

اگر پہلا پیغمبر مامور ہوتا کہ سب علمون کو اپنی امت حاضر پر ظاہر کرے - اور امت بھي ایک بعد دوسرے کے الی یومنا ہذا اون سب کو یاد رکھتی - اور وہ کتابین باقی رہتین - تو پھر کبھي دوسرے پیغمبر کی حاجت نہوتی - لیکن متعدد پیغمبرون کے مبعوث ہونے سے صاف ظاہر ہی کہ پیغمبر سابق نے سب باتون کو نہین بتلایا - یا بتلایا لیکن اوس امت نے اپنی شامت سے اوسکو نمانا اور مفقود کیا - تو اس صورتمین جو پیغمبر کہ سب باتون کو بتلاویگا - اور ممکن ہو کہ اوس پیغمبر کی باتین اس عالم کے فنا کے قبل تک باقي رہین - تو اوسي پیغمبر کو خاتم پیغمبران کہینگے - پھر اوسکے بعد کسي پیغمبر کي حاجت نہو گی - اسواسطے کہ اوسکا کلام موجود و باقي هي اور رهیگا - هم بغور ملاحظه کرکے کہتے ہین کہ جتنے لوگ دنیا مین ہین اونکے بزرگون کي کتابونکو اور اونکے اقوال کو اس خاتم پیغمبران کی کتاب کے ساتھہ اور اوسکے اقوال کے ساتھہ جو ہمارے اماموں سے پہنچے ہین نسبت دیوین تو نسبت قطرہ ہی بدریا - بلکہ کچھہ نسبت ہی نہین - دوسرون کے اقوال حق وباطل سے ملے جلے ہین - اس خاتم پیغمبران نے مبدء و معاد کو اس تصریح سے فرمایا هي - کہ کسی مذهب و ملت مین اوس تفصیل سے نہین هی - جو افعال و اقوال کہ مقرب مبدء و معاد ہین بہت تصریح و بسط سے فرمایا - اسي طرح سے علم اخلاق و علم سیاست منزل و علم سیاست مدن کو - اور اوسی مین ضمنا علم طبیعي و ریاضي کو

بیان فرمایا - اور اونہین سب علمون مین بکنایه و تصریح پوشیدہ و آیندہ کی بھي خبرین دین - کہ ھر جملہ سے معجزہ نمایان ھی - چنانچہ اسی خاتمیت کے باب مین قرآن مجید کے بائسوین جزء دوسرے رکوع سورۂ احزاب مین ھی [نہین ھی محمد باپ کسی کا تمہارے مردون مین سے - ولیکن رسول اللہ و خاتم النبیین ھی فقط] اگر یقین نہوتا تو ایسا دعوی کسطرح سے ھوتا - اسی خاتم پیغمبران حبیب اللہ کے باب مین انجیل مین مذکور ھی - تیرھوان باب پہلے نامہ کا جو اھل قورنثہ یعنے کرنتھیون کو ھی - اور وہ نامہ منسوب بپولس یعنے پال ھی - پہلے کے جملات محبت و حبیب کے اوصاف مین ھین - بعد اوسکے یہہ ھي [اگر نبوتین ھین تو اوٹھہ جائینگین - اگر زبانین ھین تو نرھینگی - اگر علم ھي تو اوٹھہ جائیگا - کیونکہ ھمارا علم نا تمام ھي - اور ھماري نبوت نا تمام - پر جب وہ جو تمام ھی آویگا - تو وہ جو ناتمام ھی اوٹھہ جائیگا - مارا باب تا آخر] سوچنے اور غور کرنے کی جگہہ ھي کہ زبان سریاني و عبرانی و یونانی و لاطینی جس مین نبوت کی باتین کرتے تھے - اور علمونکو لکھتے تھے یک قلم جاتي رھین - اور وہ علم و نبوت ناقص تھا کہ جاتا رھا - اور خاتم پیغمبران کہ متمم علم و نبوت ھین اونکے مبعوث ھونے سے علم جیسا چاھئے پھیلا - اور پھیلتا جاتا ھی - اور وھي نبوت ھی - اور یہہ دلالت کرتا ھی کہ نبوت جاتي رھی تھی - اور علم نتھا - اور یہہ کہ جب حضرت عیسی علیہ السلام رجعت فرماوینگے - علم و نبوت جو ناقص ھی اوٹھہ جائیگا - محض بے معنے ھي - اس لئے کہ اگر خاتم الانبیا کو رسول و نبی نجانو - تو حواریونکے بعد سے علم و

نبوت اوٹھہ گیا - اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام ابھي تشریف نہین
لائے - خاتم پیغمبران کے مبعوث ہونے سے - قریب تیرہ سي برس کے
گذرے - اس عرصہ مین اگر کسي لے ادعاي نبوت کیا فورا پکڑا گیا -
جہوتھہ اوسکا ثابت هو گیا - اپنے کئے کو پایا - بہتون نے قران
کے مانند لکہنے چاهي پر نسکے - اور اونکے کلام مضحکہ هو گئے - دیکھو
پانچوان باب رسالۂ اعمال حواریون کو - کہ گملئیل نام فروسي نے کیا کہا -
[کہ اگر یہہ لوگ جہوتے هین تو آپ هي برباد هوجائینگے - وگر نہین تو تم
برباد هوگے فقط] لوگون نے کیسي کیسی برائیان خاتم پیغمبران پیغمبر
آخرالزمان اور اونکے پیرون کے ساتھہ کہ نہین کیا - اور نہین کرتے لیکن
اون حضرت کا نام بڑهتا هی جاتا هی - هر ایک اپنی حیثیت کے موافق
اونکے کلام سے فائدہ حاصل کرتا هی - جاهل سب کہ اچھے کام اور برے
کام مین تمییز نہین کرتے - اون حضرت کو بڑا گنہگار و بد جانتے تھے -
کہتے تھے کہ اگر وہ گنہگار و بد نہوتا تو مکہ معظمہ سے کہ خانۂ خدا هي
نکالا نجاتا - اور اس بات کو خوب مشہور کر رکھا تھا - اسي سبب سے
جب تک فتح مکہ معظمہ نہوئی عربون نے اسلام قبول نہین کیا -
اسي بابت اوسی مکہ معظمہ مین قران مجید کے ۳۰ تیسوین جزء
پیندیسوین رکوع سورۂ نصر مین خبر هي [جب آوے نصرت اللہ کی
اور فتح - اور دیکھے تو لوگونکو کہ داخل هوتے هین اللہ کے دین مین
فوج فوج - پس تسبیح کر اپنے پروردگار کی ساتھہ حمد کے - اور طلب
اپنے چھپائي کی کر اوس سے - بالتحقیق وہ هي رجوع کرنے والون کو
قبول کرنے والا فقط] فتح مکہ معظمہ کے بعد جوق جوق فوج فوج سب
عرب آئے اور مسلمان هوئے - اسی سورہ مین اون حضرت کے وفات کی

خبر هی - کہ اون عربون کے مسلمان ہونے کے بعد تو مہیا ہو اس دنیا سے خدا کے پاس جا نے کو - دیکھو اندونون خبر مین کیسا معجزہ نمایان هي - آیندہ کی خبر کیسی واقع ہوئي - جاہل لوگ جہاں کے معنے نہ سمجھہ کے اعتراض کرتے ہین - اور جاہل و ظالم لوگون مین جو اپنی تئین مسلمان کہتے ہین جیسے وہابي یہہ معنے سمائے ہوئے ہین - کہ جو غیر مذہب ہو اور اطاعت نکرے - اوسے قتل کرو لڑو مارو ملک لو - حال یہہ هي کہ قران مجید بھرا ہوا هي اس مضمون سے کہ زمین مین فساد نکرو - یہہ نہین سمجھتے کہ اگر کوئی لڑکا باپ کي نصیحت کو نسنے - اور اچھا کام اختیار نکرے - تو عقل کے نزدیک کبھي اوس لڑکے کا باپ اوسکو مارنڈالے گا - بلکہ اوس بد لڑکے سے دوری کریگا - البتہ اگر لڑکا باپ کو مارڈالنے چاہیگا - تو باپ پر اوسکا دفاع فرض ہوگا - انبیا علیہم السلام بہ نسبت امت کے باپ سے بڑھکے ہین - تو کیا گمان هی خاتم انبیا پر - دیکھو مکہ معظمہ مین جب حضرت کے اصحاب بہت ستائے گئے - تب حضرت نے حضرت جعفر طیار رضی اللہ عنہ کي سرداري مین اونہونکو حبشہ مین بھیج دیا - وہان بھی مشرک لوگ اونکے پکڑ نے کو دوڑے - نجاشي کہ حبشہ کا پادشاہ اور عیسائی مذہب و عادل تھا اوس سے عرض کی - اور اوسکے امیرونکو رشوت دے کے چاہا کہ اونکو پکڑ لے جاوین تب حضرت جعفر طیار نے پادشاہ سے کہا - کہ اونسے پوچھئے کہ ہمنے کیا کیا هی - آیا ہمنے چوري کي هی - کسي کو قتل کیا هي - کسي کا مال لے کے بھاگے ہین کیون ہمکو پکڑ کے لے جایا چاہتے ہین - تب مشرکون نے کہا کہ یہہ لوگ تابع ہوئے ہین ایک

شخص کے کہ وہ ہمارے بتونکو اور ہمارے مذہب کو برا کہتا ہی ۔
تب اوس پادشاہ سعادتمند کے فرمانے کے بموجب حضرت جعفر طیار
نے سب احوال و اقوال خاتم پیغمبران کا کہہ سنایا ۔ اور پادشاہ مسلمان
ہوا ۔ اور مشرکون کو ھانک دیا ۔ کئي برس حضرت شعب ابی
طالب مین محبوس تھے ۔ اون مشرکون نے سبکا دانا پانی بند کر دیا
تھا ۔ کیا کیا اذیتین اون حضرت کو نہین دین ۔ حضرت عمار اور
اونکے باپ یاسر اور اونکی ما سمیہ کو ۔ کہ تینون اون حضرت کے
اصحاب وفادار تھے ۔ انہون کو مشرکون نے مکہ معظمہ مین قید کیا ۔
اونہونسے کہا ۔ کہ اون حضرت کو برا کہین گالیان دین ۔ لیکن اون
سعادتمندون نے بر عکس اون حضرت کی تعریف و توصیف کی ۔
اون ظالمون نے حضرت یاسر کو عذاب شدید سے شہید کیا ۔ حضرت
سمیہ کے بدن نہانی مین لوہے کو آگ مین سرخ کرکے گھسیڑا اور
شہید کیا ۔ رضوان اللہ علیہم اجمعین ۔ حضرت جب عمار کو دیکھتے
تو اونکی اور اونکے باپ ما کی مصیبتون کو سوچکے ۔ بے اختیار رو دیتے ۔
اور فرماتے ۔ کہ قتل کریگي عمار کو ایک گروہ باغی ۔ اور وہ صفین
کی لڑائی مین معاویہ کے لوگون کے ھاتھہ سے شہید ہوئے ۔ رضي اللہ
تعالی عنہ ۔ انصاف کرو اگر ہمارے دوست یا پیارے نوکر کے ساتھہ
کوئی ایسا سلوک کرتا ۔ اور ہمکو اقتدار ہوتا ۔ تو اوس ظالم کے ساتھہ
کیا کرتے ۔ حضرت سواي دعوت بحق کے اون ظالمون کے ساتھہ کچھہ
نہین کیا ۔ ناچار ہو کے دفاع فرماتے ۔ ایک مستعد مسلمان نے مجھہ
سے کہا کہ حضرت غزوۂ تبوک مین گئے ۔ مینے کہا دفاع کے معنے یہہ
نہین کہ اپنے بستر پر بیٹھہ کے دفاع کرو ۔ خبر مشہور ہوئی کہ قیصر

روم بڑی بہاری فوج لے کے مدینہ منورہ کو آتا ھی - حضرت بھی اوسکے دفاع کے واسطے استقبال کیا - قیصر یہہ سنکے نہین آیا - رعب مین آگیا حضرت بھی واپس تشریف لائے - اسی طرح سب انبیا نے کیا - پڑھو انبیا کی کتابون کو - کہ اون انبیا نے بھی دفاع فرمایا - دیکھو انجیلون کو - کہ حضرت مسیح علیہ السلام بھي جس شب کو گرفتار ھونگے فرمایا - کہ آج وہ دن ھی کہ جسکے پاس تلوار نہو اپنا اسباب بیچکے تلوار مول لے - ایک نے اونمین سے کہا کہ یہان ایک یا دو تلوار ھی کسی نے حضرت کی نسنا - اور سب وقت پر بھاگ نکلے - اسي دفاع کے واسطے حضرت نے تلوار لینیکا حکم فرمایا تھا - مین ایک نقل کرون کہ معنے دفاع کے سمجھو - سکھون نے پنجاب مین آپسمین ایکدوسرے کو قتل کرنا شروع کیا - ھماری سرکار انگریزی نے حزم و احتیاط سے اپنی سرحد مین فوج جمع کي - اون مغرورون نے اس خیال سے کہ فوج سرکار انگریزی ھمارے واسطے جمع ھوئی ھی دفعةً سرکاری فوج پر ٹوٹ پڑے - اور ھماري سرکار انگریزی نے قرار واقعی اونکا دفاع فرمایا اور اچھا کیا *

تیسري فصل

لوگ ایسا سمجھتے ھین کہ دین کے محافظ وہ لوگ ھین جو اوس دین کے پیرو ھین یا پادشاہ ھي جو اوس دین مین ھي - یا اوس دین کے مجتہد ھین - یہہ نہین سمجھتے کہ خدا کے دین کا سمجھنا ھرکسی کا کام نہین - اوسکے واسطے علم لدنی چاھئے - ھملوگ تو الفاظ کے معني حقیقی سمجھ ھی نہین سکتے - خدا کے کلام کو کسطرحسے

سمجھینگے جس پر کلام لکھا جاتا هي کاتبونکی غلطیونسے اور حرق و خرق و غرق سے کبھی محفوظ نہین - اگر کلام کی جگهه صندوق سینه هو پہلے تو ایسا سینه کہان - اگر هو بہی جب بهي سہو و نسیان وعدم ادراك معاني و غلط فہمی سے محفوظ نہین - تو کسطرح سے نکمے آدمی اوس کلام مقدس کے محافظ هو سکتے هین - اوسکے محافظ انبیا علیهم السلام کے اوصیا هین - جو ابتدا سے اسکا مکے واسطے منتخب هوئے هین - حضرت آدم علیه السلام سے لے کے دست بدست ایک بعد دوسرے کے پنہچتا آیا یہانتک که وہ سب اب هی همارے بارهوین امام کے پاس - قرآن مجید کے چودهوین جزء پہلے رکوع سورهٔ حجر مین هی [بالتحقیق همنے اوتارا ذکر کو اور بالتحقیق واسطے اوسکے هرآئینه هم حافظ هین فقط] اور متی کی انجیل مین پانچوین باب مین هی - که حضرت عیسیٰ علیه السلام نے فرمایا یه گمان متکرو که مین تورات اور نبیونکی کتابونکو منسوخ کرنے کو آیاهون - مین منسوخ کرنے کو نہین آیا بلکه پورا کرنے کو آیاهون اسواسطے مین تمسے سچ کہتا هون جسوقت تک که آسمان اور زمین نیست نہون ایک نقطه یا ایک شوشه تورات سے منسوخ نہوگا - جبتک سب پورا نہوے فقط - جانو که حضرت موسیٰ علیه السلام نے توراتکو صندوق قدس مین رکہا تہا اور وہ تورات بعد تہوڑے دنونکے جاتی رهی - صندوق قدس کو کفار چهین لے گئے اور اوسکو خراب جگهه مین ڈال دیا تها - جب حضرت داوٗد علیه السلام اوس صندوق قدس کو لائے تو اوسمین سوائی دو لوح کے جسمین دس احکام لکھے هوئے تهے کچهه اوس صندوق مین نتها - بعد صندوق معه دونون لوحکے جاتا رها - سیکڑون برس بعد

حلقیا کاهن نے جب بیت المقدس کی تقدیس کرتا تھا پایا اور
تقدیس کا سبب یہہ تھا کہ کافرون نے وھان بت لاکے رکھا تھا اور سور
ذبح کیا تھا اور نجس کیا تھا۔ اور کسی طرحسے معلوم نہین ھی کہ یہہ
توارت متداول اوسی کی نقل بعینہ ھی - اور حضرت عزرا علیہ
السلام نے توراتکو تلاوت فرمایا لیکن یہہ ثابت نہین کہ یہہ تورات بعینہ
اوسکی نقل ھی - اور جو حادثے یہود پر گذرے ممکن نہین کہ وہ کتابین
اونکے پاس رھتین - اب جو توراتھی تین نسخہ ھی تینون آپسمین
مختلف - بیت المقدس مین بھی اختلاف ھی کہ کس پہاڑ پر تھا
اور یہود نہین جانتے کہ غربا ھین یا کسی سبط کی اولاد ھین قطع
نظر ان سبکے حضرت مسیح علیہ السلام کے فرمانے سے بھی معلوم
ھی کہ وہ حضرت ان کتابونکے پورا کرنےکو تشریف لائے منسوخ کرنےکو
تشریف نہین لائے - اور پورا کرنے کو جس معنے مین لو حاصل اوسکا
یہی ھی - کہ نقصان کسی طرحکا اوسمین تھا - اور یہہ بھی معلوم
ھوا کہ ان کتابون مین دنیا کے آخر ھونے تک سب خبرین اوسمین
تھین - لیکن وہ کتابین جو اب متداول ھین اوسمین بہت تھوڑی
ھی - اس سے صاف معلوم ھوا کہ محافظ ان کتابونکے وہ حضرت
تھے نہ نکمے لوگ - مخفی نرھے کہ طوفان کے بعد سے پانچ پیغمبر
اولوالعزم صاحب شریعت - یعنے حضرت نوح علیہ السلام - و حضرت
ابراھیم علیہ السلام - و حضرت موسی علیہ السلام - و حضرت عیسی
علیہ السلام - و حضرت خاتم انبیا علیہ و علی اله السلام - ایک بعد
دوسرے کے دنیا مین تشریف لائے - سواے خاتم پیغمبران کے اوصیا
کے ان چارون کے اوصیا انبیا بھی کہلاتے تھے - حضرت ھارون علیہ

السلام سے لے کے حضرت عیسی علیہ السلام کے مبعوث ہونے کے قبل
تک سب حضرت موسی علیہ السلام کے اوصیا تھے - اونہین کے دین
کي حفاظت اور پیروي کرتے تھے - اور حضرت عیسی علیہ السلام کے
بعد حواري کہلا تے تھے اور انبیا بھی - اور خاتم پیغمبران کے اوصیا
امام کہلاتے ہین - اور امام و نبی کے معنے قریب ہین - لیکن
واقع مین امامت کا منصب بڑھکے ھي نبوت و رسالت سے -
لیکن امامون کو انبیا کہنا ممنوع ھی واسطے رفع التباس وتعظیم خاتم
الانبیا علیہم السلام کے - علاوہ اوسکے نبی محتاج ھی کہ ہر بات
مین فرشتہ اسکو خبر دے - ان امامون کو فرشتہ کے خبر دینے
کی حاجت نہین - سب اونکو ابتدا سے سکھلایا گیا ھی - فرشتے
اونکے محتاج ہین - اور پیغمبران اولو العزم مین رسالت و نبوت
و امامت جمع تھي - قران مجید کے پہلے جزء پندرھوین رکوع
سورۂ بقرہ مین ھي - خطاب بحضرت ابراھیم علیہ السلام [بالتحقیق
مین گرداننے والا ھون تجھکو واسطے ادمیون کے امام فقط] لوقا کي
انجیل کے بارھوین باب مین ھی حضرت عیسی علیہ السلام اپنے
حواریونکو فرماتے ہین [جب تمھین عبادت گاھونمین اور قاضیون
اور کتوالون کے آگے لے اوین تم یہہ فکر نکرو - کہ کیونکر اور کیا جواب
دوگے اور کیا کہوگے - کیونکہ جو تمھین کہنا چاھئے - روح قدس
اوسي گھڑي تمھین سکھا ویگي الخ] اگر حضرت اپنے حواریون کو
سب کچھہ جو ھونیوالا تھا فرما دیتے تو وہ حواري روح قدس کے
سکھانے کے محتاج نہوتے - اور حضرت کے فرمانے مین خبر آیندہ کی
بھي ھی - کہ حواری پکڑے جائینگے اور تکلیف اوٹھاوینگے - اور

ان پیغمبرونکا علم و دین ایک هی لوگونکی سمجهه کا تفاوت هی - قران مجید کے بائیسوین جزء سترهوین رکوع سورهٔ فاطر مین هي [پس هرگز نهین پاویگا تو واسطے سنت الله کے تبدیل - و هرگز نهین پاویگا واسطے سنت الله کے تحویل فقط] حلال خدا حلال هی همیشه کے واسطے اور حرام خدا حرام هی همیشه کے واسطے - اور خاتم پیغمبران کے اوصیا سب مخلوقات جن و انس و ملائکه سے افضل هین سواے اپنے متبوع کے - اسکے واسطے مین اپنے بارهوین امام کے لئے که پیدا هوئے ۲۵۵ پچپن هجری مین - اور هماری نظرون سے جیسے حضرت عیسی علیه السلام غائب هین دلیل لاتا هون - ساتوین باب رسالهٔ دانیال نبی علیه السلام سے - که وه افضل هین حضرت عیسی علیه السلام سے - نوان اور دسوان آیه [مشاهده کیا مینے که تختین سب سرنگون هوئے - اور عتیق الایام یعنے پرانے دنونکا یعنے بڑی عمر والے نے جلوس فرمایا - لباس اوسکا مانند برف کے سفید تها - اور اوس کے سرکے بال مانند پاکیزه پشم کے - اوسکا تخت مانند آگ کے شعله کے - اور اوس کے چرخ یعنے پہئے مانند جلنے والي آگ کے تهے آگ کي نهر اوسکے آگے سے جاري هوکے روان هوئي - هزاران هزار نے اوسکی خدمت کی دس هزار در دس هزار اوسکے آگے کهڑے هوئے - محکمه آراسته هوا دفتر کهولے گئے - آیه ۱۳ و ۱۴ مینے راتکے رویا مین دیکها که وهین مانند ایک انسانکے فرزند کے آسمانکے بادلونکے ساتهه آیا - اور عتیق الایام تک پهنچا - اور اوسکو اوسکے پاس نزدیک لائے - اور سلطنت و جلال و مملکت اوسکو تسلیم هوئي - تا که سب قومین اور طائفے اور اهل زبانین

اوسکی خدمت کرین - اوسکی سلطنت سلطنت ابدی هی کہ کبھی زوال نپاوے اور اوسکی مملکت کو نقصان نہووے آیہ ۲۲ مادامیکہ عتیق الایام پہنچا - اور حکومت حق تعالی کے مقدسونکو تسلیم هوئی - اور وہ وقت پہنچا کہ مقدس سب مملکت کے مالک هوئے آیہ ۲۷ اور مملکت و سلطنت و بزرگی مملکت سب اسمان کے نیچے حق تعالی کی مقدس قومونکو سونپی جائگی - کہ اوسکی مملکت مملکت ابدی هی - اور سب سلطنتین اوسکی بندہ وفرمان بردار هونگي فقط] فرزند انسان حضرت حزقیل علیہ السلام کو کہتے تہے - اور حضرت عیسی علیہ السلام کا بھي لقب مبارک هی اور اون حضرت نے بھی فرمایا هی کہ مین بادلون پر آونگا - اور وہ حضرت عتیق الایام کے پاس یعنے همارے بارهوین امام کی خدمت مین لائے جائینگے - اور مقدس سب اطاعت کرینگے - یہی معنے بارهوین امام کی افضلیت کے هین - اور یہی خبرین اور انبیا کے رسالون مین خصوصاً یوحنا حواري کے مشاهدات مین هین - اور قیامت صغری کا احوال اور رجعت کرنا بہت اچھے اچھے لوگونکا اور بہت بُرے بُرے لوگونکا اون کتابون مین خصوصا زبور مین بکثرت مذکور هي - اور هماری حدیثون مین بہت تفصیل و بسط کے ساتھہ هی - اور سواے شیعونکےاور کوئی مسلمان رجعت کا اعتقاد نہین رکھتا - مگر حضرت عیسی علیہ السلام کی رجعت کا اقرار کرتے هین - اور بارهوین امام کو کہتے هین کہ بعد پیدا هونگے مینے ایک یہودي کے ملا سے پوچھا اوسنے کہا کہ عتیق الایام سے مراد اللہ تعالی هی اور وہ فرزند انسان ابھي پیدا نہین هوا - بعد پیدا هوگا - مینے کہا کہ

تمہارے مذهب میں هی که خدا نےدنونکو پیدا کیا - اور اوسکے کپڑے اور بدن اورسر اور بال نہیں هی - کچهه جواب ندے سکا - اندنون ایک کشیش صاحب نے فرمایا که اوسوقت کے لوگ خدا کو اچهی طرح سے نجانتے تهے اسواسطے ایسا فرمایا میںنے کہا انہیں آیونمیں حق تعالی کا لفظ مکرر هی تو وه لوگ اوسکو جانتے تهے تو چپ هوئے *

چوتهی فصل

پہلے مخلوقات میں سے پانی هي - اوسي کو هوا و جوّ و فضا و فراغ بهي کہتے هیں - اوسي سے صانع تعالی شانه نے سب چیزون کو پیدا کیا - خواه کلام خواه ارواح خواه عقول خواه ملائکه خواه انبیا خواه روشني خواه رنگ وغیره - اور وه سب جسم هیں - وه فراغ جتنے اجسام هیں سبکا حامل هي - اوسکا حامل سواي قدرت صانع تعالی شانه کے کوئی نہیں - سب اجسام کا وه حیز هي - اوسکا کوئی حیز نہیں سب جواهر و اعراض کا وه حامل هي - جب اوسکو ٹکرا ٹکرا فرض کرو تو هر ٹکرا جسم هي - اگر پہلا امتداد اوسمیں فرض کرو خط هی - یہی کم متصل هی - اور جب اوسکے ایک طول یا ایک ٹکرے کو دوسرے طول یا ٹکرے کیطرف چهٹائی بڑائي یا برابري میں نسبت دیں کم منفصل قار الذات هی جسے عدد کہتے هیں - پس وه عدد بهی جیسے جو غیر محدود هی - اور جب ایک خط یا اوسکے ایک ٹکرے کو متحرک فرض کریں کم منفصل غیر قارالذات هی جسکو زمانه کہتے هیں - اور سب تقدیر یعنے هندسه اوسمیں هی - اور وه جوّ مقابل میں عدم محض کے هی جسطرح عدم محض صلاحیت نہیں رکہتا که موصوف هو

بتلا ھی یا عدم تنا ھی اسي طرح سے وجود فراغ کا ھي - مشتبه نهو که صانع تعالی شانه کو بهی موجود کهتے هین میدنے پهلی فصل مین بیان کیا هي که معنے اوس کے یهه هین که وه صانع معدوم نهین که معدوم صلاحیت صانعیت کي نهين رکهتا اوس صانع کے وجود کو هم نهین جان سکتے صرف بتلانے کے واسطے هي - جلد چهاردهم بحار الانوار صفحه ۱۵ و ۲۳۳ مین ابوبکر خضرمی نے همارے چهٹے امام سے روایت کی هی حدیث طویل مین [که هوا محدود نهین کي جاتی فقط] اوسی جلد کے صفحه ۲۵۴ مین هشام بن حکم روایت کرتا هي اونهین امام همام سے حدیث طویل مین [نهین هی نیچے ریح عقیم کے مگر هوا اور ظلمات اور نهین هی اوسکے پیچهے سعت و نه ضیق اور نکوئي چیز که توهم کي جاي فقط] اوسي جلد کے صفحه ۲۵۹ مین همارے عالم سید مرتضی علم الهدی نے جواب مین ایک سائل کے فرمایا که فراغ وصف نهین کیا جا تا بتنا هی یا عدم تنا هی در حقیقت بلکه مجازا و اتساعا کهتےهین - اور فراغ نه جوهر هي نهعرض و نه قدیم و محدث هی اور نه وه ذات هی و نه معلوم هی مانند اور معلومات کے فقط] اوسی جلد کے صفحه ۱۹ مین داؤد رقی روایت‌کرتا هي همارے چوتهے امام سے حدیث مین [بالتحقیق الله نے حمل کیا اپنے دین و علم کو پانی پر قبل هونے زمین و آسمان وجن و انس و شمس وقمر کے فقط] اور اوسی جلد و صفحه مین محمد بن عطیه روایت کرتا هي همارے پانچوین امام سے حدیث مین [پیدا کیا الله نے اوس چیز کو که سب چیزین اوس سے هین اور وه پانی هی که سب چیزونکو اوس سے پیدا کیا پهر گردانا نسبت هر چیز کو پانی کیطرف اور نهین گردانا

واسطے پانی کے کوئی نسبت که مضاف هو اوسکي طرف - اور پیدا کیا چلنے والی هوا کو پانی سے تس پیچھے مسلط کیا ریح کو پانی پر - اسی حدیث میں بعد ایک سطر کے هی [تس پیچھے پیدا کیا الله نے آگ کو پانی سے فقط] اور اوسی جلد و صفحه مین محمد بن مسلم روایت کرتا هی انهین امام همام سے که فرمایا [تهی هر چیز پانی - اور تها عرش اوسکا پانی پر پهر امر کیا الله عزوجل نے پانی کو پهر مضطرم کیا یعنے روشن کیا آگ کو تس پیچھے امر کیا آگ کو پهر خمود هوئي یعنے بجهه گئی پهر بلند هوا اوسکے بجهنے سے دهوان پهر خلق کیا الله نے اسمانونکو اوس دهونئے سے اور پیدا کیا زمین کو خاکستر سے الخ] مینے حدیثون مین سے کئی حدیثین استشهاد کے واسطے موضع حاجت کو لکها وگرنه چودهوین جلد بحار الانوار مین اس قسم کی بهت حدیثین هین - میری غرض اس سے یهه هی که لوگ حدیثونکو دیکهین اور حکماء متاخرین کے اقوال کو اون حدیثون سے مقابله فرماوین اور نتیجه نکالین - خلجان نهو که کهین هوا فرمایا کهین جوّ کهین پانی کهین ظلمات - هوا یا جوّ کے ایک معني هین - اور اصل پانی هوا یا جو اوسکے اوصاف هین - اور یهه پانی جو هم دیکهتے هین اور استعمال مین لاتے هین کثیف هي - پاني کے معني مین لطافت هی - سو اس پاني مین نهین هی - اور ظلمات اسواسطے فرمایا که دیکها نهین جاتا بسبب لطافت کے - آنکه اور روشنی اوس سے پیدا هوئی هي - اس واسطے قران مجید مین ظلمات کو جمع کے لفظ سے فرمایا که بهت هی - اور نور کو مفرد فرمایا - اور جسطرح سے هم زمین کے قطعات کو آپسمین ممتاز پاتے هین اور پاني کو شیرین

و شوز و تلخ پاتے ھین - اور ھوا کو گرم و سرد و سموم و دمہ سے تعبیر کرتے ھین - حکماء متاخرین فرنگ نے ھوا کو کئی قسمت کیا ھی ایک قسم اوسکا آکسجن ھي - اور آکسجن وہ ھي کہ حیات و تنفس کا مایہ ھي اور اوسی سے آگ روشن ھوتی ھي - دوسری قسم کو نیٹروجن اور یونانیي مین ازوت کہتے ھین معنے اوسکے بیجان کے ھین - جانور اوسمین زندگانی نہین کرسکتا نفس نہین کھینچ سکتا اوسمین آگ بجھہ جاتی ھی - اور ھوا جو مجاور ھي اس زمین کے جس پرھم رھتے ھین مرکب ھی ایک خمس آکسجن اور چار خمس نیٹروجن سے اور پانی مرکب ھی ایک ثلث آکسجن اور دو ثلث ھیڈروجن سے اور ھیڈروجن بدبو بخار ھی کہ گرم لوھے پر پانی ڈالنے سے یا گرم لوھے کو پانیي مین ڈبانے سے مانند حباب کے بخار اوٹھتا ھی اوسي بخار کو جمع کرنے سے ھیڈروجن ھاتھہ آتا ھی - اوسی ھیڈروجن سے غبّارا بلند ھوتا ھی - اور اوپر جاتا ھي - اور ھیڈروجن کا گیاس آکسجن کے گیاس سے آٹھوین حصہ سبکترھي - اور ایک قسم ھی کولے کا گیاس کہ کبھی نیٹروجن اوس سے جدا نہین ھوسکتا - اور چلنے والی ھوا کو عربی مین ریح کہتے ھین اور جیسے جیسے اوپر جاؤ ھوا کو لطیف ترپاؤگے اور جوّ بالذات ساکن ھی - چودھوین جلد بحار الانوار کے صفحہ ۱۷ مین محمد بن مسلم روایت کرتا ھي ھمارے پانچوین امام سے - [کہ ھوا جاریي نہین ھوتي الخ]



پانچوین فصل

صانع تعالیٰ شانہ نے اس جوّ مین کہین کم کہین زیادہ حرارت پیدا کیا اور حرارت کو خاصیت بخشي کہ چیزونکو پہلاوے اور متحرک کرے اور دوسری چیزونکو اپنی طرف کہینچے اوسی سے ریح پیدا ہوئی - اوسنے اس پاني کو جیسے مشک مین مکہن مہتے ہین تلے اوپر زور سے گہمایا نیچے کا اوپر اوپر کا نیچے کردیا اوس سے کف پیدا ہوا اور بڑہتا گیا - اور سخت ہوتا گیا اوسی سے یہہ زمین جس پر ہم رہتے ہیي اور سب تارے پیدا ہوئے - اوسی کے بخار سے آسمان کہلایا - پڑہو پہلا خطبہ جو کتاب نہج البلاغہ مین ہمارے پہلے امام سے ہی اور بہي خطبہ اور حدیثون کو - اور جانو جو چیز مخلا بالطبع ہو کے صورت پکڑیگي گول ہوگيي اسواسطے کہ گول کم جگہہ کو گہیرتی ہی اور اوسمین گنجایش بہت ہوتي ہی اور ابسط اشکال ہی - خصوصا جب کوئی چیز اوس کو جذب نکرے - اور ضرور ہوا کہ وہ کرہ بسبب بہرنے حرارت و ریح کے اوسکے اندر ہلکا ہو اور دوحرکت کرے ایک وضعي یعنے اپنے اوپر دوسری اینی یعنے ایک جگہہ سے دوسري جگہہ جاوے - اور ضرور ہی کہ دونون حرکت گول ہو - حرکت وضعی ظاہر ہی - اور حرکت اینی اس لئے کہ کوئی چیز اوسکو نیچے اوپر دہنے بائین نہین کہینچتي - گول باسن مین پاني کو جوش دو دیکہو سب اجزا اوس پانی کے گول گہومینگے اگر گول ظرف بہی نہو - تو خیال کرنے سے معلوم ہوگا کہ اجزا جو نیچے اوپر گہومتے

هیں طالب هیں گولائي کے اور چونکه حرارت دورکی چیزونکو اپنی طرف کهینچتي هی - اوسي قوت کا نام جاذبه هي - اس صورتمیں چونکه بہت کرات هوا میں هیں چاهئے که حقیقی گولائي کو چهوڑ کے بیضي شکل پر حرکت کریں خواه بیضي گول هو خواه بیضي مستطیل هو موافق قوای جاذبه کرات کے - اور خود یہه کرات بهی بسبب ایک دوسرے کے جاذبه کے اور بسبب حرکت وضعی کے گول حقیقي نہیں هیں بلکه شلجمي شکل رکهتے هیں - جو چیز گول گهومے گي وه اپنے دو قطب کیطرف سے پهن یعنے چپٹي هوگی - اسی سبب سے اس زمین کا جسپر هم رهتے هیں قطر خط استوائی پینتیس ۳۵ میل انگریزی بڑا هی اوسکے قطر قطبی سے - ایک گوله خراط تو دیکهو که بیچ سے قُپ اوسکا زیاده هوتا جاتا هی اوس طرفسے جہاں دو طرف سیخ میں وه گوله بند هی - اور مرکزان سب حرکتون کا اگر وضعي هي تو بیچون بیچ اوس کره کے هوگا - اگر اینی هی تو بعض کره بعض کره کا مرکز هوگا - اور وه بهی حرکت وضعی و اینی کریگا اور بعض کرون میں حرکت اینی ایک سے زاید بهی هوتي هی - زمین و آسمان اور چاند اور سورج اور تارے انهیں الفاظ کے معنے سب زبانون میں قدیم سے هیں - اور بهت ظاهر هیں اور بطور کلیت مستعمل هیں - زمین و آسمان دو لفظ هیں ایک معنے میں - فارسی میں زمین باعتبار انجماد کے اور آسمان باعتبار گردش کے - اور عربی میں آسمان کو سما کہتے هیں باعتبار علو کے - اور زمین کو ارض کہتے هیں باعتبار سفل کے - هم اگر آسمان

پر هون زمین کو اپنے اوپر دیکھینگے - جیسے اب آسمان کو دیکھتے هین اسی طرحسے سب کرات کے لوگ - صرف مرکز کے طرف پستي کہی جایگی - اور محیط کے طرف بلندي - اور به نسبت همارے پانو کیطرف پستی - و تحت سر کیطرف بلندی و فوق - اسی طرحسے سب سمتین هین - پورب جو چیز که همارے طرف آوے وہ جانب اوسکا پورب هي - اور همسے سیدھا گذر کے چھپ جائے وہ سمت اوسکا پچھم هي - عربی مین پورب کو مطلع کہتے هین یعنے برآمد هونے کي جگھه اور پچھم کو مغرب کہتے هین یعنے نظرون سے چھپنے کی جگهه - اور مشرق کہتے هین سورج کے نکلنے کی جگهه اور تغلیبا آدھے افق کو جدھر سے سب تارے نکلتے هین کہتے هین - اور مغرب اوسکے مقابل مین - اور مطلع اور مشرق و مغرب کے معنے مین ضمنا حرکت هي بعبارت آخری بر عکس اول کے جہانسے هماری حرکت شروع هوئي همارا مغرب هي اور جسطرف هم جاتے هین همارا مشرق - یهي معنی سب کرون مین ملحوظ هین - اسی طرحسے جس کرہ سے روشني نکلتی هي وہ کرہ اوس روشنی کا مشرق اور وہ حد جدھر روشنی جاتی یا وہ حد جہان روشني نهین پهونچ سکتی مغرب هي - پس جتنا هم ستارونکو اور فاصلونکو دیکھتے هین باعتبار پستی کے زمین اور باعتبار بلندي کے آسمان هي - جس کرہ پرهم رهتے هین اور زمین کہتے هین اسی طرحسے جتنا دیکھتے هین زمین هی - اور اوسمین هزاران هزار هزارون قسم کي مخلوقات هي - بطلمیوسی هیئیت کے پیرو باوجودیکه منطق مین پڑھتے هین که هر چاند مین گہن لگتا هي جب

زمین مابین سورج اور چاند کے حائل ہو کہ دلالت کلیت پر کرتا ہی تو کہتے ہین کلی منحصر در فرد ہی اسیطرحسے سورج کو بھی کلی منحصر در فرد کہتے ہیں *

چھٹھی فصل

قرآن مجید کے چوبیسوین جزء سولہوین رکوع سورۂ سجدہ مین ہی [تس پیچھے قصد کیا اللہ نے آسمان کی طرف و حال یہہ ہی کہ وہ دھوان ہی فقط] اور چودھوین جلد بحار الانوار صفحہ ۹۵ مین ابی عمران کندی نے روایت کی کہ پوچھا ابن کوّا نے حدیث مین ہمارے پہلے امام سے کہ کتنا فاصلہ ہی درمیان آسمان و زمین کے حضرت نے فرمایا [مدبصر اور جو دعا کہ ذکر کیا جائے اللہ پھر سنے - نہین کہتے ہین ہم غیر اسکے فقط] اور قرآن مجید مین بھی جہان تک سب تارے دکھلائی دیتے ہین آسمان دنیا فرمایا ہی - حکماء متاخرین فرنگ نے رصد کے رو سے کہا ہی کہ جتنی قوت ستارہ بینونکی زیادہ کی جای تو یہہ فضا مملو سحابی تکرونسے اور مجمع کواکب متمایزہ ایک دوسرے سے نظر آتا ہی - چودھوین جلد بحار الانوار صفحہ ۳۵۳ و ۳۵۵ مین حسین بن خالد ہمارے آٹھوین امام سے روایت کرتا ہی کہ کہا مینے کہ خبر دے مجھکو قول اللہ سے کہ فرمایا کہ آسمان صاحب حبک ہی پھر فرمایا وہ بستہ ہی بطرف زمین کے - اور شبکہ کیا اپنی انگلیون کو پس مینے کہا کہ کسطرح وہ بستہ طرف زمین کے ہوسکتا ہی - اور حال یہہ ہی کہ اللہ فرماتا ہی بلند کیا آسمانون کو بغیر

ستونون کے کہ دیکھتے ہو اوسکو - پس فرمایا سبحان اللہ آیا نہین فرماتا ہے بغیر ستونون کے کہ دیکتے ہو - کہا مینے ہان پس فرمایا پس وہان ستونین ہین ولیکن نہین دیکھتے ہو اوسکو - کہا مینے کسطرح سے ہی وہ اللہ مجھکو تمہارے اوپر فدا کرے - کہا پس کھولا اپنے بائین ہاتھہ کی ہتھیلی کو تس پیچھے رکھا دھنی ہتھیلی اوسپر - پس فرمایا یہہ زمین دنیا ہی اور آسمان دنیا اوسکے اوپر ہی فوق اوسکے قبہ - اور دوسری زمین فوق آسمان دنیا ہی اور دوسرا آسمان فوق اوسکے قبہ - اور تیسری زمین دوسرے آسمان کے اوپر ہی - اور تیسرا آسمان اوس کے اوپر قبہ ہی - اور چوتھی زمین تیسرے آسمان کے اوپر ہی اور چوتھا آسمان فوق اوس کے قبہ ہی - اور پانچوین زمین فوق چوتھے آسمان کے ہی - اور پانچوان آسمان فوق اوس کے قبہ ہی - اور چھٹھی زمین پانچوین آسمان کے اوپر ہی اور چھٹھا آسمان اوس کے فوق قبہ ہی - اور ساتوین زمین چھٹھے آسمان کے فوق ہی - اور ساتوان آسمان فوق اوسکے قبہ ہی - و عرش رحمن تبارک و تعالی ساتوین آسمان کے اوپر ہی اور قول اللہ کا اللہ ایسا اللہ کہ پیدا کیا سات آسمانون کو اور زمین کو مثل آسمانونکے الخ]

قرآن مجید و حدیثون سے صاف ثابت ہوا کہ جہان تک ہماری نظر کام کرتی ہی آسمان دنیا ہی - اور ویسا ہی چھہ آسمان اور ہین اس آسمان کے اوپر - اور آسمان نہین ہی مگر زمین کی حد - اور زمین کی نہایت - اور زمین مین ہر قسم کی مخلوقات رہتی ہین - اور یہہ ثابت کہ ہمارا منتہای بصرہی

آج تک حکماء فرنگ نے کسي طرح سے اوس کی دوریون کو نہین دریافت کر سکے - یہہ آفتاب کہ اوسکی روشنی آٹھہ دقیقہ اور تیرہ ثانیہ مین ہماری زمین تک پہنچتي ہی اوس بعد پر ہو کہ بقدر بڑے ثوابت کے دکھلائی دے - تین برس یا زایہ مین اوسکي روشني زمین تک پہنچیگی - تو خیال کرنا چاہئے کہ عرش کي دوري کتني ہو گي - صانع تعالی شانہ کی قدرت کو تصور کرنا چاہئے کہ سب گول معلوم ہوتا ہے - ثوابت کے رہنے والے ہمکو اوپر دیکھینگے - جیسے ہم ثوابت کو اوپر دیکھتے ہین اون لوگون کو بھي سب دنیا گول دکھلائي دیگي - پس یہہ زمین جسپر ہم رہتے ہین - کسی طرح مرکز عالم نہین ہو سکتي - قرآن مجید اور حدیثون سے معلوم ہي کہ سات زمین اور سات آسمان ہین - اور ساتوین آسمان مین کہ چھہ آسمانوںپر محیط ہی بہشت ہی - اور ساتوین زمین مین کہ چھہ آسمانون کی محاط ہی جہنم ہي - یعنے پہلا آسمان ساتوین زمین - اور ساتوان آسمان پہلی زمین - اسلئے کہ مبدء صعود سفل سے ہوتا ہي - اور مبدء نزول علو سے - و اگر نہین تو زمین و آسمان کو نیچے سے گن کے جاؤ تو اوپر سب کے ساتوین زمین اور ساتوان آسمان ہوگا - جیسا کہ حسین بن خالد نے ہمارے آٹھوین امام سے روایت کی اگر اوپر سے شمار کرکے آؤ تو برعکس ہوگا - اور بہشت و دوزخ کو لغو نہ سمجھنا چاہئے - منکرون کو مین جہنم بچشم معاینہ کروا دیتا ہون - کہ آنکھون سے دیکھہ لین - حکماء فرانس نے دایرۂ نصف النہار کو جو اس زمین کو جسپر ہم رہتے ہین

قاطع هی یعنے جو دایرہ قطب شمالی و جنوبی زمین سے گذرے اوسکو چار کرور یعنی چالیس ملیان یعنی چالیس هزار هزار حصون پر قسمت کیا هي - یعنے ربع دایرہ کو جو مابین قطب شمالي و خط استوا کے هي ایک کرور یعنے دس ملیان یعنے دس هزار هزار حصون پر قسمت کیا هي - هر ایک حصہ کو متر کہتے هین بکسر میم و فتح تاء مثناہ فوقانی معنے مین مقیاس کے - اور یہہ متر وحدت هی مقیاس کا - جیسے وجب و دست و گز و قدم و غیرہ - پہر هر متر کو دس پر قسمت کیا هی هر حصہ کو دیسي متر کہتے هین - پهر هر دیسی متر کو دس پر - اوسکو سنتی متر - اور هر سنتی متر کو دس پر قسمت کیا هي اوسکو میلی متر کہتےهین - پس میلی متر ایک جزء هزار جزء متر کا هي وعلی هذا القیاس - اور جانب صعود مین هر دس متر کو دیکا متر و هر دس دیکا متر کو اکتو متر و هر دس اکتو متر کو کیلومتر کہتے هین - پس هر کیلو متر هزار برابر متر کے هی - اسی طرح سے جتنا چاهین بڑھتے جائین - اور حبوب یعنے گولیان اور موائع جیسے پانی اور تیل هي اوسکی مکیال کي وحدت کو لیتر کہتے هین - کہ عبارت هی ایک دیسی متر مکعّب سے یعنے هرایک طول و عرض و عمق ایک ایک عُشر متر - و عُشر لیتر کو دیسی لیتر و عُشر دیسی لیتر کو سنتی لیتر و عُشر سنتي لیتر کو میلي لیتر کہتے هین - اور صعود کي جانب کو دیکا لیتر اکتولیتر کیلولیتر کہتے هین - اور وزنونکی وحدت کو کرام کہتے هین وہ برابر هی دیسی متر مکعّب کے - ان دونون یعنے لیتر اور کرام کو اندازہ کرتے هین اوس ظرف سے جسمین آب مقطر اوتنا سماي

اس لئے کہ اگر پانی مقطر نہوگا تو مقدار اوسکا مختلف ہوگا۔ ہلکا یا بھاری۔ اور متر مکعب کا نام استیر ہی جسکو ہم استار یا سیر کہتے ہیں۔ اور زمین کی پیمایش کے مقیاس کو آلار کہتے ہیں۔ ہر جانب سے دس متر۔ اور جانب صعود و نزول کو اوسی قیاس پر۔ اور یہہ مقیاس قوم و بلاد کے اختلاف سے مختلف نہیں ہوتا۔ اسواسطے مینے بسط دیا۔ جب یہہ جانا تمنے تو جانو کہ تجربے اور امتحان سے اون حکیموں نے دریافت فرمایا ہی کہ جتنا زمین کے نیچے جاؤ گرمی بڑھتی جاتی ہی۔ ہملوگ بھی کوئے میں جانے سے کچھہ سمجھتے ہیں۔ اور وہ گرمی اتنی بڑھتی جاتی ہی کہ جب نیچے بقدر لاکھہ متر یعنے سو ہزار متر کے جاویں وہاں اتنی گرمی ہی کہ لوہا اور پلا تینا پگھل جائیگا۔ تو کیا احوال ہی اوس گرمی کا کہ اس زمین کے مرکز کے آس پاس ہی۔ وہ مرکز تقریبا چھیا سٹھہ لاکھہ متر یعنے چھہ ہزار ہزار و چھہ سو ہزار یعنے چھہ ملیان و چھہ سو ہزار نیچے ہی۔ دوسرے کرونکو جیسے چاند اور سورج و غیرہ تارے ہیں اسی پر قیاس کرو۔ جب یہہ سب پٹاخے پھٹینگے تو کیسا دریا آگ کا جوش ماریگا۔ پڑھو قران مجید کو اور دیکھو تیسری جلد بحار الانوار کو کہ اوس آگ کو کسطرح سے بیان فرمایا ہی۔ اور اوسکی ہر قسم کو بتلایا ہی کہ عقل تصور کرنے سے جل کے خاکستر ہو جاتی ہی۔ اسی طرح سے خیال کرو بہشت کا کہ پہلی زمین اور ساتوین آسمان مین ہی۔ کہ اوسکی بزرگی کو قرآن مجید مین فرمایا ہی کہ عرض اوسکا مانند عرض آسمانون اور زمین کے ہی۔ جون جون اوپر کو جاوین ہوا کی لطافت زیادہ

ھوتی جاتی ھی تو ساتوین آسمان پر کیسی لطیف ھوگی وھانکے باشندے کیسے کیسے مزہ چکھتے ھونگے - بہشت کا بیان بھی اوسی تیسری جلد بحارالانوار مین یہ تفصیل مذکور ھی - معلوم ھوتا ھی وھانکی ھوا سب اکسیجن ھی - ارسمین نیٹروجن اور ھیڈروجن نہین ھی - صانع تعالی شانہ نے ھمکو دوزخ پر بسایا کہ عبرت پکڑین اور ساتوین آسمان کے رھنے کی لیاقت حاصل کرین - بہشت و دوزخ سے انکار نکرو اور پیغمبرونکے کلام کو سچا جانو - کسی پیغمبر سابق نے اوس ھوا اور اوس آگ کو اوس تفصیل سے نہین فرمایا جیسا کہ ھمارے امامون نے بیان فرمایا

ساتوین فصل

جب ریح نے اس جز کو تلے اوپر گھمایا تو اوس جوّ مین جابجا پھلن پیدا ھوا اور بڑھتا گیا - تا کہ یہہ کُرے سب نمود ھوے - تو ضرور ھی کہ وہ کف ابتدا مین بہت ھی چھوٹا اور غیر محسوس ھو اور بتدریج بڑھے کوئی چھوٹا کوئی بڑا اور آپسمین ایسے فاصلے سے ھو کہ تاثیر جاذبہ ایک دوسرے پر اثر کرے اگر ایسا نہو تو وہ جو سارے کا سارا ایک کرہ ھوجائیگا تو جو کرہ کہ ھم اسپر ساکن ھین پہلی سطح اوسکی مکہ معظمہ کی ھی جہان مسجد حرام ھی - کہ اھل اسلام اوسکی طرف نماز اور اوسکا طواف کرتے ھین - بعد مسجد حرام کے نیچے سے بڑھتی گئی جتنا کہ صانع تعالی شانہ نے چاھا اور اوسکے مقابل مین پانی چوس لیا گیا - مکہ کے معنے لغت اور حدیثون مین چوسنے کے ھین - اور سب

کرونمین جو سطح پہلی پیدا ہوئی ہوگي وہی جگہہ مطاف و مسجد وہانکے باشندون کي ہوگي - باوجودیکہ جب سے اس زمین نے صورت پکڑا کیا کیا تغیرات اوسمین نہین ہوئی اور نہین ہوتی هي - ہزارون جزیرے نمود ہوئے اور جاتے رہے پھر بھی پانی کا انبوہ تقریبا اوس کے مقابل مین ھي یعنے نیچے سے اوسکے پانی چوس لیا گیا - اور مکہ کو ام القری بھی کہتے ہین - یعنے سب گانوٗ کی ما - اسواسطے کہ سب زمین اوسکے نیچے سے پھیلائی اور بڑھائی گئی یعنے اس کرہ کی پہلي خشکي اور آبادي ھي - اور حدیثون مین آیا ھي کہ مسجد حرام محاذي بیت المعمور کےھی - اور بیت المعمور مطاف و مسجد فرشتگان ہی چوتھے آسمان پر - اس سے صاف ثابت ہوا کہ چوتھے آسمان مین جس کرہ پر وہ بیت المعمور ھي اوسکي حرکت وضعي کا قطب زیرین بیت المعمور مین ہوگا - اور حرکت اپني اوس کرہ کی مانند حرکت وضعي اس زمین کے ہوگی یعنے تابع مین حرکت وضعی زمین کے - اور دوسری اور تیسری اپني حرکت اوسکي تابع حرکت اپني زمین کے تاکہ مسجد حرام کی محاذات بیت المعمور کے ساتھہ برابر و دائم رہے - حدیثون مین آیا ھی کہ اگر بیت المعمور سے کوئی چیز پھینکی جاوے وہ سیدھی مسجد حرام مین آریگي - پس ہملوگون کا سر جب مطاف مسجد حرام مین ہونگے مقابل مین اون لوگون کے سر کے ہوگا جو مطاف مین بیت المعمورکےہونگے - چونکہ ہر کام مین خصوصا عبادت مین کوئی سمت چاھئے تو اھل اسلام اس جہت سے اوسکی طرف موںنہ کرتے ہین - اور جہان کہین متعذر ہین معذور ہین -

اور حضرت آدم علیه السلام کے عہد سے وہ مسجد حرام سب انبیا کا مطاف هی - اور چاہ زمزم وہ کونوان هي جو حضرت اسمعیل بن حضرت ابراهیم علیهما السلام کے واسطے نمود هوا - جسکا نام اونکي ما حضرت هاجر علیها السلام نے بیرالحی الرائی رکھا - یعنے جیتے اور دیکھنے والے خدا کا کونوان - اور برسوین دن هزارون حاج اوسکا پاني استعمال کرتے هین - اور اپنے وطن مین سوغات لیجاتے هین - اوسکا پاني جون کا تون رهتا هی - دیکھو تورات و قرآن مجید کو - تو اهل اسلام اوسکا طواف کرنے اور اوسکی طرف توجه کرنے مین کسي طرحسے مشرک اور بت پرست نہین هین - حدیثون مین آیا هي که سب ریح یعنے چلنے والی هوا مکه معظمه سے نکلتی هي - مینے چوتھی فصل کے آخر مین کہا هی که جو بالذات ساکن هی گرمی پانے سے متحرک هوگا اور گرمي آفتاب کي نہین هوسکتی اسواسطے که آفتاب کی شعاعونکا مونہ اس زمین کی طرف هی - تو جو هوا مجاور زمین هي اور اوسکے شعاعونکےسامھنے - اوسے گرم کرکے زمین کے اندر گھساویگا - البته نیچے کي گرمی پانے سے نیچے کی هوا هلکي هوکے اوپرکوجائیگی - اور اوپر کی هوا جو سرد هی نیچے کو آویگی اور هوا اس هیرپھیر مین متحرك هوگی بعینه جیسے پانی کے ظرف کے نیچے آگ جلانے سے نیچے کا پاني گرم هوکے اوپر جاتا هی اور ٹھنڈھا پاني اوپر کا نیچے آتا هی تو اسی طرح سے هوا هی - جتنا زور حرارت کا هی اوسی موافق وہ هوا اپنے واسطے عرصه پیدا کریگی - ابخرے جو زمین اور پاني سے اوٹھتے هین اوس سے بھی هوا متحرك هوتی هی - اور جو پہاڑ چارون طرف اس موقع سے بنائے گئے هین که مانند مکانون کے

باد گیرونکے هین - وہ بهي مانند بادگیرون کے اوپرکي هوا کو نیچے کهینچ لاتے هین - اور مانند طوفان کے هوا کو جنبش دیتے هین - لیکن اصل طوفان وہ هی کہ زمین کے اندر سے راستہ پانے سے گرم هوا جو اوسمین محبوس هی نکلے - جس مقدار وہ هوا نکلیگی آتنا هی طوفان هوگا - قوم عادکي هلاکت کے واسطے موئی کے سوراخ کے برابر نکلی تهی - پڑهو قران مجید و حدیثون کو - اور طوفان نوح علیہ السلام مین بهی وہ هوا شاید کچهہ زیادہ زمین کے نیچے سے نکلي هوگی کہ دریاونکے پانی کو بہت پهولایا اور زمین سے جو پانی اوسکے اندر چهپا هي اوپر نکالا اور اوپر کے پانی نے بهي مدد کیا اوسکي کیفیت قرآن مجید وحدیثون سے دریافت کرو - اوسکولغو نہ سمجهو سنہ ۱۸۶۴ع کے پانچوین اکتوبر کو کلکتہ اور اوسکے نواح مین تخمینا پچیس کوس تک ایسا طوفان هوا متصل دریاي شور کے تخمینا پینتیس فٹ پاني معمولی سطح آپ سے اونچا هوا اور خاص کلکتہ مین تخمینا پچیس فٹ کے سطح آب سے اونچا تخمینا پچاس هزار آدمی اور اڑهائی تین لاکهہ جانور اوس طوفان مین تلف هوئے - اوسکے بعد مچهلی بندر وغیرہ مین طوفان هوا پانی دریا کا بہت بلند هوا اور بہت خرابی کیا - اور آسمانسے ایسا کچهہ پانی نهین برسا کہ دریا کا پانی بڑهتا - برسات مین کہ سارے هند کا پانی اس کلکتہ کي ندي مین گرتا هی اتنا نهین بڑهتا - خصوصا سمندر سواي جزر و مد کی حالت مین نهین گهٹتا بڑهتا همیشہ ایک حالت پر رهتا هی - اور ضرور هی کہ یہہ گرم هوا زمین سے جهان انبوہ پانی هی اودهري سے نکلے کہ پانی کی زمین نرم

و متعفن دار هوتي هی - اور اوسی کے اندر سے پانی کا بخار
دوسري طرف جاتا هی - چونکه مکه کے مقابل مین انبوه پاني
هي اور مکه کے مقابل سے پانی چوسا گیا تو گویا سب ریح
وهین سے نکلتی هي *

آتهوین فصل

قرآن مجید کے سترهوین جزء پہلے رکوع سورهٔ انبیا مین هی
[نهین گردانا همنے اونکو ایسا جسد که نکهاوین طعام کو فقط] جسد
جسم انسان وجن وملائکه هی - اور در حقیقت مرادف جسم
هی - اور طعام جو چیز کهائي جاي - بحار الانوار کي دوسری
جلد کے صفحه ۷۷۰ مین فتح بن یزید جرجانی روایت کرتا هي
همارے اٹهوین امام سے حدیث طویل مین که فرمایا [یا فتح
هر جسم غذا دیا گیا هی ساتهه ایک غذا کے فقط] اور پہلے حصه
تیسري جلد بحار الانوار باب ارزاق و اسعار مین شروع صفحه ۱۶۸
سے بهي ایسی حدیثین هین - اور غذا جس سے نما و قوام جسم هی -
اور قوت کے معنے جو چیز که بدن کو پکڑے رکھے غذا و شراب سے -
جانا چاهئے که غذا دو قسم کي هوتي هی ایک بطور استحاله کے
جیسا که نطفهٔ کو متعدد حالتین هوتین هین - اور وهي استحاله
گویا دفاع وفضله بهي هی - دوسری غذا که خارج سے اوے اور
داخل بدن هو اور فضله اوسکا داخل سے خارج هو - در واقع یهه
بهی استحاله هی اور ثابت هوچکا که سوای صانع تعالی شانه
کے سب جسم هی اور اوس صانع نے هر جسم کے واسطے اوسکے

موافق جدي جدي غذائين مقرر فرمائين - ملائکہ و ارواح وغیرہ سب مغتذي هوتے هين اپني غذاي مخصوص سے - حديثونمين هى کہ ملائکہ کي غذا باری تعالی شانہ کی تسبيح هى - جو چيز کہ پہلے صورت پکڑتی هى اور چهوٹي هى غذا اوسکی اوس کے فضلہ سے زيادہ هوتی هى جب تک وقوف کو پهونچے - بعد اتمام حد وقوف کے غذا کم هوگی اور دفاع زيادہ يہانتک کہ تمام هو جاى يعنے مرجاى - تو جتنے عرصہ مين اوسکو نمود هوي اوسکی تين برابر مدت مين تمام هو جائيگی - اگر خارج سے کوي حادثہ نہو - اسی کا نام موت طبيعی هى - جانا چاهئے کہ جتنے اسمان و زمين هين اونکے قوت يعنے غذا صانع تعالی شانہ نے اونکے واسطے موافق اونکے معين و مقرر فرمايا هى - اگر اونکو اونکا قوت برابر پهونچتا جاے اور فضلہ اونکا کسی طرحسے دفع نہرے تو برابر بڑهتے جائينگے يہانتک کہ سب اجسام متمائزہ ايک هو جائينگے اور اون مين دوئی باقی نرهےگی - اور يہہ بڑهنا اندر سے شروع هوتا هى اور بڑهنا هى - اور گهٹنا باهر اور اطراف سے شروع هوتا هى - قران مجيد کے تيرهوين جزء بارهوين رکوع سورہ رعد اور ستروهوين جزء چوتهے رکوع سورہ انبيا مين هي [بالتحقيق هم آتے هين هم زمين کو ناقص کرتے هين هم اسکو اوسکے اطراف سے فقط] صاف دلالت کرتا هى جيسے زمين اندر سے بڑهتی هى اطراف سے استحالہ هو کے گهٹتی هى اور يہان بهی زمين سے مراد سب زمين هى يعنے ساتون زمين اور آسمان اور آدمی کی طاقت سے باهر هی کہ جانے کہ جتنی زمينين هين کسمقدار بڑهتی اور کهٹتی هين آيا بڑهنا انکا زيادہ هى انکے گهٹنے

سے یا بر عکس ھی - حدیثونسے معلوم ھوتا ھی کہ یہہ آخری زمانہ ھی اس صورت میں گھتنا اونکازیادہ ھی اونکے بڑھنے سے - حکماء فرنگ نے حساب سے دریافت فرمایا ھی کہ آدمی کے بدنکے اجزا جو کسي وقت میں ھو وھی بعینہ دس برس قبل نتھے - ھر ساعت و ھر روز جتنے اجزا حسب مقدار غذا کے نئے ھوتے ھیں اوسی اندازہ سے کم و بیش پسینے وغیرہ سے دفع ھوتے ھیں - قریب قریب اسکے احوال درختوں کا ھی - چودھوین جلد بحار الانوار صفحہ ۳۹۲ حدیث طویل میں جواب میں ایکھزار و چار سي و چار مسئلونکے جو عبد اللہ بن سلام حبر نے حضرت خاتم الانبیا سے پوچھا اونحضرت نے فرمایا [ساتوان آسمان جو کہ متصل ھي عرش کے و اس فرمایا اللہ نے اوسکو یہہ کہ بلند ھو وے اپنے مکانکی طرف پس بلند ھوا - تس پیچھے چھہ آسمان باقي کو خلق فرمایا و امر کیا ھر آسمان کو کہ قرار پکڑے اپنے مکانمیں پس قرار پکڑا - اور آسمانکو سما کہا واسطے اوسکی بلندي کے فقط] اوسی کتاب کے صفحہ ۲۱ میں عبید بن زرارہ روایت کرتا ھي ھمارے چھٹھے امام سے کہ فرمایا [جب مارے گا اللہ اھل زمین کو مثل اوس چیز کے تھا خلق و مثل اوس چیز کے کہ مارے گا اونکي تئیں اور اضعاف اسکا تس پیچھے مارے گا اھل سماء دنیا کو تس پیچھے درنگ کرے گا مثل اوس چیز کے کہ خلق کیا خلق کو اور مثل اوس چیز کے کہ مارا اھل زمین و آسمان دنیا کو اور اضعاف اوسکے تس پیچھے مارے گا اھل سماء ثانی کو تس پیچھے درنگ کریگا مثل اوس چیز کے کہ خلق کیا خلق کو اور مثل اوس چیز کے کہ مارا اھل

زمین و سماء دنیا و سماء ثاني کو اور اضعاف اوسکے تس پیچھے ماریگا اهل سماء سیوم کو تس پیچھے درنگ کریگا مثل اوس چیز کے که خلق کیا زمین کو اور مثل اوس چیز کے که خلق کیا خلق کو اور مثل اوس چیز کے که مارا اهل زمین و سماء دنیا و سماء دوم و سماء سیوم کو اور اضعاف اسکے تس پیچھے ماریگا اهل سماء چهارم کو تس پیچھے درنگ کریگا مثل اوس چیز کے که خلق کیا خلق کو اور مثل اوس چیز کے مارا اهل زمین و اهل سماء دنیا و سماء دوم و سماء سیوم و سماء چهارم اور اضعاف اسکے تس پیچھے ماریگا اهل سماء پنجم کو تس پیچھے درنگ کریگا مثل اوس چیز کے که پیدا کیا زمین کو اور مثل اوس چیز کے که مارا اهل زمین و اهل سماء دنیا اور دوسرے اور تیسرے اور چوتھے اور پانچوین کو اور اضعاف اوسکے تس پیچھے ماریگا اهل آسمان ششم کو تس پیچھے درنگ کریگا مثل اوس چیز کے که پیدا کیا خلق کو اور مثل اوس چیز کے که مارا اهل زمین و اهل سماء دنیا و دوم و سیوم و چهارم و پنجم و ششم کو اور اضعاف اوسکے تس پیچھے ماریگا اهل آسمان هفتم کو تس پیچھے درنگ کریگا مثل اوس چیز کے که پیدا کیا خلق کو اور مثل اوس چیز کے که مارا اهل زمین و اهل آسمانون کو ساتوین آسمان تک اور اضعاف اوسکے تس پیچھے ماریگا میکائیل کو تا اخر خبر] اور مثل اسکے هي دوسرے حصه تیسري جلد بحار الانوار مین صفحه ۷۸۶ و ۷۸۷ و ۷۸۹ اور چودهوین جلد بحار الانوار صفحه ۳۱۳ مین هي که ایک شخص کے دو لڑکے

پیدا ہوئے توام پس مبارکبادي دي اوسکو ہمارے چھٹھے امام نے تس پیچھے فرمایا اون دونونمین کون بڑا ہی پس کہا اوسنے جو لڑکا پہلے نکلا پس فرمایا اوس امام ہمام نے جو [کہ آخر مین نکلا وہ بڑا ہی آیا نہین جانتا تو کہ اوسکي ما آبستن ہوئی پہلے اوس سے - و بالتحقیق کہ یہہ داخل ہوا اوسکے اوپر پس ممکن نتھا اوسکو کہ نکلے جب تک یہہ نہ نکلے - جو کہ نکلتا ہی آخر مین وہ بڑا ہی فقط] ان تینون حدیثونسے یہہ نتیجہ نکلا کہ جو چیزین خلقت مین بہم پیوستہ ہین تو جو چیز کہ پہلے پیدا ہوئي سبکے آخر مین فنا ہوگي - اور دوسری حدیث سے یہہ معلوم ہوا کہ اون فرشتونکی خلقت قبل زمین اور آسمانون کے ہی - اور بھی بہت حدیثونسے معلوم ہوا کہ فرشتونکی خلقت قبل آسمانونکے ہی - مگر ایسے فرشتے بھی ہین کہ ہردم پیدا ہو جاتے ہین اور انبیا و ایمہ علیہم السلام کی خلقت قبل سب مخلوقونکے ہي - اور حدیث مین موت سے مراد فنا ہي اور اہل زمین و آسمان سے مراد خود وہ اور اوسمین جتني چیزین ہین ہی *

نوین فصل

چودھوین جلد بحار الانوار صفحہ ۹۸ مین عبد الرحیم بن کثیر روایت کرتا ہی ہمارے چھٹھے امام سے کہ فرمایا [بالتحقیق وراء تمہارے اس آفتاب کے چالیس آفتاب ہي اوسمین بہت خلق ہی - و بالتحقیق وراء تمھاری قمر کے چالیس قمر ہی اوسمین بہت خلق ہي نہین جانتے کہ اللہ نے پیدا کیا آدم کو یا ہرگز نہین

پیدا کیا الہام کئے گئے ہیں فلان و فلان کی لعنت کو فقط] اس سے معلوم ہوا کہ چاند و سورج پر لوگ بستے ہیں - حکماء فرنگ نے دور بین سے دریافت کیا ہے کہ بعض ثوابت بھی فی الجملہ حرکت خاصہ رکھتے ہیں - تو میرا گمان یہہ ہے کہ جس ثابتے کو متحرک بحرکت خاصہ پایا ہے وہ اپنے آفتاب کا سیّارہ ہوگا نہ ثابتہ- اور چالیس ثابتے ہونگے کہ اونکی روشنی ذاتی ہوگی- اوراونکی روشنی مکتسب مانند ہمارے آفتاب کے سیّارونکے - اور حکماء فرنگ نے سوای اس چاند کے سترہ چاند اور دیکھے ہیں - تو مطابق اس حدیث کے تئیس چاند ابتک دیکھے نہین گئے ہیں دور نہین جیسے جیسے دوربینین اچھی سی اچھی بنین گی باقی بھی دیکھے جائینگے - اور حکماء فرنگ نے ہمارے آفتاب کے اوپر کہین کہین داغ سیاہ چھٹائی اور بڑائی مین مختلف دیکھین ہین - بعضے اون داغون مین سے اس زمین سے بھی بڑے ہین - وہ سب داغ میری دانست مین صانع تعالی شانہ نے مانند اور کرونگے کہ اونکی سطح خشک ہوتی ہے جیسے خاکستر آگ پر واسطے بود و باش کے اوسکی سطح بھی جہان داغ کے طور نظر آتا ہے بود و باش کے واسطے ہے - سب کرے کے اندر آگ بھری ہوئی ہے - اور اوپر کی سطح سخت واسطے اوس قسم کی مخلوقات کے رہنے کے واسطے اس لئے کہ کوئی مخلوق پانی مین کوئی آگ مین کوئی ہوا مین کوئی راکھہ پر یعنے مٹی پر رہتی ہے - اگر سیارونکی سطح بھی کھلی رہتی اور جو آگ اوسکے اندر ہے چھپی نہوتی تو ان سیارونکی روشنی بھی ذاتی ہوتی جیسے

آفتاب کی هي - اور آفتاب کا حجم زمین کے حجم سے تیرہ لاکھہ و سنهتر هزار و چهہ سي و دس برابر اور کچهہ برابر زمین کے هي رقم اوسکی یہہ هي ١٠ ٧٧٦ ١٣ - کمیت مادہ اوسکی بہ نسبت کمیت مادہ زمین کے تین لاکهہ تینتیس هزار ونوسي اتهائیس برابر هي رقم اوسکی یہہ هی ٢٨ ٩ ٣ ٣ ٣ - حکماء فرنگ نے معلوم کیا هی کہ توپ کا گولہ کہ هر ایک ساعت مین چارسي اسي میل انگریزی جاتا هی اگر آفتاب سے پہنچیکا جاي تو عطارد کے مدارتک آتهہ برس اور دو سی چہتر دن مین اور زهرہ کے مدار تک سولہ برس ایک سی چهتیس دن مین اور هماري زمین کے مدار تک بائیس برس دو سي چهبیس دن مین اور مریخ کے مدار تک چونتیس برس ایک سي پینسٹهہ دن مین اور هیرس کے مدارتک باستهہ برس تین سی سینتیس دن مین اور مشتری کے مدار تک ایک سی سترہ برس دو سی سینتیس دن مین اور زحل کے مدار تک دو سی پندرہ برس دو سی ستاسي دن مین اور جارجیم سیدوس کے مدار تک چار سي ایکتیس برس دو سی نو دن مین پہنچیگا - لیکن بعضے دنبالہ دار ستارے بہ نسبت دوري جار جیم سیدوس کے قریب سات چند کے آفتاب سے دور جاتے هین اور باوجود اس غایت دوری کے وے بہ نسبت ثوابت کے آفتاب کی طرف نزدیک تر هین - اور ثوابت سے بہت دور - هملوگونکو پند لینا چاهئے کہ حکماء فرنگ نے کس کس طرح سے حساب کئے هین بهلا هملوگون نے کب امتحان کیا کہ توپ کا گولہ ایک ساعت یا ایک دقیقہ مین - کتنا جاتا هي تا چہ رسد کہ کواکب کي

سیر کو سمجھین - بارجودیکہ قران مجید و حدیثون مین بہت
حَثّ و ترغیب هي - چنانچہ قران مجید کے گیارھوین جزء چھتے
رکوع سورہ یونس مین اور پندرھوین جزء دوسرے رکوع سورۂ
بني اسرائیل مین هي [تا جانو تم برسونکی عدد اور حساب کو فقط]
جب کہ لوگ سواے اس چاند کے کہ هماری زمین کے آس
پاس گھومتا هي دوسرا کوئي چاند نہین جانتے تھے همارے اماموں
نے اون سبکی خبر دی هی - اس سے زیادہ علم کیسے هوتا هي
اور چھپی بات سے خبر دینا اسی کو خبر غیب کہتے هین -
سر پیٹنے کی جگہہ هی کہ لوگون نے ظالم پادشاهون کی پیروی کے
سبب اس علم الهی کي طرف کوئی متوجہ نہوے اور جتنا
حاصل کیا فلسفۂ باطل کو حاصل کیا - مینے ماخذ علوم مین
دنبالہ دار ستارونکو قران مجید سے بتلایا هي - یہان ایک بڑی
حدیث سے کہ خاتم الانبیا علیهم السلام نے علامت قیامت مین
فرمایا بتلاتاهون دوسرا حصہ تیسری جلد بحار الانوار کا صفحہ ۷۶۳
[وطلوع کرینگے بہت ستارے دنبالہ دار فقط] اور اوسي کتاب کی
چودھوین جلد صفحہ ۳۸ ا مین همارے عالم شیخ مفید نے لکھا
هی [جان بالتحقیق کہ ساتھہ آفتاب کے ستارے هین واسطے اونکے
دُمین هین بعض فوق بعض کے فقط] برابر لوگ یہی جانتے تھے
کہ یہہ سب ستارے نہین هین کیسا قرآن مجید اور حدیثون
مین فرمایا کہ یہہ سب ستارے هین تو اسکو اگر خبر غیب نہ کہین
تو کیا کہین - اس حدیث سے یہہ بھي نکلتا هی کہ وہ دنبالہ دار
ستارے جو قیامت کے قریب طلوع کرینگے ابھي پیدا نہین هوئے

هین - یہہ جو ایسا هی که بہت ستارے کچھہ وجود پکڑتے هیں پہر کے بجھہ جاتےهین - اور بہت ستارےهین که پایدار هین بہت نو پیدا هین - اور ایسےبھی هین که ایک کرہ پہٹنکے دو یا زیادہ هو گیا هی - چنانچہ جو ستارے که نو پیدا هین اور اونکے چاند دکہلائی ندئےهین اونکے باب مین بہی گمان هي - اور هندیون مین زحل کو نجم ثاقب فرمایا که وه اپنے فلک کو سوراخ کرکے روشني پہونچاتا هي گویا اوسکے فلک سے مراد اوسکے حلقے هین که روشني اوسکي حلقون سے نفوذ کرکے سب جگہہ پہونچتی هی - افتاب کے داغ بے دوربین کے نظر نہین آتے اسواسطے مینے چھوڑ دیا - هماري زمین کے چاند مین جو داغ هین بے دوربین کے بھی نظر آتے هین - اوسکو عربي مین محو کہتے هین محو کے معنے مٹا دینے کے هین که کچھہ اثر باقی نرهے - اوسکو کلف بہی کہتے هین اور کلف رنگ هي مابین سیاهی و زردی کے - اور مابین سیاه و سرخ کے بعضون نے کہا هي وه خیال هی بلا حقیقت - بعضون نے کہا هی که هماری زمین کے پہاڑ و دریا و غیره کا عکس هي - بعضون نے کہا هی که دوسری طرف مین چاند کے وه سیاهي هي - بعضون نے کہا هی بسبب گھسنے آگ کے چاند سے ایسا معلوم هوتا هی اسواسطے که کرۂ نار کو مجاور سطح مقعّر فلک قمر کے جانتے هین - بعضون نے کہا هی که ایک جزء چاند کا قابل نور نہین هی - بعضون نے کہا چاند کا مونہہ مانند آدمی کے دو آنکھہ دو ابرو وناک رکھتا هی - هند کے عوام کہتے هین که ایک بڑهیا بیٹھي چرخا کاتتي هي - بعضونکی رای هی که کچھہ جرم هین بصورت کرات مختلف الحجم چھپتے هوئے

چاند سے اسکے سبب روشنی برابر نہین پہنچتی - بعضون نے
کہا هي کہ کچھہ جرم هین مختلف الصورت چاند کے فلک
تدویر مین کہ اوسکی روشنی پہنچنے نہین دیتے - یہہ اقوال قدما
حکما کا هی رجما بالغیب کچھہ دلیل اوسپر نہین بعینہ مانند
قول عوام هند هی - اقوال حکماء متاخرین فرنگ کا هی ایک کا
قول کہ داغ سیاہ چاند کي اراضی مکشوفہ هي - اور داغ سفید اوسکے
دریائین هین - اس لئے کہ آفتاب کي روشني زمین مین تیرہ
اور پاني مین صاف معلوم هوتی هي - بعضون کے نزدیک داغ
سیاہ غار پُر آب یا بے آب هین اور پہاڑون کا سایہ هی کہ
ظلمت ظل کی اوسکے دوسرے جانب رهتی هی - ایک حکیم
نے ان داغونکا نام شہرون اور دریاؤن پر رکھا تہا - لیکن بعد اوسکے
حکیمونکے نام پر مشہور هوئے - ان داغونکو چار صنف کیا هی
بعض پہاڑ اور ٹیلونکا سایہ بعض دیوار کا سایہ بعض بڑے
بڑے پہاڑ کا سایہ - اون داغونکو چالیس حکیمونکے نام پر چالیس
نام رکھے هین باعتبار بعض اختلافات کے کہ اون داغونمین محسوس
هوتا هی - اور آٹھہ داغ طویل هین اونکو دریا جانتے تھے لیکن
وہ صحرا و میدان هی - اور دریا بھي هو اور آگ کے پہاڑ بھی
چاند مین هین جیسے هماری زمین مین هین - مین کہتا
هون اگر سب سیارے اور اقمار همسے ایسے نزدیک هوتے کہ اس
چاند کی سطح کے مانند دکھلائي دیتے تو اونمین بھي مانند
اس چاند کے محو یعنے داغ دکھلائی دیتے اگر هم چاند پر هوتے
تو اپنی زمین مین بھی اسی طرح سے محو یعنے داغ دیکھتے

صحرا میں تالابوں اور سراب کے دیکھنے سے کچھہ دریافت ہوسکتا
هي آئینوں کو روشنی میں دور سے دیکھنے سے بھي کچھہ دریافت
ہوسکیگا ۔ جاننا چاهئے که عربی میں شبانه روز کو یوم کہتے هیں
اور مقابل میں رات کے جو هي اوسے عربی میں نہار کہتے هیں ۔
اور فارسی میں روز اور هندي میں دن ۔ یوم و نہار دونوں کو کہتے
هیں اور یوم و نہار کا بیان بعد اس فصل کے آویگا ۔ یہاں اتنا جاننا
چاهئے که آنکھه کے سبب روشنی و تاریکي میں امتیاز هوئی اگر آنکھه
نہوتي تو امتیاز نہوتی ۔ اور آنکھه اور روشنی جوّ سے پیدا هوئي ۔
اور اس جو کو دیکھے نجانے کے سبب ظلمات فرمایا ۔ اور روشنی
آگ سے هي بالبداهة ۔ صانع تعالی شانه نے اس جوّ میں حرارت
پیدا کی ۔ اور حرارت کی کثرت سے آگ مشتعل هوئی اور سیارے
اور اقمار میں آگ کو پانی اور خاك کے نیچے چھپایا تاکه هر قسم
کے جانور اوسمیں بود و باش کریں ۔ اسی طرح سے سب جسموں میں
آگ کو چھپایا که آدمی بوقت حاجت آگ کو تدبیر سے نکال
لے ۔ اسواسطے که سوای آدمی اور کوئی جانور آگ کا محتاج نہیں ۔
اور آفتاب کي اکثر سطح کو کھلي رکھا که سبکو روشنی پہنچاوے
اور همارے سیارے اور اقمار آفتاب سے بہت چھوٹے هیں تو آفتاب
میں سب سے زیادہ آگ هي ۔ اور یہي آفتاب علامت و سلطان
نہار هي ۔ اور سیارے اور اقمار علامت و سلطان شب هیں ۔ اگر سیارے
اور اقمار کی آگ کھلی رهتی توشب کا وجود نہوتا ۔ اور هم جانوروں
کے واسطے جو خشکی میں زندگانی کرتےهیں وجود نہوتا ۔ سب آتشی
جانور هوتے ۔ قرآن مجید کے پندرهویں جزء دوسرے رکوع سورۂ

بنی اسرائیل مین هی [اور گردانا همنے رات و دنکو دو نشانی پهر محو کیا همنے رات کی نشانی کو اور گردانا همنے دن کی نشانی کو روشن فقط] یعنے رات کی نشانی اوسکی روشنی کا چهپانا هی - اور چودهوین جلد بحار الانوار کے صفحه ۱۰۸ مین بڑی حدیث مین هی که خاتم الانبیا علیهم السلام نے فرمایا [که اگر بالتحقیق چاند چهوڑ دیا جاتا اپنے حال پر مانند آفتاب کے اور محو نکیا جاتا هر آئینه پهچانی نه جاتی رات دن سے اور نه دن رات سے - اور نجانتا روزه دار که کتنے روزے رکهے اور نجانتے لوگ برسون کی عدد کو فقط] اور ضرور هي که جو کره بڑا هوگا چهوٹے کره کو جذب کریگا - اوسی چهوٹے کره کا نام چاند اور دوسرا سیاره هی یعنی سیارهٔ سیاره - اور هر سیاریکے چاند هونگے - کسیکے ایک کسیکے زاید - لیکن بعض سیارونکے چاند بسبب صغر کے یا اور سببون سے ابتک دیکهے نهین گئے - اور ایک فایده چاندون کا یهه هی که اپنے سیارون کو روشنی پهونچاوین - یعنے جس وقت که ایک جانب سیاره کا آفتاب کے دوسرے جانب هوتاهی اور جو سیارے که آفتاب سے دور تر هونگے اونکے چاند بهي زیاده هونگے - اسواسطے که جتنا آفتاب سے دور هونگے حرکت وضعی و اینی اونکی دونون بطی هوگی - اور محتاج هونگے روشنی کے - اون کے چاند روشنی کی تلافی کرینگے *

دسوین فصل

قرآن مجید کے پچیسوین جزء دوسرے رکوع سورهٔ شورا مین هی [الله ایسا الله که نازل کیاکتاب کو بحق و میزان کو فقط] اور ستائیسوین

جزو ستاٸیسوین رکوع سورۂ رحمٰن مین هی [اور آسمان کو بلند کیا اوسکو اور وضع کیا میزان کو یهہ کہ تجاوز نکرو میزان مین فقط] اور چودهوین جلد بحار الانوار کے صفحہ ۴۹ مین هی کہ فرمایا همارے چهٹهے امام نے کہ فرمایا همارے پہلے امام نے [یهہ ستارے ایسے کہ آسمان مین هین مدینے هین مثل مدینونکے جو زمین مین هین - هر مدینے مربوط و بندهے هوئے هین طرف ایک عمود کے نور سے طول اوس عمود کا آسمان مین مسیر اڑهائی سو برسکا هی فقط] اور اسی رسالے کی چهٹهی فصل مین همارے آٹهوین امام سے کچهہ ستونونکا احوال مذکور هو چکا هی - اور میزان مقیاس هی کہ اوس سے چیزین اندازہ کیے جاتین هین اور میزان کے اقسام هین - ایک اونمین سے قپان هی هند مین جولا هی بغلی قپان ساتهہ رکها کرتے هین سوتهہ تولنے کے واسطے - اهل فرنگ اس قپان کو بہت طرح سے بنایا هي کہ وہ صنعت دیکهہ کے حیرانی هوتی هی - میزان کے قیاس پر هر چیز مین ایک مرکز ثقل هوتا هي - کہ اوس مرکز ثقل پر سب ثقل اوس چیز کا هوتا هی - تو سب کا مرکز ثقل همارے آفتاب کے اندر اوسکے کسی نقطہ پر هی - سواي آفتاب کے مرکز کے اور سب سیارے اپنے بیضی مدار پر اپنے چاندون کو ساتهہ لئے هوئے موافق قواي جاذبہ اور آفتاب سے قرب و بعد کے آفتاب کے گرد گهومتے هین - اور آفتاب بهی سبکو لئے هوئے اوس مرکز ثقل پر گهومتا هي - اوسوقت آفتاب کا مدار اتنا بڑا هی جتنا اوسکی کمیت کا مادہ زمین کی کمیت مادہ سے بڑا هی - اور وہ دایرہ بهی حقیقي نہین هی - اور یهہ حرکت بہت هي بطی هی - اسی حرکت

کو اگلے زمانہ میں ثوابت کے آسمان کے طرف نسبت دیتے تھے
یعنے آٹھویں فلک کی طرف - اور آفتاب کی حرکت اپنی کا مدار
سب سیارون کے مدار اپنی سے چھوٹا ھي - مثلا یہہ زمین
جسپر ھم ساکن ھین شبانہ روز مین ایک حرکت وضعی کرتی
ھی کہ اوس سے طلوع و غروب ستارونکا اور روز و شب معلوم ھوتا
ھی - اس حرکت کو پرانی ھیئت والے فلک الافلاک یعنے نوین
آسمان کی طرف نسبت دیتے ھین - اور اس زمین کي دوسري
حرکت سالیانہ کو کہ بیضي مدار پر تقریبا برس دنمین آفتاب
کے گرد گھومتی ھي اور اوسی سے فصلین معلوم ھوتی ھین
آفتاب کے آسمان کیطرف - یعنے فلک چہارم کي طرف نسبت
دیتے ھین - اور تیسري حرکت اپني اس زمین کی کہ آفتاب
کی حرکت اپنی کے ساتھہ مربوط و بندھی ھوئی ھی اور
اوس سے انتقال ثوابت کا ایک برج و درجہ سے دوسرے برج
و درجہ مین معلوم ھوتا ھي اوسکو فلک ھشتم کیطرف نسبت
دیا ھی - اس حدیث مین ان ستارونکو مدینہ فرمایا یعنے
محل آبادانی کہ اوسمین ھر قسم کی مخلوقات بستی اور رھتی
ھی - مثلا یہی زمین ھماري مدینہ ھی کہ اوسکی تري اور
خشکی مین ھر قسم کے مخلوق بود و باش کرتے ھین - اسی طرح
سے سب تارے ھین اور نور کے عمود سے مراد آفتاب کی شعاعین
یا اونکے ابعاد معینہ ھین - اور یہہ جو فرمایا کہ طول ھر عمود کا
اڑھائي سی برسکا راستہ ھی پس جانا چاھئے کہ جطرحسے دایرہ
کو خواہ چھوٹا ھو خواہ بڑا تین سی ساٹھہ پر قسمت کرتے ھین

اور اوسکے قطر کو ایک سو بیس پر بنابر اون اسباب کے کہ ماخذ علوم مین بیان ہوا - اور بنابر فرمانے جناب خاتم الانبیا علیہم السلام کے جواب مین عبد اللہ بن سلام کے جو بحار الانوار کی چودھوین جلد کے صفحہ ۲۹۳ مین ہی [کہ واسطے اللہ عزوجل کے ہر شبانہ روز مین تین سو ساٹھہ لحظہ ہین فقط] اسی طرحسے دایرہ کو پندرہ پر اور اوسکے قطر کو پانچ پر قسمت کرتے ہین - اس لئے کہ جسطرحسے اعداد اعشاری کا حساب آسان ہی اسی طرح سے پانچ بھی ہی کہ نصف ہی دس کا اور جب کسی دایرہ کے قطرکو پانچ فرض کرین تو نصف قطر اڑھائی ہوگا - اوپر گذرا ہی کہ بلند حقیقی محیط ہی - اور پست حقیقی مرکز - تو یہہ فرمانا کہ آسمان سے آسمان تک اتنا فاصلہ ہی مراد یہہ ہی کہ محیط سے محیط تک بمرور مرکز اتنا فاصلہ ہی یعنی قطر اوسکا اُتنا بڑا ہی - اور حدیثون مین آیا ہی [آسمان و زمین کے پان سو برسکا راستہ ہی اور ہر آسمان سے آسمان تک پانسو برسکا راستہ ہی اور مُٹائی ہر آسمانکی پانسو برسکا راستہ ہی الخ] چونکہ معلوم ہوچکا ہی کہ آسمان نہین ہی مگر حد زمین کی تو صاف معلوم ہوا کہ مراد قطر ہی اور پانچ نفرما کے پانسو برسکا راستہ فرمایا تا معلوم ہو کہ وسعت بہت بڑی ہی پس نصف قطر اڑھائی سو برسکا ہو گا اور پان سو اور اڑھائی ہو اعداد اعشاری مین سے بھی ہی - کس خوبی سے اعداد اعشاری کو بیان فرمایا اور دوری ہماری زمین کی ہمارے آفتاب سے نو کرور اکّاون لاکھہ تہتّر ہزار و ایک سو

ستائیس میل انگریزی هی وہ نصف قطر هی اوسکے مدار کا - تو گویا اڑھائی سی بوسکا راستہ هی - اور ثقل یا وزن اوسي قوت جاذبہ کا نام هی اور جس چیز میں اجزاء مادی زیادہ هین یا خوب ستطبر هین وزن بهی زیادہ هوتا هي - اور وهی چیز جو سطح زمین پرهی جون جون اوپر جائیگی وزن اوسکا کم هوتا جائیگا مثلا ایک پتهر سطح زمین پر پانچ من کا هی اگر ممکن هو کہ اوسکو چاند پر لےجاوین وهان پانچ چهٹانک کا وزن هوگا اور حجم بدستور رهے گا - اور هوا کا بوجهہ ایک نمت کي سطح پر سولہ سیر کا هوگا - چونکہ هم هوا کے اندر باهر سے محاط هین معلوم نهین جیسے پاني مین غوطہ مارنے سے پانی کا بوجهہ معلوم نهین هوتا اور جتنی چیزین هین سب متحرک هین خواہ حرکت ارادي هو خواہ طبیعي خواہ حرکت قسری - اور ان کرات کی حرکت سب ارادی هي - جیسا کہ قرآن مجید مین هي [کہ کہا زمین وآسمان نے کہ آئے هم اطاعت کرنے والے اور سب اپنے فلک مین تیرتے هین] اور مانند اسکے آگے کے حکما بهی آسمانون کي حرکت کو ارادی جانتے تهے - چودهوین جلد بحار الانوار کے صفحہ ۱۶ مین هشام بن الحکم حدیث طویل مین روایت کرتا هي همارے چهٹھے امام سے کہ فرمایا [بالتحقیق سب چیزین دلالت کرتین هین اپنے حادث هونے پروردن فلک سے اور جو چیز اوسمین هي - اور وہ سات آسمان هی - اور حرکت زمین سے اور جو اسپر هي اور زمانونکے انقلاب و اختلاف وقت سے اور حوادث سے کہ حادث هوتے هین عالم مین بزیادتي و نقصان و موت و بلا سے الخ] تو سب جسم متحرک

رهینگے جبتک کوئی اونکی حرکتکا مانع و مزاحم نہو - تو جو چیز زمین سے اوپر پھینکی جاي وہ زمین هی کے ساتھہ حرکت کریگی - اسی سبب سے جہان سے پھینکی گئی هي وهین گرتی هي - یہی سبب هی کہ اگر کوئی چلتی کشتي پر بیٹھا یا کھڑا هوا هو اور کشتی چلتے چلتے یکا یک رک جاي تو وہ شخص کشتی کے موئھہ کے جانب گرپڑیگا - اور ساکن کشتي یکایک حرکت مین آوے تو وہ شخص کشتي کے پتوار کے جانب گریگا - اور یہي احوال هي گھوڑے و غیرہ کی سواري کا - اور اگر دو شخص ایک چلتی هوئی بڑي کشتی پر مقابل مین بیٹھہ کے گیند کھیلین تو اونکو گیند کا آنا جانا خط مستقیم پر معلوم هوگا - لیکن جو شخص کشتی کے باهر هي اوسکو اوس گیند کا آنا جانا خط منحنی پر معلوم هوگا اسواسطے کہ اوس گیند مین دو حرکتین هین ایک کشتی کی اور ایک اپنے پھینکے جانے کی - تو عالم مین حرکت بخط مستقیم کا وجود نہین - اور یہہ کہ روشنی کو بغیر سیدھے نل کے تیڑھے نل سے ندیکھہ سکینگے سبب اوسکا یہہ کہ هماری آنکھہ بہت جلد سیر کرتی هی اوس سرعت کے قریب قریب خط مستقیم کے چاهئے اور ترچھے ندیکھہ سیکنگے اور جو جسم دایرہ پر گھومتا هی وہ همیشہ دایرہ سے باهر نکل جانے کا میلان رکھتا هی اور اس طرح کے میلان کو قوت تارک المرکز کہتے هین جیسے فلاخن کا پتھر زور کرتا هی کہ دایرہ سے باهر نکل بھاگے اور تا جسم اپنے مدار سے باهر نہ نکل بھاگے ایک قوت جاذبہ اس دایرہ کے مرکز مین هوتی هی جس سے جسم دایر مین وہ قوت پیدا هوتی هي جسکو قوت طالب المرکز کہتےهین اور یہہ

دونون قوتین متساوی هوتي هین - پس ان دونون کی قوت تارک المرکز ارنکي قوت جاذبه سے معادلت رکھتي هی اسی سبب سے نه اپنے مدار سے نکلتے هین نه ایک دوسرے پر گرتے هین - اور جتنے کرات هین خواه حرکت وضعی اونکي خواه حرکت ایني اونکي سب پچھم سے پورب کی طرف هی - یعنے پچھم پورب انکی حرکت سے پیدا هوا جیسا میننے پچھم پورب کے معنے مین بیان کیا هی - اس سے صاف معلوم هوا که اس جوّ مین خالق تعالی شانه نے جو حرارت پیدا کیا اوسنے ایک طرف سے سب کو گھمایا تو اس سبب سے سب کرون مین پچھم پورب حقیقي پیدا هوا - ممکن نهین که ایک کره پچھم سے پورب کو گھومے اور دوسرا اوسکے برعکس - اس واسطے که محرک ایکهی هی - مین تعجب کرتا هون پرانی هیئت والون سے که کهتے هین سب آسمان نوین آسمان کے جوف مین هین جیسے دیگ برگ یعنے گنج کا باسن هوتا هي اور خلا محال هی - تو ضرور هوا که کوئی چیز اوس نوین آسمان کو پکڑے رهے ایدهر اودهر کهین جانے ندے - تو نهین جانتے اور جب نوان آسمان جوف کے آسمانونکو گھماتا هی تو کیون زمین کو اپنے ساتهه نگھماریگا - اور جوف کے آسمانون نے کهان سے یهه طاقت پائي که برخلاف نوین آسمان کے حرکت کرین اور کیون زحل و مشتری وغیره کے فلکونکو وه قوت نهین که اپنے جوف کے آسمانون کو گھمارے اور چونکه اسمان سب ٹھوس هین ایک دوسرے سے چپھتے هوئے اور حرکتین بهی برخلاف ایک دوسرے کے کرتے هین تو کیون نهین گھستے اور جیسے فلک قمر کی حرکت سے اوسکے مقعر مین آگ پیدا هوئی اون سبکے مقعّر مین کیون آگ

نهين پيدا هوتي سبب واحد هي - اور کبهی آدمی کو اختيار نهين ديا گيا که روز بروز جتني آسمان چاهي بناتاجاے اور کهي يهه مثل يهه حامل يهه مائل يهه مدير يهه تدوير هي - اور اقسام اقسام حاوی محوي بناتي چاے جائين اور پهر قائل هون که آسمان قابل خرق و التيام نهين هی اور خود آسمانون کو جتنا چاهين چير پهاڑ کرين اور پيوند لگاوين - اور کهين يهه خرق و التيام نهين - هم طالب العلمون کو چاهئي که حکمای فرنگ کی پيروي کرين اور اونسے طبيعی و رياضی اخذ کرين که موافق قرآن مجيد اور احاديث کے هي*

گيارهوين فصل

ميني بيان کياهي که اس جو مين سے ايک ٹکرے يا ايک خط کو دوسرے ٹکرے يا خط کو ساکن رکهکے حرکت ديوين اوسي حرکت کو زمانه کهتے هين اور چونکه حرکتين خط مستقيم پروجود نهين رکهتين تو ضرور هوا که مستدير مانند حرکت کرين - اوسي مدار کا نام فلک هی - چودهوين جلد بحار الانوار کے صفحه ۹۵ مين ابو بصير روايت کرتا هي حديث طويل مين همارے پانچوين امام سے که فرمايا [جب ظهور فرماوينگے بارهوين امام جاوينگے کوفه کو اور وهان چار مسجدون کو خراب کرينگے اور باقی نرهيگی کوئی مسجد اهل زمين پر که وه کنگرے اور بلندي رکهتي هو مگر يهه که خراب کرينگے - اور گردانينگے اون بلنديونکو بهت - اور وسيع کرينگے بڑے راستہ کو اور توڑينگے هر بازو کو که نکلا هي راستے سے اور باطل کرينگے گوشے گڑهے پانی کے جو راسته مين هين - اور

چھوڑینگے کبھی بدعت کو مگر یہہ کہ برطرف کرینگے اوسکو - اور نہ کبھی سنت کو مگر یہہ کہ قائم کرینگے اوسکو - اور فتح کرینگے قسطنطینیہ اور چین اور دیلم کے پہاڑ کو پس درنگ کرینگے اس پر سات برس مقدار ہر برس کا دس برس هی تمہارے اس برسوں میں سے - تس پیچھے کریگا اللہ جو چاهیگا - کہا راوی نے کہ کہا مینے میں تمہارے فداهون پس کس طرح برس بڑھینگے فرمایا حکم کریگا اللہ تعالی فلک کو ٹھہرنے کے لئے اور کم کرنے حرکت کو پس دن سبب بڑہ جائینگے واسطے اوسکے اور برس سب الخ] اور اوسی جلد کے صفحہ ۹۶ میں جابر روایت کرتا هی انہیں امام همام سے - جابر کہتا هی کہ تھے هملوگ اونکے پاس کہ ذکر کیا لوگون نے بنی امیہ کی سلطنت و تسلط کو پس فرمایا اوس امام همام نے [کوئي خروج نکریگا هشام پر مگر یہہ کہ هشام قتل کریگا اوسکو کہا جابر نے کہ ذکر کیا هشام کی مدت ملک کو بیس برس کہا جابر نے پس جزع کیا هملوگون نے پس فرمایا کہ کیا هوا تمکو - جب ارادہ کرتا هی اللہ عز و جل یہہ کہ هلاک کرے ایک قوم کے سلطان کو امر کرتا هی فرشتے کو پس جلد کرتا هی سیر فلک کو پس تقدیر کرتا هی اوپر اوس چیز کے کہ ارادہ کرتا هی الخ] اور یہہ هشام بیٹا عبد الملک بن مروانکا هی کہ بیس برس اوسنے خلافت کی - اور بحار الانوار کی دوسرے جلد کے صفحہ ٥٥٠ و ٥٥١ میں اور چودھویں جلد کے صفحہ ۱۳۳ میں هی کہ همارے چوتھے امام نے فرمایا [بالتحقیق اللہ عز و جل نے گردانا واسطے اوسکے کہ گردانا واسطے اوسکے سلطنت ایک مدت راتون اور دنون اور برسون اور مہینون سے - پس

اگر عدالت کیا اونہوں نے لوگوں میں حکم فرماتا ہی اللہ عزوجلّ صاحب فلک کو یہہ کہ دیری کرے اوسکے گھما نے میں پس دراز ہوتے ہیں اونکے دن اور راتیں اور برس اور مہینے - اور اگر انہوں نے جور کیا لوگوں میں اور عدالت نہیں کی اونہوں نے امر فرماتا ہی اللہ عز و جل صاحب فلک کو پس جلدی کرتا ہی اوسکے گھماتے میں اور جلدي کرتا هي اونکيي راتوں اور اونکے دنوں اور اونکے برسوں اور اونکے مہینوں کے فنا میں - اور بتحقیق وفا کیا اللہ تبارک و تعالی نے واسطے اونکے شمارہ راتوں کا اور دنوں کا اور مہینوں کا فقط] اور بھي حدیثیں اس مطلب میں ہیں - ان حدیثوں سے صاف معلوم ہوا کہ حرکت مدار پر ہوتی ہی - اور عمر کا بھي مدار ہی - اور اوسی کو فلک کہتے ہیں - جیسے ہر ستارہ کے فلک یعنے مدار ہی - اور مدار منقسم ہوتا ہی تین سي ساٹھہ جزء پر ہر ایک جزء کو درجۂ کہتے ہیں اور جب وہ مدار ایک دورہ پورا کریگا تو وہ یوم ہي اور جب تین سي ساٹھہ دورہ کریگا تو اوسکا ایک برس ہوگا اور یہہ یوم اور برس مفرد و حقیقي ہی - اسي طرح سے ہر ستارے جب ایک دورہ پورا کرینگے اپنی حرکت وضعي کا تو ایک یوم اوس ستارے کا حقیقی ہوگا اور تین سی ساٹھہ کو جب بارہ پر قسمت کریں تو تیس تیس دنکا ایک مہینا ہوگا - اور اسمیں رات اور نہار فرضی هي جتنے حصوں کو چاہو رات فرض کرو جتنے کو چاہو نہار فرض کرو - اور تیسری حدیث کہ کاشف هی پہلی اور دوسری حدیث کی اوس سے صاف معلوم ہوا کہ ہر شخص سلطان ہی - کوئی چھوٹا کوئي بڑا جب وہ عدالت کریگا تو ہر چیز میں عدالت کریگا تو اپنے

اکل و شرب و مکان وغیرہ مین بھی عدالت رکھے گا - تو اوسکی عمر بڑھیگي مثلا اگر کسی شخص کي عمر کا مدار دس دورہ مقرر ہو یعنے دس دنکا اوسکا - اور فرض کرین کہ شبانہ روز شمسی بقدر اوس کے دنکے تہا وقت تقرر کے اور عمر کا مدار حرکت مین دیری کیا بقدر ہمارے دو شبانہ روز کے تو عمر اوسکی ہمارے شبانہ روز سے بیس دنکی ہوگی - اور علی ہذا القیاس - اور پہلي حدیث سے معلوم ہوا کہ راستہ کو چاھئے بڑا اور صاف رکھنا جیسے کہ اہل فرنگ کرتے ھین - اور چونکہ سب ستارون مین بہت ظاھر چاند اور سورج ھی کہ ھر کوئي دیکھنے والا اوسکو دیکھتا اور اچھي طرحسے پہچانتا ھي اس یوم کو ھر کوئي بادي نظر مین دریافت کر سکتا ھی وہ چہار قسم ھي - طلوع آفتاب سے طلوع آفتاب تک - یا غروب سے دوسرے غروب تلک اور یہہ دونو قسم بہت ظاھر ھی - تیسرا اور چوتھا طلوع صبح صادق سے طلوع صبح صادق تک - یا غروب شفق سے غروب شفق تک - اور نصف النہار سے نصف النہار تک - یا نصف اللیل سے نصف اللیل تک - بے الات رصدیہ کے معلوم نہین ھو سکتا - اور نہار و لیل طلوع سے غروب تک یا طلوع صبح صادق سے غروب آفتاب تک یا غروب شفق تک نہار ھی - اور ما سوای اوسکي لیل ھي - اور یہہ یوم و نہار و لیل مرکب ھی یعنے دو حرکت سے پیدا ھوا ھي - پوري حرکت وضعي زمین سے اور کچھ قدر زمین کی حرکت سالیانہ سے - اگر ممکن ھو کسی یوم کا کچھہ نشان قرار دینا اور وھانسے شمار کرین تین سو ساتھہ یوم تو ایک برس ھوگا اور مہینا بارہ پر

قسمت کرنے سے معلوم ہوگا اور حقیقت میں مہینا چاند کا ہی - سبلوگ مہینےکو اوسي چاند کي طرف نسبت دیتے اور شمسي مہینے کو مجازا مہینا کہتے ہیں - چونکہ چاند کی شکلیں ہر شب مختلف نظر آتی ہیں سب سے بعد چھپنے کے جو نمود ہوتا ہی ہلالي شکل پر تو اوسکو مہینے کا مبدء قرار دیتے ہیں - وہ مہینا کبھی تیس دن کبھي اونتیس دن کا ہوتا ہی - اور دن وہی شمسی ہي - تتبع و استقرا سے معلوم ہوا کہ چاند کا برس تین سی چون دنکا ہوتا ہی بعد اوسکے حکما نے رصدیں باندھیں اور بہت دقتونسے سب حرکتون کو دریافت کیا پہلا رصد خانہ عراق عرب میں بغد اوسکے مصر میں بعد اوسکے شامات میں ہوا پھر تو سب جگہہ پھیلا - اور مصر کے رصد خانون کے آثار اب تک کچھہ باقي ہیں - حقیقت میں مصر کي زمین رصد خانون کے واسطے موضوع ہی اس لئے کہ وہان پاني نادرا برستا ہی - اور پہلے ستارون کو صاف پانی کے حوضون میں کہ ہوا سے مضطرب نہو دیکھتے تھے اور اوسکی حرکت کی سمت و مقدار کو دریافت کرتے تھے بعد اوسکے اقسام طور کے گھر بنائے بعد اوسکے اقسام گھڑے تانبے پیتل کے کرے مانند بنائے اور کرے بھي بنائے - بعد اوسکے کرہ کو فن تسطیح سے مسطح کرکے اقسام اصطرلاب بنائے - اور اب تو مرایا و مناظر کے رو سے اقسام دوربینیں بنائي گئیں کہ ندید و نشنید اورایسے مقیاس ہر چیز کے واسطے بنائے گئے کہ اگلی کتابون میں کہیں نام و نشان اوسکا نہیں ہي - اور عمدہ رصد خانون میں رصد خانہ پاریس دار السلطنت

فرانس هي كه سنه ۱۶۶۵ مسيحيه مين چودهوين لوئس سلطان نے بنوايا - اور اوس سے بڑهكے رصد خانه جو متصل دار السلطنت لندن هي كه سنه ۱۶۷۶ مسيحيه مين حكم سے دوسرے سلطان چارلس كے بنايا گيا - اور جميع علوم انبيا عليهم السلام سے پهونچا - آفتاب كے مهينے اور برس كا كوئي مبدء ظاهر نهين هى - اور چاند كا مبدء هلال سے هي - اور فارسي لوگ پهلى دوسرى تيسري وغيره كي جگهه جدا جدا نام ركهتے تهے اور هفته كے دنون كو عربي و فارسى مين پهلے اور دوسرے اور تيسرے وغيره دنكے نام سے پكارتے هين - شروع اوسكا يكشنبه يعنے اتوار هي - ليكن بعد پهيلنے علم احكام نجوم كے فارسى اور هنديون نے هفته كے دنون كو زحل و مشتري و مريخ و آفتاب و زهره و عطارد و قمر كے نام پر ركها - ليكن هنديون كے ... بعينه وهي الفاظ هين جو فارسي مين هين جيسے سنيچربار راتبار وغيره - فارسي كهتے هين كه مها آباديونكى سلطنت مين سب حوادث اور كامون كو اون سات ستارونسے متعلق جانا اور سات دربار بنائے مثلا جو كام زحل سے متعلق تهے سنيچر كو اوسى دربار مين انجام پاتے على هذا القياس - اور وه لوگ كهتے هين چونكه زحل سب ستارون سے بطى تر هي اور تئيس برس شمسى مين ايكدوره پوره كرتا هي اوسكو ايكدن زحلى كهتے هين - ايسے تيس دن زحلي يعنے نو سو برسكا ايك مهينا زحلى هى - اور ايسے باره مهينے يعنے دس هزار آٹهه سو برسكو ايك سال زحلي كهتے هين - اور ايسے برس كو جب هزار مين ضرب كرو تو ايك كرور آٹهه لاكهه برس هوتے هين - ايسے هزار برس ايك

ثابتہ ثوابت میں سے بلا وزیر پادشاهی کرتا هی - اور دوسرے هزار دوسرے ثابتہ کی وزارت سے - بعد اوسکے پهلا ثابتہ سلطنت سے معزول هوتا هي - پهر پهلا وزیر ایسے هزار برس بلا وزیر کے سلطنت کرتا هی - بعد اوسکے تیسرا ثابتہ ثوابت سے اوس کا وزیر هوتا هی تاکہ سب سے آخری ثابتہ جو هزار برس بلا وزیر پادشاہ هوا تها هزار برس بوزارت زحل پادشاهی کریگا - بعد اوس کے زحل بلا وزیر هزار برس پادشاهی کریگا اسی طرحسي نوبت پهونچتے پهونچتے قمر هزار برس عطارد کا وزیر رهیگا اور هزار برس خود سر پادشاہ رهے گا پهر هزار برس پهلے ثابتہ کا وزیر هوگا - انهیں ادوار کا نام قیامت هی - پهر جب وهی دور آویگا وهی چیزیں وهی لوگ کہ هو هو موجود هونگے - اور هندو ادوار کو چار جُگ پر تقسیم کرتے هیں اور پہلے جگ کو اچها اور چوتهے جگ کو برا جانتے هیں - فارسي بهي پهلے دورون کو اچها اور آخری دورون کو برا جانتے هیں - میںنے بسط دیا کہ ان مہملات پر کوئی برهان عقلی قائم نهیں - اور انبیا علیهم السلام کا فرمانا سب ازروی عقل کے هی کہ اب حکماء فرنگ کو کم کم معلوم هوتا جاتا هی *

بارهوین فصل

قرآن مجید کے چوبیسوین جزء سولهوین رکوع سورۂ سجدہ میں هی [کهہ یا رسول اللہ آیا بتحقیق تم هرآئینہ کافر هوتے هو ساتهہ اوس شخص کے کہ پیدا کیا زمین کو دو دن میں اور

گردانتے هو واسطے اوسکے شرکا وہ پروردگار هی عالمونکا اور گردانا ارسنے اوس زمین مین اونچے اونچے پہاڑ اوس کے اوپر سے اور برکت دیا اوس مین اور اندازہ کیا اوس زمین مین اوس کے قوتون کو یعنے روزیون کو چار دن مین برابر هوا واسطے پوچھنے والونکے یعنے پوچھنے والون کا جو اب هوا بے زیادہ و کم تھں پیچھے قصد کیا آسمان کي طرف و حال یہہ هی کہ وہ دھوان تھا پس کہا اوسکو اور زمین کو آؤ تم دونون ازروي فرمان برداری کے یا ازروي کراهت کے - کہا زمین و آسمان نے آئي هم فرمان بردار پھں بنایا اون کو سات آسمان دودن مین اور وحي [کیا هرآسمان مین اوسکے امر کو اور زینت دیا همنے آسمان دنیا کو چراغون سے ازروی حفظ کے وہ تقدیر عزیز علیم هی فقط] قرآن مجید مین متعدد جگھون مین هي کہ زمین و آسمانون کو اور جو اونکے درمیان مین هی چھہ دن مین خلق فرمایا - اور حدیثون سے ثابت هی کہ پہلے زمین کو خلق فرمایا اور اوسکے دھوئے سے آسمانونکو - اور دھوان زمین کے خلق کے ساتھہ پیدا هوا چنانچہ اس آیہ سے بھي معلوم هوا کہ وہ دھوان تھا - اور آسمان نہین هي مگر زمین کي حد - تو گویا یہہ جملہ [پھں بنایا اونکو سات آسمان دو دن مین] بیان هی پہلے جملہ کا کہ پیدا کیا زمین کو دو دن مین تو کیا کہین سات زمین کیا کہین سات آسمان - انہین جھتون سے قران مجید مین جہان اسمان و زمین کا ذکر آیا هي آسمان کو جمع کے لفظ سے اور زمین کو مفرد کے لفظ سے فرمایا جیسے هندی مین کہتے هین کہ بنایا امیر نے* طبقون کا مکان یا خانون کا

صندوقچہ یا الماری تو جمع لانا مکان یا صندوقچہ و الماری کا بے محاورے ہوگا - اسی طرح سے زمین ایک ہی باعتبار حدونکے سات آسمان کہلایا - اسی واسطے اٹھائیسویں جزء اٹھارھویں رکوع مین سات زمین نفرما کے فرمایا مثل آسمانون کے - تو ان سب سے یہہ معلوم ہوا کہ ایک دن مین زمین کو خلق فرمایا اور ایکدن مین اوسکی حدون کو مقرر فرمایا - اور چار دن مین اوسکے قوتون کو خلق فرمایا - اور اوسکا قوت وہی ہی جو اوسکے درمیان ستارون وغیرہ سے ہی - اور ساتوین دن اونکو آرام بخشا اور لغات مین امتیاز فرمایا اور ان سات دورونکو کہ سات دن خدائی ہین انقطاع نہین جب تک کہ سب فنا نہون - یہود کہتے ہین کہ خود خدا نے آرام فرمایا - اور بعد اوسکے کچھہ کام نہین کرتا حال یہہ کہ رنج و راحت و آرام صفات سے جسم کے ہی - اور وہ صانع تعالی شانہ ہمیشہ صانع ہی - اور یہہ سات دن مفرد ہین دو حرکت سے نہین پیدا ہوئے - اور چونکہ عدد اسی جو مین ہي اور لازم و ملزوم اور حساب اوسی عدد سے نکلا اور اوسي فن مین ثابت ہوا کہ چھہ کا عدد تام اور سات کا عدد کامل ہی - اور حساب نہین ہی مگر جمع و تفریق - اور تضعیف و تنصیف و ضرب و قسمت و جذر یہہ پانچ جمع و تفریق کی فرع ہین - تو جملہ اعمال حساب بمعہ اصل و فرع سات ہوئے - اور دو عدد مین نسبتین چار ہین - تماثل یا تباین یا توافق یا تداخل تو یہہ چار نسبتین دو عدد کے ساتھہ چھہ ہوئے - اور بھی وجہین ہین کہ اس رسالہ مین اوسکے ذکر کی گنجائی نہین ہی - اسی قیاس پر شمسی دنونکو یعنے ارضي دنونکو بھی ایام ہفتہ کہتے ہین - نہ اون

معلوم هین که وه متعلق بسبب سیاره هین - اور یهه قول که هماری زمین اور آفتاب سے پیدا هوا کیون متعلق هوگا اور ستارون سے - اسمین کچهه شک نهین که آفتاب کی روشنی جیسے زمین تلک پهونچتی هي - زحل و مشتری و مریخ و زهره و عطارد و قمر تک بهی پهونچتي هی - اونکے ابعاد سے حساب کرنے سے معلوم هی - پرانی هیئت والے بهی قبول کرتے هین که قمر اور زمین کی روشني آفتاب سے هی - لیکن زحل و مشتري و مریخ و زهره و عطارد کي روشنی کو ذاتي جانتے هین - اسپر کچهه دلیل معقول نهین رکهتے - قمر چونکه اون سبکا کاسف هی تو سبکے نیچے کهتے هین اسیطرح سے عطارد زهره کا کاسف هی - اور یهه دونو مریخ و مشتری و زحل کے کاسف هین - اور مریخ مشتری و زحل کا و مشتري زحل کا کاسف هی - تو زحل سبکے اوپر هی اورآفتاب کا سوای قمر کے کوئي کاسف نهین - اور آله ذات الثقبتین جو دو پهرکو نصب کیا جاتا هی اور اوس سے زاویه اختلاف منظر دریافت کرتے هین - سوای قمر کے کسي ستارے مین کارگر نهین - زهره و عطارد مین بسبب قرب اوسکے آفتاب سے دو پهر کو دیکهلائی نهین دیتا - اور آفتاب پر نظر نهین تهہرتی اور مریخ پر بسبب غایت بعد کے قدر محسوس نهین رکهتا - تو اس صورت مین استحسانا کهتے هین که آفتاب مانند شمس القلاده کے بیچون بیچ هی - تین سفلیه نیچے اور تین علویه اوپر - تو ایسی اٹکل پچو باتون سے نهین حاصل هوگا مگر جهل - اسمین کچهه شک نهین که روشني آگ سے هی اگر کوئي سوا‌ے اسکے کہے ارسے دکهلانا چاهئے - اگر اون ستارون

کي روشني بالذات هو - تو وہ ستارے بهي مانند افتاب کے آگ کے
کرے هونگے - تو جب وہ ستارے رات کو همارے فوق الافق هون
تو چاهئے کہ هم مانند دن کے دیکهین - اور قرآن مجید مین اور
حدیثون مین جو دن اور رات کا ذکر هی تنہا همارے دن اور رات
کو نہین فرمایا بلکہ سب کرونکے دن اور رات کو فرمایا - کہ محو
کیا شب کی نشانی کو اور جب ایک ستارہ اپنے حضیض مین
هو اور دوسرا ستارہ جو اوسکے نیچے هی اپنے اوج مین اور ایک نقطہ
پر ملاقات کرین تو دونون آگ ایک هو جائیگی - اور دو ستارے
نرهینگے اور کوئی چیز ایسي نہین کہ پهر اونکو دو کرے - مینے
چوتهی اور پانچوین فصل مین بتلایا هي کہ روشني آگ سے هی
اور جسم هی وہ آگ آفتاب مین کهلی هی - اور کہین کہین پوشیدہ
هی کہ داغ مانند دکهلاوے هی - بعض مخلوقات وغیرہ فایدہ
کے واسطے اور سب اجسام و کرون مین مخفی و پوشیدہ هی
مخلوقات کے فایدے کے لئے - اگرچہ حکماء فرنگ فرماتے هیں کہ
آفتاب کي شعاعین جو کرون پر گرتی هین وہ بتمامہ پهر منعکس
هوتی هین - اور کچهہ اون شعاعون مین سے اون کرون مین نہین
رہ جاتین - اس لئے کہ اگر کچهہ کچهہ اون کرون مین هر روز رہجایا
کرین تو هر روز کرون کی روشني زیادہ هوتی جائیگي - اور آفتاب
کی روشني کم - لیکن میري رای ایسي نہین هی - اسواسطے کہ
روشني جسم هی جب جسم کثیف پر پڑیگی البتہ اوسمین گهسیگی -
اور کچهہ اوسکے اندر سے تهوڑي دور گرم کریگی - دیکهو پانی کے
حوضونکو کہ اون شعاعون کے گرنے سے کسي قدر پانی کو عمق مین

گرم کرتی هی - اور البته وه جسم کثیف اوسکے نکلنے کا مانع هوگا - هم دیکهتے هین چراغ اور آگ کے شعلون کو که اون کی روشني جسمون مین بٹ جاتی هي اور بعد تمام هونے ماده کے تمام هوجاتي هي - اور آفتاب کی روشنی جو تمام نهین هوتی اوسکا سبب یهه هي که جتنے کرے هین سب آفتاب کے گرد گهومتے هین اور جیسے حرارت سے حرکت پیدا هوتی هي اوسیطرح حرکت سے حرارت افزود هوتي‌هي - اور چونکه آفتاب سب حرکتونکا مرکز هی اپنے جانبه سے سب حرارتون کو اپني طرف کهینچ لیتا هی - تو جتنی حرارت و روشنی سب کرے آفتاب سے لیتےهین اتنی هی‌هر روز اوسکو پهنچا دیا کرتے هین - اسطرح سے جبر و نقصان هوجایا کرتا هی - جیسے ندیان سمندر کے بخار سے پیدا هوتي هین پهر اوسي مین گرتی هین - اور بخار اوس سے اوٹهکے قطرات بن کے پهر اوسی مین گرتا هي - اور روشنی کی حرکت بهت هی سریع هي سب حرکتون سے سریع تر - حکماي فرنگ نے انظار رصدی سے اوسکی حرکت کی سرعت کو دریافت فرمایا هی - که توپ کا گوله که ایک دقیقه مین اٹهه میل انگریزی جاتا هی اوس سے دس لاکهه چند سي بهی روشنی کی حرکت سریع تر هی - یعنے ایک دقیقه مین اسي لاکهه میل انگریزي سے زیاده جاتی هي - سمجهو که ایک کمرے مین که پچاس فٹ کا لنبا هو آخر مین اوسکے ایک ایسی شمع روشن کرو که تم دوسری طرف سے که پچاس فٹ فاصله رکهتا هی کوئي خط پڑه سکو تو کسي کو کهه دو که اوس شمع کو جلا دے اور صحیح گهڑي کو دیکهو تو البته جیسے وه شمع جلائي گئي تم اوس خط کو نپڑه سکوگے

مگر کچھہ لمحہ کے بعد - تو اوسکو گھڑی سے تخمینا کرو معلوم هوجائے گا کہ کتنے لمحہ مین اوس کی روشنی پهونچی جس سے وہ خط صاف پڑہ لیا - یہہ سب سوچانے کے واسطے هی ورنہ جو حکیمون نے مشتری کے چاند کے خسوفون سے دریافت کیا هی وہ بہت ٹھیک هی - صانع تعالی شانہ کی صنعت کو دیکھو کہ آفتاب کی روشنی آٹھہ دقیقہ تیرہ ثانیہ مین زمین تک پهونچتی هی - انکھہ هماري کہ بہت چھوٹی هی اور بے روشنی کی تائید کے دیکھہ نہین سکتی - طرفة العین مین ثوابت تک پهونچ جاتی هی کہ بہت دور هین - اور دیکھہ لیتی هی - جل الخالق - علم علما حیران هی - اور آگ کا شعلہ اپنے حیز کو بقدر اپنے پوری روشنی دیتا هی - اور جون جون اوس کی روشنی اپنے حیز سے باهر نکلتی هی کم هوتی جاتی هی - تاکہ معدوم هوجاے باعتبار دوریکے مربعون کے کم هوتی هی - مثلا جو چیز آگ کے شعلہ کے حیز سے دو گز کے فاصلہ سے هو اوس کی روشنی چار چند کم هوگی - اگر تین گز کے فاصلہ سے هو تو نوچند - اگر چار گز کے فاصلہ سے هو تو سولہ چند روشنی کم هوگی - اور یہی حساب هی آفتاب کے جذب کا کہ اوس کا جذب اسی حساب سے گھٹتا هی - اسی حساب سے هر سیارے اور اقمار کی روشنی کو جان لیتے هین - اور اوس کی حرکت کو پہچان لیتے هین - اور جو چیز حرکت قسري سے جتنے زمانہ مین اوپر جائیگی اوتنی هی زمانے مین اگر مخلا بالطبع هو نیچے آویگی - تفاوت یہہ هی جون جون اوپر جائیگی

حرکت اوسکی کم هوتي جائیگی - اور جون جون نیچے اوترے گي حرکت اوسکی زیادہ هوتي جائیگي - مثلا اگر کوئی سنگریزہ حرکت قسری سے ایک ثانیہ میں سولہ فٹ اوپر جاي پھر ایک ثانیہ میں نیچے اوترے گا یعنے دو ثانیہ میں سولہ فٹ جائیگا بھی اور نیچے بھی اوتریگا - مثلا اگر کسي برج سے کہ مسقط حجر رکھتا ہو کسی سنگریزہ کو چار ثانیہ میں اوس کے مسقط حجر تک پہونچتے دیکھیں - تو چار ثانیہ کے مجذور کو کہ سولہ ہی اوس سولہ میں جو پہلے ثانیہ میں حرکت کی هي ضرب دیں تو دوسو چھپن فٹ ہوگا - یہی بلندی اوس برج کي هی یعنے پہلے ثانیہ میں سولہ فٹ دوسرے ثانیہ میں اڑتالیس فٹ اور تین ثانیہ میں اسي فٹ اور چار ثانیہ میں ایک سو بارہ فٹ جمع کرنے سے دو سو چھپن فٹ ہوگا - غرض سولہ کے بعد ہر ثانیہ کے واسطے بتیس بتیس فٹ لینا ہوگا - صاحبو دیکھو کہ حکماء فرنگ نے کس کس طرح سے تجربے اور حساب کئے ہیں - آفرین ہزار آفرین اونکي کوشش و دانش پر - همکو چاهئے کہ ہم بھی کوشش کرکے دانش حاصل کریں - اللهم وفقنا ●

تیرھوین فصل

حدیث میں آیا هی کہ پانی کا مزہ حیات هي - بحار الانوار کي دوسري جلد کے صفحہ ٦٠٦ اور صفحہ ٦٣١ میں حدیث طویل میں همارے پانچوین امام سے اور آٹھوین امام سے مروی هی کہ خلاصہ اوسکا یہہ هی [کہ بعض حیوان صغار میں سے بعض پشہ و جرجس اور وہ

چیز کہ اون دونون سے چھوتی ہی ایسی کہ قریب نہین کہ انکھین اوسکو دیکھہ سکین بلکہ قریب نہین کہ ظاہر ہو بسبب چھٹائی کے الخ]
اور ایک حدیث مین بعد ذکر جرجس کے لفظ ولع کا ہی بعین مہملہ یا معجمہ ۔ آخوند ملا محمد باقر مجلسي عليه الرحمة صاحب کتاب بحار الانوار فرماتے ہین ۔ کہ میرے پاس جتني کتابین لغت کي ہین ۔ اوس مین کہین اس لفظ کے معنے اوس چھوٹے جانور کے نہین پائے گئے ۔ باوجودیکہ بڑا کتب خانہ رکھتے تھے ۔ غرض تتبع و استقراء احادیث سے معلوم ہوا کہ یہہ فضای بے حد جاندارون سے بھری ہوئی ہی ۔ بعضے بہت بڑے بعضے بہت چھوٹے کہ بے کلان بین کے دکھلائی نہین دیتے ۔ میرا گمان ہي کہ شاید اوسکو جرجس فرمایا یعنے بہت چھوٹا پشہ ۔ اور جو کہ آلات کے وسیلے سے بھی دیکھے نجاین اون کو ولع فرمایا ۔ اور ذرات بھی آیا ہي ۔ قرآن مجید مین وہي مضمون ہي نوین جزء بارھوین رکوع سورۂ اعراف مین ہی [کہ صانع تعالی شانہ نے عالم ذر مین ذریات آدم سے عہد لیا ۔ اور انہون نے اقرار اوسکي ربوبیت کا کیا] آیات و احادیث سے صاف ثابت ہی کہ کیا زمین کیا آسمان اور جو اون مین ہی سب جان رکھتے ہین ۔ اور عقلا ہین ۔ اور صانع تعالی شانہ کو پہچانتے ہین ۔ اور اوس کي تسبیح اور اوسکو سجدہ کرتے ہین ۔ مین کہتا ہون جب ہم اپنے بدن کو دیکھتے ہین تو اوس کے ہر جزء کو کہ بمنزلۂ جزء لایتجزی کے فرض کرین سب اپنے اپنے کام مین مصروف ہین ۔ اگر اون مین جان و عقل نہوتي تو کس طرح سے اپنے کام مین مصروف رہتے

البتہ ہر ایک کی جان و عقل و خدمت و بول و چال جدی جدی ہی - بحر فرنگ مین ایک مچھلي ہی کہ اوس کے بیضے مین سے ایسے ذرے بچے نکلتے ہین کہ اگر چالیس لاکھ عدد کو باہم کیجئے تو بالو کے ایک ریزہ کے برابر نہین ہوتا - ان چھوٹے جانور کے دل اور مونہہ اور سر اور دوسرے اعضا ایسے چھوٹے ہونگے کہ اون کے مقدار خیال مین نہین آسکتے - شیشہ کے ذریعہ سے یہہ معلوم ہوا ہی نہین تو کسیکو کیا معلوم تھا کہ زمان آیندہ مین ایسے ایسے چھوٹے جانور بھي دیکھہ پڑھینگے - سنہ ۱۸۱۸ مسیحیہ کے جولائی مہینے مین کپتان اسکرسبی صاحب بحر شمالی کے سفر مین تھے - ایک جگہہ دیکھا کہ پانی اور رنگ کا ہی - اوس جگہہ سے تھوڑا پانی نکلواکر ایک بوند کو کلان بین مین لگا کر دیکھا اوس مین چھتیس ہزار چار سو پچاس کیڑے پائے - ایک بڑے صاحب نے معلوم کیا ہی کہ ان چھوٹے جانورون کے اجزاء خون جو فقط کلان بین کے ذریعے سے دیکھے جاتے ہین اوس گول دانے سے جسکا قطر ایک انچ کا دسوان حصہ ہی اوسقدر چھوٹے ہین جیسا وہ گول دانہ ہماري زمین سے چھوٹا ہي - اور با این ہمہ کوچکي یے اجزاء خون بہ نسبت اجزاء نور کے ایسے بڑے ہین جیسے پہاڑ مقابل مین ایک ذرہ کے - اگر ایک شمع روشن رات کو ایک منارے پر رکھین - تو قبل اسکے کہ وہ شمع بقدر ایک حبہ کے جلے اوسکی روشنی سے ایک گول عرصہ فراخ بھرجاویگا - حکماء فرنگ نے دریافت کیا ہي کہ اگر کسی جسم متحرک کے مقدار مادے کو اوس کی تیزي حرکت مین ضرب

کرین تو وہ زور جس سے کسی عائق پر ٹکر کھاتا ہی اوسکے حاصل ضرب کے ساتھہ مناسبت رکھیگا - چنانچہ فرض کرو کہ اگر دو درم کی گولی ایک دقیقہ مین آٹھہ میل جاتی ہی تو وہ زور جس سے کسی عائق پر ٹکر کھاوے سولہ سے نسبت رکھیگا - اور اگر چار درم کی گولی ہو تو وہ زور بتیس سے نسبت رکھیگا - اور لا محالہ چون سرعت نور کی بہ نسبت سرعت توپ کے گولے کے دس لاکھہ چند سے بھی زیادہ ہی - اگر اجزا نور کے اتنے بڑے قد مین ہوتے جیسے ایک ذرہ - تو ہم نور کے صدمہ سے اپنی آنکھون مین ایسی اذیت پاتے جیسی اوس ریت سے جو توپ سے ہماری آنکھون مین ماری جاتی - اور ہم اگر گھڑے بھر پانی مین چھٹانک چینی ڈالین تو اوس پانی کے ایک بوند مین کتنی چینی ہوگی - یہہ سب خدائی قدرت کا بیان تھا - اب دیکھو ولسٹن صاحب انگریز نے ایک قسم کے تار کو - کہ حرکت کواکب کے لئے بہت باریک کرکے دوربین مین لگانا پڑتا ہی - ایسا پتلا بنایا تھا کہ گیارہ منزل لنبائی اوسکی تھی - اور وزن چار یا پانچ ماشہ ہوگا - اگر ایسے تار کو بالشت بالشت بھر کے حصون مین تقسیم کرین اور ایک بالشت کو پچاس پچاس ٹکڑے کر ڈالین تو اوس ایک بالشت کے پچاسوین حصے کے وزن کو سمجھا چاہئے کہ کتنا ہوگا - فرنگ کے لوگ سونے کے ورق کو ایسا پتلا بناتے ہین کہ ڈیڑہ ہزار ورق کو اگر تہ بہ تہ رکھئے تو ایک پرت کاغذ سے زیادہ دبیز نہین ہوتا - اگر ایسے ورق کو چھری سے ہم بہت ذرے ذرے سے ریزے کر ڈالین تو اون مین سے ایک ریزہ کتنا چھوٹا ہوگا -

آیندہ احتمال جاتا ھي کہ اس سے بھی زیادہ لوگ تقسیم کرنے میں اوستاد ھو جاوین - کیسے بے شعور ھین وہ لوگ جو جزء لایتجزی کے قائل ھین - چھوٹی سے چھوٹی چیز جب الی غیر النھایہ قسمت قبول کرتی ھی جس سے قدرت صانع تعالی شانہ کي دکھلائي دیتي ھی - تو پھر فضا متنا ھي کس طرح ھو سکتا ھی - احادیث کے تتبع سے معلوم ھوا کہ بے حد عالم ھی جہانتک کہ علم ھمارا نہین پہونچ سکتا اوسکو حجاب فرمایا - وہ بھی لا انتہا ھی - حقیقت مین مقدور قادر تعالی شانہ کسی طرح متنا ھی نہین ھوسکتا - اگر متنا ھی ھو تو اوسکی قدرت بھي متنا ھي ھوگی - تعالی اللہ عن ذلک علوا کبیرا *

چودھوین فصل

جاھلون کے سامھنے جب فرشتون کا مذکور ھوتا ھی تو ھنستے ھین - بلکہ بعضے ایسے ملحد ھین کہ کہتے ھین کہ جس چیز کو حواس درک نکرے وہ موجود نہین ھي - اور صانع تعالی شانہ کا انکار کرتے ھین - کہتے ھین ھم اوسکو دیکھتے نہین پکارتے ھین جواب نہین پاتے - یہہ نہین سمجھتے کہ حواس بہت ھی ضعیف ھي محسوسات کو درک بواجبی نہین کرسکتا - تو غیر محسوس کو کس طرح سے درک کریگا - اپنے بدن کو اچھی طرح دیکھي نہین سکتے خالق تعالی شانہ کو کس طرح دیکھینگے - با وجودیکہ اتنا جانتے ھین کہ طبیعت ھی کہ سب کام کرتي ھی - اور وہ طبیعت بھي جسم ھي اس واسطے کہ اس جو سے پیدا ھوی ھي - لیکن اوس

طبیعت کو نہین دیکھتے - صرف اوس کے آثار نظر آتے هین - تو جس طرح سے هر طبیعت جدي جدي هی - بعض مانند جزء کے بعض بمنزله کل کے اور جدے جدے کام کرتی هی - اسی طرحسے فرشتے هین اور حاکم هین اوس طبیعت پر اور اون کے کام بهی جدے جدے هین - بعض بعض کے تابع هین اون پر انبیا و ائمه علیهم السلام حاکم هین - اس لئے که مالک قوای عقلیه و شهویه و غضبیه تینون کے هین - اور فرشتے صرف قوای عقلیه رکهتے هین - اور رہے علیهم السلام صانع تعالی شانه کی مرضیون کے تابع هین - یهي قول هی سبکا که آدمی سب مخلوقات سے افضل و اشرف هي - مین ایک مثال لاتا هون که آواز دو جسم کے تصادم سے هوا مین پیدا هوتي هي - در واقع وهي اصطکاك هوا هی اور هوا جسم هی که کان تک پهونچتي هی - اگر کان نهوتا تو یهه بات نهوتي - اور کلام بهي اسی طرح سے هی - تو آواز اور کلام کی تجسیم ثابت هی - لیکن هم نهین دیکهتے - اسي طرح سے افعال هین - چونکه ان سب کے واقع هونے کے واسطے اتنا هی زمانه هی جس مین واقع هوتے هین تو همکو نا پایدار معلوم هوتے هین - و اگر نهین تو وه اس جو مین صانع تعالی شانه کے نزدیک محفوظ هین - هم بهي کسي وقت مین اقوال و افعال کو دیکهین گے اور پهچا نینگے - بحار الانوار کی تیسری جلد کے صفحه ۳۹۵ مین حدیث هي [پس بالتحقیق قرآن آویگا قیامت کے دن احسن صورت مین که خلق اوسکي طرف نظر کریگي الخ] اور کتابین اس مضمونکی حدیثون سے بهری

هین - یوحنا کی انجیل کے پہلے باب مین هی [که ابتدا مین کلمه تها وه کلمه خدا کے پاس تها اور وه کلمه خدا تها اور مجسم هوا فقط] اسی معنون مین هی - اور یهه که وه کلمه خدا تها یعنے خداي مجازی تها - جیسے ما باپ کو خدا کہتے هین - یعنے اوس کلمه سے حضرت مسیح علیه السلام نے جسم پکڑا - جیسے حضرت آدم و حضرت حوا علیهم السلام خدا کے فرمانے سے موجود هوئے - اونکا موجود هونا صانع تعالی شانه کے علم مین تها که وقت معلوم پر موجود هوئے - جتنی چیزین هین سب اوسکے حکم سے وجود پکڑین اور وجود پکڑ تین هین - لوگ بہت دهوکها کهاتے هین که طبیعت کو خدا کہه بیٹهتے هین - اور فرشتون کي اور انبیا کی پرستش کرنے لگتے هین - نہین جانتے جو جسم سے پیدا هوا جسم هی - ملائکه اجسام نوراني هین قادر هین که شکلین مختلف پکڑین -- جن لوگون کی انکهین لطیف هین اون کو دیکهتے هین - اونهون نے وه چیزین دیکهین جو هم دیکهه نہین سکتے - نه اوسکا تصور کر سکتے هین اور اوسکو فرمایا بهی - جتنا همارا علم بڑهتا هي اوسکو مطابق پاتے هین اور سمجهنا اونکے کلام کا هم سے نادانون کی طاقت سے باهر هي - پہلی جلد بحار الانوار کے صفحه ١١٦ مین هی که فرمایا همارے چهٹهے امام نے [که نہین کلام کیا رسول الله علیه و آله السلام نے بندگان خدا سے اپنی کنه عقل کے موافق - اور فرمایا که فرمایا رسول الله صلی الله علیه و آله نے که بالتحقیق هم گروه انبیا امر کئے گئے هین که هم کلام کرین آدمیون سے بقدر اونکی عقلون کے فقط]

هملوگ بهی لڑکون سے بوڑهونهے اونکي عقل کے موافق باتین
کرتے هین - فرق یهه هی که وه لوگ علم کي رعایت کرکے باتین
کرتے تهے - هم لوگ جو دل مین آتا هی بلا رعایت علم واهی تباهی
بک جاتے هین - اسلئے که هم اپني حاجتون کے مطابق الفاظ استعمال
کرتے هین - اور هماری تفهیم و تفهم مانند گونگون اور بهرون کے
هی - اور اوسکا نام تبادر رکهتے هین - نهین سمجهتے که سب الفاظ
کے معنے آپس مین بندهے هوئے هین - اور اضافي هین اور
کلیت کے واسطے پیدا هوئے هین - مثلا زمین سے یهی سمجهتے هین
جسپر هم رهتے هین - حال یهه هی که زمین سے مراد اجزاء منجمده
هین که جاڑے سے جم گئے هین اور قابل سکون اقسام مخلوقات
هی - یهه معنے کهنے سے اکّا بکّا هو جاتے هین - اب مین انبیا و ائمه
علیهم السلام کے کچهه اوصاف اپنی سڑي و گوشتی زبان سے بیان
کرتا هون - وه بعض خلاصه هي زیارت جامعه صغیر کے بعض جملات
کا - اور زیارت جامعه کبیر گویا جامع هي [وه لوگ الله کے اولیا
و اصفیا و امنا و احبّا و انصار و خلفا هین - الله کي معرفت کے محالّ
هین - الله کي ذکر کے مساکن هین - اوسکے امر و نهی کے ظاهر کرنیوالے
هین - وه لوگ بلانے والےهین طرف الله کے - وه لوگ جگهه پکڑے هوئے
هین الله کي مرضیون مین - وه لوگ با اخلاص هین اللهکي طاعت
مین - وه لوگ دلالت کرنے والے هین الله پر - جسنے اونکو دوست
رکها - الله کو دوست رکها - اور جسنے اونکو دشمن رکها الله کو دشمن
رکها جسنے اونکو پهچانا الله کو پهچانا - اور جسنے اونکو نجانا الله کو
نجانا - اور جسنے اونکے دامن کو پکڑا الله کے دامن کو پکڑا - اور جسنے

اونہین چھوڑا اللہ کو چھوڑا الخ] یوحنا کی انجیل کے چھٹے باب
مین ہي - آیہ ۲۹ حضرت عیسی علیہ السلام نے اونہین کہا [کہ
خدا کا کام یہہ ہي کہ تم اوسپر جسے اوسنے بھیجا ایمان لاؤ - آیہ
۳۵ حضرت عیسی علیہ السلام نے کہا زندگي کی روٹی مین هون
جو میرے پاس آتا هی هرگز بھوکھا نہوگا - اور جو مجھپر ایمان
لاتا هي کبھی پیاسا نہوگا - آیہ ۴۰ اور جسنے مجھے بھیجا هی اوسکي
مرضی یہہ هي کہ هرایک جو بیٹے کو دیکھے اور اوسپر ایمان لاوے
همیشہ کي زندگی پاوے - اور مین اوسے روز اخیر مین اوٹھاؤنگا
تاآیہ ۵۹ - ایضا بارھوان باب آیہ ۴۴ و ۴۵ و ۴۶ حضرت عیسی علیہ
السلام نے بلند آواز سے کہا - وہ مجھپر جو ایمان لاتا هی مجھپر نہین
بلکہ اوسپر جسنے مجھے بھیجا ایمان لاتا هی - اوروہ جو مجھے دیکھتا
هي اوسے جسنے مجھے بھیجا دیکھتا هی - مین دنیا مین روشنی آیا هون
فقط] خاتم پیغمبران پیغمبر آخر الزمان نے فرمایا [جسنے مجھے دیکھا
پس بالتحقیق اوسنے اللہ کو دیکھا فقط] ایضا پندرھوان باب آیۂ ۱ و ۲
[مین حقیقی درخت انگور هون اور میرا باپ باغبان هي مجھہ
مین جو شاخ میوہ نہین لاتی وہ اوسے کاٹ ڈالتا هي - آیہ ۵ درخت
انگور مین هون - متي کی انجیل کے ساتوین باب مین هی آیہ ۱۳ و ۱۴
[تم چھوٹے دروازہ سے داخل هو کیونکہ بڑا هی وہ دروازہ اور کشادہ هي وہ
راستہ کہ هلاکت کو پہونچاتا هی - بہت هین کہ اوس سے داخل هوتے
هین کیا چھوٹا هي وہ دروازہ اور کیا تنگ هی وہ راستہ جو زندگانی
کو پہونچاتا هی فقط] قرآن مجید سے مستنبط هی [صراط علی کا حق هي
پکڑے هین هم اوسکو فقط] اسی راستے کے باب مین هی تیغ سے

تیز بال سے باریک - یوحنا کی انجیل کے دسوین باب مین ھي آیه ۷ تب حضرت عیسی علیه السلام نے اونسے پھر کہا مین تم سے سچ کہتا ھون بھیڑ خانه کا دروازہ مین ھون - آیه ۹ وہ دروازہ مین ھون اگر کوئی شخص مجھسے داخل ھو وہ بچ رھیگا اور اندر باھر آیا جایا کریگا - اور چرائی پائیگا - آیه ۱۱ و ۱۴ کا منتخب اچھا گڑریا مین ھون الخ] خاتم پیغمبران نے فرمایا که [مین مدینه ھون علم کا اور علی اوسکا درھي] اور احادیث مین ھی که بارھون امام ابواب الله و ابواب ایمان ھین - جو اون دروازون سے داخل نہین ھوتا خدا تک نه پھونچیگا اور بہشت مین داخل نہوگا - قرآن مجید کے دوسرے جزء اٹھوین رکوع سورۂ بقرہ مین ھی [اور نہین ھي خوبي ساتھه اسکے که آؤ تم گھرونکو پچھوازیسے - و لیکن خوبي ھی جسنے پرھیزگاری کیا - اور آؤ تم گھرون کو اوسکے دروازونسے اور پرھیزگاری کرو واسطے الله کے تا فلاح پاؤ تم فقط] اس آیه مین احکام معنوی و ظاھری دونون کو بیان فرمایا - اور چونکه صانع تعالی شانه کسی طرح سے پہچانا نہین جا سکتا مگر اوسکی قدرت کی صنعتون سے - تو ھر مصنوع دلیل ھی اوسپر - اور انبیا و ائمه علیهم السلام اوسکي بڑی صنعتون اور نشانیون سے ھین - اونسے بڑھکے کوئی صنعت و نشانی نہین - اسواسطے فرمایا که جسنے اونکو دیکھا خدا کو دیکھا - اور جسنے اونکو پہچانا خدا کو پہچانا - اور یهه منتہای شناخت خالق تعالی کی ھي اور وہ سب خدا کے خاص بندے ھین واھی تباھی نه بکنا چاھئے *



خاتمہ

بہت برس ہوئے کہ حکماے فرنگ نے واقعی و حقیقی طبیعی و ریاضی کے علموں کو تجربیات و مشاہدات پر رکہا ہی - نظریات کو تابع مشاہدات و تجربیات کیا - حقیقت کی دریافت اور سمجہانے کے لئے بہت اچہا طریقہ ہی - اور پڑھنےوالے انکہوں سے دیکھ لیتے ہیں - مگر اسکے واسطے بڑے کارخانے اور قیمتی قیمتی بہت اسباب وآلات چاہئے - اور طلاب علم استطاعت و بضاعت نہیں رکہتے اگر امرا اونکی تائید فرماوین - جیسے امراء فرنگ ہر طرح سے مدد فرماتے ہیں - تو وے جلد سب علموں میں پورے نکلینگے - اگرچہ حکماء فرنگ پہیلانے اور رواج دینے میں اون علموں کے بہت ساعی ہیں - مگر اپنی ہی زبان میں رواج دیتے ہیں - کیا کرین اگر ایسا نکرین اگر محنت سے ہماری زبان سیکہیں بعد اوسکے ہمیں سکہلاوین اونکو کچہہ فایدہ نہیں - علاوہ اوسکے جب تک وے ہماری زبان سیکہیں اور اوسمیں علمی اصطلاحات تراش کے درج فرماوین - سکہلانے کے قابل نرہینگے - پہر بہی جتنا سکتے ہیں کرتے ہیں - جن لوگوں کو شوق علم ہی اونکو چاہئے کہ پہلے اون زبانونکو سیکہیں اور یہی دستور ہی - چونکہ فرنگستان میں متعدد زبانیں ہیں ایک زبان کہ اوسکے سیکہنے کے اسباب فراہم ہوں سیکہیں کہ کافی ہی - مثلا ہند میں انگریزی زبان کا سیکہنا بہت ہی آسان ہی سب اسباب سیکہنے کے فراہم ہیں اور خود سرکار انگریزی بہی مہربانی سے اوسکے سکہلانے میں بہت ہی ساعی ہی - تو جو طالب العلم فی الجملہ استطاعت رکہتا ہو اوس

زبان کو سیکھہ کے علم حاصل کر کے اپني زبانون مین ترجمه کر کے چھپوا کے مشتهر کرے - اور سودمست جو لوگ اشاعت علوم کا دم مارتے هین اونکو چاهئے طبیعي و ریاضي کي کتابون کو جو عربي و فارسي و هندي مین ترجمه هو کے چھپی هي - اونکے مالکون سے اذن لے کے اگر ضرور هو نئے سر سے چھپوا کے مشتهر کرین - مثلا هیئت مین رسالهٔ مفتاح الافلاک معه نقشه اردو مین اگر چاهین سوال و جواب کی صورت کو بدل دین تو بهت هی مختصر هوگا - خصوصا کتاب حدایق النجوم فارسی مین مولفهٔ راجه رتن سنگه علیه الرحمة کي بهت هي مفید هی - اس مرحوم نے انگریزی زبان سیکھہ کے علم کو حاصل کیا اور عربی مین بهی استعداد کامل رکھتا تھا - اور سب خرچ اپنی ذات سے کیا - بڑا آدمی هو تو ایسا هو - اور بهي بهت سے کتابین هین بعد چھاپنے کے اگر مفت ندیوین قیمت اوسکي بقدر خرچ کے مقرر فرماوین - اور بهت هي ضرور هی صنعت شیشه سازی و نجاری و حدادي و غیرہ کو پهیلانا - هملوگ ایسے متنفر هوگئے هین صنایع سے که همارے اطبا فصّادي کحّالی جرّاحی عطاری کو نهین جانتے - اور جاهلون کے محتاج هوتے هین - هند کے مسلمانون مین اقسام طرح کی برائیان سمائی هین - کچھه برسون سے ایک خراب مذهب نکالا - فرایضي کے نام سے اپنی تئین مشهور کیا - لوگون مین وهابي کرکے مشهور هین - حقیقت مین اونکا مذهب یهه هي که جسطرح سے هو سکے لوگون سے فریب دے کے روپیه کهسیٹنے قران مجید کو برے کاغذ بري سیاهي برے خط سے بهت غلط چھاپ کر ایک قران کو بیسون جگهه بیچا - اگر اونکے مریدونکا

کوئي مرجاتا کہتے کہ ہمسے قران مول لیکے پڑھواؤ - کہ اوسمین بڑا ثواب هی - پھر اونسے لے لیتے کہ تمہارے پاس کوئی پڑھنے والا نہین هي - همارے شاگرد پڑھینگے اوسکا ثواب تمہارے مردے کو دینگے - شب برات و محرم وغیرہ خیرات و مبرات کے دشمن بن بیٹھے - مردونکے نام سے خیرات کرنے ندیتے - جہان درگاہ پاتے اوسکو توڑتے بڑا دام اونکا جہاد کا نام تھا - لاکھون رپیا لوگونکا جہاد کے نام سے چکہ گئے - جاهلون کو چاهئے عالم بنانا - وے جاهلو نکو جاهل تر کرتے تھے - هماري سرکار انگریزي بنا بر مصلحت کے کچھہ دن چپ تھی - اونهون نے فرصت پاکے هماری سرکار هی پر درپردہ دست اندازی کرنے چاها - بے اغراق سید احمد جاهل کو یہانکے لوگون نے خاتم انبیا سے بڑھکے جانا - بعد مارے جانے سید احمد کے بھی برسون اوسکو جیتا بنا کے رکھا - اب بھي شاید اونمین جیتا هو - مولوي امیرعلي نامے نے کہ لکھنؤ مین خروج کیا تھا اوسکو بھي بڑا جانا اوسکي شہادت مین رسالہ لکھا اور مشتہر کیا - جو مینے سنا اور دیکھا اگر لکھون تو بڑي کتاب هوگی - اور اغلب وے سب هماري سرکار انگریزي کے نوکر تھے - اور اب بھی هین - اب اونکا دیکھا دیکھي لوگون نے اور هي ڈھنگ نکالے هین - کبھی اپنی تئین اسلام و اهل اسلام کا خیر خواہ ظاهر کرتے هین - کبھي دوستدار علم وعلما اپنی تئین مشتہر کرتے هین - اور علم کے پھیلانے کا دم مارتے هین اسکو بڑا ذریعہ گردانا هی دولت کھینچنے کا - الله تعالی هملوگونکو خصوصا همارے امراکو توفیق عطا فرماوے کہ علم کي طرف متوجہ هون - اور طالب العلمون کي مدد فرماوین - اور علم کو پھیلاوین - جو لوگ کہ انکی آمدنی

برسمین پچاس هزار روپے کي هو اگر ایک دفعه بیس هزار رپیا نکالین اور اوس سے مفید کتابین چهاپ کے بقدر خرچ کے اون کتابونکی قیمت مقرر فرماوین تو کئي آدمیونکي اوسکے ذریعهٔ سے پرورش هوگي - اور طالب العلمونکو بهي سستی کتابین هاتهه آوینگی [اللهم وفقنا و ایاهم بفضلک الواسع انک ذو الفضل العظیم و ما توفیقی الا برحمتك و فضلک و بشفاعة شفعائک سیما حبیبک محمد و آله و اصحابه] بتاریخ بست و پنجم ذی القعدة الحرام سنه ۱۲۸۱ هجري مطابق بست و دوم اپریل سنه ۱۸۶۵ مسیحیه اوسکی تسوید سے فراغت حاصل هوئی الحمد لله علی ذلک و الصلوة و السلام علی رسوله محمد و اله الطیبین الطاهرین *



AN

APPENDIX.

TO

MAKHUZ-I OLOOM

An Astronomical work defending the Modern Astronomy with quotations from the Quoran and Hudis & &.

BY

MOULVEE SYUD KURAMUT ALEE AL-HOSEINEE

OF JOUNPORE

Motawullee Hooghly Emambara.



Printed

AT THE MUZHUROOL UJAYUB PRESS

Calcutta

1865.